In partnership with Canada

تربیتی کتابچہ

برائے

صنف موافق اور بچہ مرکوز حکمت عملیاں

نظامت پیشہ ورانہ ترقی خیبر پختونخوا

صنف موافق اور بچہ مرکوز حکمت عملیاں

ابتدائی (مڈل) اسکول اساتذہ کے لیے تربیتی کتابچہ

نظامتِ پیشہ ورانہ ترقی، خیبر پختونخوا، جون ۲۰۲۱ء

جملہ حقوق محفوظ ہیں۔

اس کتابچے کا کوئی حصہ نظامتِ پیشہ ورانہ ترقی کی اجازت کی بغیر کسی طریقے سے پیش/شائع نہیں کیا جاسکتا۔

نظامتِ نصاب وتعلیم اساتذہ خیبر پختونخوا، ایبٹ آباد سے منظور شدہ

مراسلہ نمبر۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ تاریخ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

نظامتِ پیشہ ورانہ ترقی اس کتابچے کو بہتر بنانے کے لیے قیمتی آرا کا خیر مقدم کرے گا۔

تیار کردہ:

1. ضیاء الدین، سینئر انسٹرکٹر، نظامتِ پیشہ ورانہ ترقی پشاور
2. نازش فرید، سینئر انسٹرکٹر، نظامتِ پیشہ ورانہ ترقی پشاور
3. میمونہ صفدر، انسٹرکٹر، نظامتِ پیشہ ورانہ ترقی پشاور
4. سید محمد انور شاہ، انسٹرکٹر، نظامتِ پیشہ ورانہ ترقی پشاور

زیرِ سرپرستی:

ڈاکٹر طارق محمود، ناظم پیشہ ورانہ ترقی پشاور

برائے رابطہ:

نظامتِ پیشہ ورانہ ترقی (ڈی۔پی۔ڈی) خیبر پختونخوا، چار سدہ روڈ، لنڈے سڑک لڑمہ، پشاور۔

فون وفیکس نمبر: ۰۹۱-۹۲۲۴۷۸۳

ای میل: director.dpd@kpese.gov.pk

نظرِ ثانی کمیٹی:

1. محمد اطہر، ماہر مضمون، ڈی۔سی۔ٹی۔ای، ایبٹ آباد
2. ڈاکٹر گل نذیر خان، ماہر مضمون، ڈی۔سی۔ٹی۔ای، ایبٹ آباد
3. مس رفیعہ ناز، ماہر مضمون، ڈی۔سی۔ٹی۔ای، ایبٹ آباد
4. عبدالخالق، پرنسپل، گورنمنٹ ہائر سیکنڈری اسکول نمبر ا کوہاٹ
5. تاج ولی خان، ماہر مضمون، ڈی۔سی۔ٹی۔ای، ایبٹ آباد
6. حامد خان، ماہر مضمون، ڈی۔سی۔ٹی۔ای، ایبٹ آباد

7. ڈاکٹر اسد قیوم، ماہر مضمون، گورنمنٹ ہائر سیکنڈری اسکول نواں شہر، ایبٹ آباد
8. سید غفور شاہ، ہیڈ ماسٹر، گورنمنٹ ہائی اسکول چنار کوٹ، کوہاٹ
9. انعام اللہ، پرنسپل، گورنمنٹ ہائی اسکول اضاخیل، نوشہرہ
10. جاوید اختر، ماہرِ مضمون، گورنمنٹ ہائر سیکنڈری اسکول بگڑہ، ہری پور
11. ضیاء الدین، سینئر انسٹرکٹر، ڈی۔پی۔ڈی، خیبر پختونخوا، پشاور

سرپرستی:

گوہر علی خان، ناظم نصاب و تعلیم اساتذہ خیبر پختونخوا، ایبٹ آباد

فہرست

محققات	6
دیباچہ	7
تربیت کا ایجنڈا	11
پہلا دن صنف موافق حکمت عملیاں	11
پہلا سیشن: تعارف	11
دوسرا سیشن: صنف کے اہم موضوعات اور اصطلاحات کا تعارف	13
ہینڈآؤٹ 2.1: صنفی تصورات	15
ہینڈآؤٹ 2.2: صنفی اصطلاحات	16
تیسرا سیشن: صنف موافق حکمت عملیوں کا نظریاتی ڈھانچہ	18
ہینڈآؤٹ 3.1: صنفی امتیاز کی مثالیں	21
ہینڈآؤٹ 3.2: صنف موافق حکمت عملیوں کی عقلیت اور اہمیت	24
ہینڈآؤٹ 3.3: صنف اور انسانی حقوق	25
ہینڈآؤٹ 3.4: عام معاشرتی صنفی مسائل اور پاکستان میں ان کا ازالہ	28
چوتھا سیشن	31
ہینڈآؤٹ 4.1: پاکستان میں خواتین کا مقام	34
ہینڈآوٹ 4.2: پاکستان میں لڑکیوں کی تعلیم میں رکاوٹیں	36
ہینڈآؤٹ 4.3: صنفی امتیاز	39
ورک شیٹ 4.1	39
ورک شیٹ 4.2	40
ورک شیٹ 4.3	40
پانچواں سیشن	43
ہینڈآؤٹ 5.1: تعلیم میں صنفی تفریق (پاکستان)	46
ہینڈآؤٹ 5.2: خیبر پختونخوا میں صورتِ حال کا جائزہ (۲۰۱۴-۲۰۱۵)	49
ہینڈآؤٹ 5.3: صنف موافق تدریس کے پلگ۔ان پوائنٹس	50
ہینڈآؤٹ 5.4: صنف موافق تدریس	51
دوسرا دن: بچہ مرکوز حکمت عملی	54

چھٹا سیشن	54
ہینڈ آؤٹ 6.1: بچہ مرکوز حکمت عملی کی اہم خصوصیات اور اہمیت	56
ہینڈ آؤٹ 6.2: بچہ مرکوز حکمت عملی کا تصور	57
ورک شیٹ 6.1	59
ساتواں سیشن	60
ہینڈ آؤٹ 7.1: بچہ مرکوز حکمت عملی پر مبنی تعلیمی نظریات	61
آٹھواں سیشن	63
ہینڈ آؤٹ 8.1: بچوں کی نفسیات کی تفہیم	65
ہینڈ آؤٹ 8.2: جسمانی سزا اور طلبہ کی تعلیم پر اس کے اثرات	68
نواں سیشن	70
ہینڈ آؤٹ 9.1: استاد مرکوز حکمت عملی اور بچہ مرکوز حکمت عملی کے فوائد و نقصانات	72
ہینڈ آؤٹ 9.2: استاد مرکوز حکمت عملی اور بچہ مرکوز حکمت عملی کا موازنہ	74
دسواں سیشن	75
ہینڈ آؤٹ 10.1: بچہ مرکوز تدریس کے فروغ کے لیے تجاویز	77
ہینڈ آؤٹ 10.2: بچہ مرکوز حکمت عملیوں کی وضاحت	78
ہینڈ آؤٹ 10.3: استاد کے کرنے اور نہ کرنے کے کام: بچہ مرکوز حکمت عملی	80
ہینڈ آؤٹ 10.4: بچہ مرکوز حکمتِ عملی کا نفاذ	81

مخففات کی فہرست

۱۔	آئی کیو: انٹیلیجنس کوشنٹ
۲۔	آئی ایل ڈی: انٹرایکٹیو لیکچر ڈیمانسٹریشن
۳۔	او ایچ سی ایچ آر: آفس آف دی ہائی کمیشن فار ہیومن رائٹس
۴۔	ای اینڈ ایس ای ڈی: محکمہ ایلیمنٹری اینڈ سیکنڈری ایجوکیشن
۵۔	ایس ڈبلیو او ٹی: سٹرنگتھ، ویکنیس، اوپرچونیٹیز، تھریٹس
۶۔	این ای آر: نیٹ انرولمنٹ ریشو
۷۔	این سی ایس ڈبلیو: نیشنل کمیشن آن سٹیٹس آف ویمن
۸۔	اے ڈی ایچ ڈی: اٹینشن ڈیفیسٹ ہائپرایکٹیویٹی ڈس آرڈر
۹۔	اے سی آر: اینول سینسس رپورٹ
۱۰۔	پی پی ٹی: پاور پوائنٹ پریزینٹیشن
۱۱۔	ڈی پی ڈی: ڈائریکٹوریٹ آف پروفیشنل ڈیویلپمنٹ
۱۲۔	ڈی سی ٹی ای: ڈائریکٹوریٹ آف کریکولم اینڈ ٹیچرز ایجوکیشن
۱۳۔	ٹی سی اے: ٹیچر سنٹرڈ اپروچ
۱۴۔	جی آر اے: جنڈر رسپانسو اپروچ
۱۵۔	جی اے سی: گلوبل افیئرز کینیڈا
۱۶۔	سی ای ڈی اے ڈبلیو: کنونشن آن دی ایلیمینیشن آف آل کائنڈز آف ڈسکریمینیشن اگینسٹ ویمن
۱۷۔	سی سی اے: چائلڈ سنٹرڈ اپروچ
۱۸۔	کے پی: خیبر پختونخوا
۱۹۔	یو ڈی ایچ آر: یونائیٹڈ نیشنز ہیومن رائٹس
۲۰۔	یونیسیف: یونائیٹد نیشنز انٹرنیشنل چلڈرنز ایمرجنسی فنڈ

دیباچہ

حکومت خیبر پختونخوا تعلیمی نظام میں مؤثر تبدیلیوں اور تعلیم کو معیاری بنانے کے لیے پر عزم ہے۔ محکمہ ابتدائی و ثانوی تعلیم نے دیگر اصلاحی اقدامات کے ساتھ ساتھ صنف موافق اور بچہ مرکوز حکمت عملیاں نافذ کرنے کا آغاز کیا ہے۔

نظامت پیشہ ورانہ ترقی خیبر پختونخوا ،پشاور کو صنف موافق اور بچہ مرکوز حکمت عملیوں سے متعلق تربیتی کتابچہ کی تیاری اور اساتذہ کو تربیت دینے کی ذمہ داری تفویض کی گئی ہے۔ اس مقصد کے حصول کے لیے سابقہ علم اور تجربے کی بنیاد پر، ادرے کے چار ارکان پر مشتمل کتابچے کے مصنفین کی ایک کمیٹی بنائی گئی۔

ہم منصوبے کے اہل کاروں کے ذریعے تکنیکی معاونت کی فراہمی پر یونیسیف اور حکومتِ کینیڈا کا شکریہ ادا کرتے ہیں: ارشد سعید (جی۔اے۔سی) اور مومنہ اشفاق (ایجوکیشن آفیسر یونیسیف) فیلڈ آفس، پشاور خیبر پختونخوا نے تکنیکی معاونت فراہم کی۔

یہ کتابچہ یونیسیف اور حکومتِ کینیڈا کے تعینات کردہ ماہرین اور ڈی۔پی۔ڈی کی تکنیکی کمیٹی کی اجتماعی کاوش کا نتیجہ ہے، جنھوں نے اپنی دانشورانہ صلاحیتیں اس کام میں لگائیں اور اس کتابچے کو ترتیب دینے کے لیے وقت نکالا اس کتابچے میں تمام اساتذہ کے لیے صنف موافق اور بچہ مرکوز حکمت عملیوں کے بنیادی و متعلقہ شعبوں کا احاطہ کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ مجھے یقین ہے کہ اس کتابچے کی بنیاد پر دی گئی تربیت کمرہ جماعت میں تدریسی و تعلیمی عمل کو بہتر بنانے میں مدد دے گی۔ جس کے ذریعے حاصلاتِ تعلم کو بہتر بنایا جا سکے گا جو محکمہ ابتدائی و ثانوی تعلیم خیبر پختونخوا کی منزل مقصود ہے۔

ڈاکٹر طارق محمود
ناظم پیشہ ورانہ ترقی
خیبر پختونخوا

سیریل نمبر	سیشن	سرگرمیاں	اوقات
		پہلا دن	
۱	تعارف	شرکاء اور پروگرام کا تعارف تربیت کا مقصد اصول ترتیب دینا	۸:۳۰تا۹:۰۰
۲	صنف کے اہم موضوعات اور اصطلاحات	صنف کے تصور پر تبادلۂ خیال صنف کی مختلف اصطلاحات پر کوئز مقابلہ	۹:۰۰تا۹:۴۵
۳	صنف موافق حکمت عملیوں کا نظریاتی ڈھانچہ	صنف موافق حکمت عملیوں کی اساسی دلیل اور اہمیت کے بارے میں سوچیں، جوڑے بنائیں اور ایک دوسرے کو بتائیں۔ صنف اور انسانی حقوق پر گروہی کام پاکستان میں صنفی مسائل اور ان سے متعلق قوانین پر مکمل بحث	۹:۴۵تا۱۱:۰۵
		چائے کا وقفہ	۱۱:۰۵تا۱۱:۳۰
۴	پاکستان میں خواتین کا مقام اور صنفی امتیاز کے مضمرات	پاکستان میں خواتین کے مقام پر سوچیں، جوڑے بنائیں اور ایک دوسرے کو بتائیں۔ پاکستان میں لڑکیوں کی تعلیم میں رکاوٹوں پر جامع بحث صنفی امتیازات پر سوال/جواب	۱۱:۳۰تا۱:۳۵
		نماز اور کھانے کا وقفہ	۱:۳۵تا۲:۳۰
۵	صنف موافق تدریسی طریقے	پاکستان میں تعلیم میں صنفی تفریق پر تبادلہ خیال اسکولوں میں صنفی تصورات متعارف کروانے کی ضرورت پر جامع بحث صنف موافق تدریسی طریقوں پر گروہی کام صنف موافق تدریسی آلات/تکنیکوں پر گروہی کام	۲:۳۰تا۴:۰۰

		دوسرا دن	
۶	بچہ مرکوز حکمت عملیوں کا تصور (سی سی اے)	بچہ مرکوز حکمت عملیوں اور ان کی اہمیت پر تبادلہ خیال بچہ مرکوز حکمت عملیوں اور ان کی اہمیت پر گروہی کام ورک شیٹ پر مشق	۸:۳۰ تا ۹:۲۰
۷	تدریسی نظریات (بچہ مرکوز حکمت عملیوں کی حمایت کرنے والے)	تعلیمی نظریے اور تدریسی طریقے کے تصور پر تبادلہ خیال بچہ مرکوز حکمت عملی سے متعلق تعلیمی نظریات پر گروہی کام	۹:۲۰ تا ۱۰:۱۰
		چائے کا وقفہ	۱۰:۱۰ تا ۱۰:۴۰
۸	بچوں کی نفسیات اور جسمانی سزا کے اثرات	بچوں کی نفسیات کے تصور پر سوچیں، جوڑے بنائیں اور ایک دوسرے کو بتائیں۔ بچوں کی نفسیات اور اس کے بچہ مرکوز حکمت عملیوں پر مضمرات سے متعلق گروہی کام اور گیلری واک جسمانی سزا اور اس کی تعلیم پر اثرات کے بارے میں گروہی بحث	۱۰:۴۰ تا ۱۲:۰۰
۹	بچہ مرکوز تدریس اور اس کا اطلاق	بچہ مرکوز بمقابلہ استاد مرکوز حکمت عملیاں، گروہی بحث بچہ مرکوز اور استاد مرکوز حکمت عملیوں کے فوائد اور نقصانات پر گروہی بحث اور گیلری واک ٹی سی اے اور سی سی اے کے موازنے پر گروہی کام	۱۲:۰۰ تا ۱:۲۵
		نماز اور کھانے کا وقفہ	۱:۲۵ تا ۲:۳۰
۱۰	بچہ مرکوز تدریسی طریقے	بچہ مرکوز اور استاد مرکوز طریقوں پر تبادلہ خیال مختلف بچہ مرکوز طریقوں پر معمے کی سرگرمی بچہ مرکوز حکمت عملیوں کی تدبیروں اور طریقوں پر گروہی کام	۲:۳۰ تا ۴:۰۰

تیسرا دن			
۱۱	صنف موافق اور بچہ مرکوز حکمت عملیوں پر عملی کام	مختلف صنف موافق اور بچہ مرکوز تدریسی طریقوں کی تیاری پر گروہی کام صنف موافق اور بچہ مرکوز تدریسی طریقوں پر مبنی تیار شدہ اسباق کی پیشکش/مظاہرہ	۸:۳۰تا۱۰:۳۰
چائے کا وقفہ			۱۰:۳۰تا۱۱:۰۰
12		صنف موافق اور بچہ مرکوز تدریسی طریقوں پر مبنی تیار شدہ اسباق کی پیشکش/مظاہرہ	۱۱:۰۰تا۱:۰۰
نماز اور کھانے کا وقفہ			۱:۰۰تا۲:۰۰
13		صنف موافق اور بچہ مرکوز تدریسی طریقوں پر مبنی تیار شدہ اسباق کی پیشکش/مظاہرہ	۲:۰۰تا۳:۰۰
14	اختتام	پیش کیے گئے اسباق پر آراء اور اختتام	۳:۰۰تا۴:۰۰

تربیت کالائحۂ عمل

پہلا دن: صنف موافق حکمت عملیاں (جی آر اے)

پہلا سیشن:

صنف موافق اور بچہ مرکوز حکمت عملیوں کا تعارف

وقت: ۳۰ منٹ

مقاصد: اس سیشن کے اختتام پر شرکاء اس قابل ہو جائیں گے کہ:

۱۔ ایک دوسرے سے متعارف ہو سکیں۔

۲۔ تربیت کے مقاصد بیان کر سکیں۔

مواد: چارٹ، مارکر، ہینڈ آؤٹ، ورک شیٹ

سرگرمی 1.1: تعارف

- ❖ شرکاء کو خوش آمدید کہیں اور کسی ایک کو قرآن مجید کی کچھ آیات تلاوت کرنے کے لیے بلائیں۔
- ❖ پروگرام کا جامع تعارف پیش کریں۔
- ❖ اپنا اور اپنی ٹیم کا تعارف کروائیں۔
- ❖ شرکاء سے کہیں کہ وہ باری باری اپنا تعارف کروائیں۔
- ❖ رجسٹریشن فارم کے بارے میں بتائیں اور شرکاء سے اسے پُر کرنے کا کہیں۔
- ❖ اب ہینڈ آؤٹ 1.1 سے احادیث سنائیں اور ان کی وضاحت کریں۔

سرگرمی 1.2: تربیت کے مقاصد

- ❖ پہلے سے تیار شدہ چارٹ/پاور پوائنٹ پریزنٹیشن کے ذریعے تربیت کے درج ذیل مقاصد ایک ایک کر کے بتائیں اور شرکاء سے ان پر بات چیت کریں۔

تربیت کی تکمیل کے بعد شرکاء اس قابل ہو جائیں گے کہ:

- ❖ صنف موافق تدریسی حکمت عملیوں اور ان کے مختلف مظاہر یا اثرات کے بارے میں آگاہی حاصل کر سکیں۔
- ❖ معاشرے اور اسکول میں ایسا سازگار ماحول پیدا کرنے کے لیے کام کریں جہاں صنف کا لحاظ کیے بغیر لڑکوں اور لڑکیوں کو برابر کے مواقع میسر ہو سکیں۔
- ❖ بچہ مرکوز حکمت عملیوں کے بنیادی اوصاف کو نمایاں کر کے ان پر عمل درآمد کر سکیں۔
- ❖ اسکول کی سطح پر صنف موافق حکمت عملیوں اور بچہ مرکوز طریقوں کو بہتر بنا سکیں۔

- ❖ اب شرکاء کے مشورے سے تربیت کے انعقاد کے لیے اصول وضوابط ترتیب دیں۔

ہیڈآؤٹ 1.1: احادیث سے حوالہ جات

حدیث: ابتدا میں درج ذیل حدیث پیش کریں:

حضرت **محمد** رسول اللہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم نے فرمایا:

- "اپنے تمام بچوں سے برتاؤ میں سختی، برداشت اور برابری رکھو، اور اگر میں اس معاملے میں کسی کو ترجیح دیتا تو عورتوں یا لڑکیوں کو ترجیح دیتا۔" (طبرانی)

ذیل میں حضرت **محمد** رسول اللہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم کے کچھ فرامین دیے جا رہے ہیں:

- "جس شخص کو بچیوں کی پیدائش کی وجہ سے آزمایا گیا اور پھر وہ ان سے فراخدلی کا برتاؤ کرتا ہے، وہ اس کے لیے جہنم سے بچاؤ کا ذریعہ بنیں گی۔" (بخاری ومسلم)
- "وہ شخص جس نے دو لڑکیوں کی پرورش کی یہاں تک کہ وہ بلوغت کو پہنچیں، وہ قیامت کے دن میرے ساتھ ہوگا۔۔۔ یہ کہتے ہوئے پیغمبر صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم نے اپنی انگلیاں ملالیں۔" (مسلم)
- "وہ جس نے تین بیٹیوں یا بہنوں کی پرورش کی، انھیں اچھے اخلاق سکھائے اور ان سے مہربانی کا برتاؤ کیا یہاں تک کہ وہ خود کفیل ہوگئیں، اللہ اس کے لیے جنت لازم کر دے گا۔" ایک شخص نے پوچھا: "اے اللہ کے رسول اگر دو ہوں تو؟" پیغمبر صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم نے جواب دیا: "دو کے لیے بھی ایسا ہی ہے۔" حدیث کے راوی ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: "اگر اس وقت لوگوں نے ایک بیٹی کے بارے میں پوچھا ہوتا تو پیغمبر صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم اس کے بارے میں بھی یہی جواب دیتے۔" (شرح السنہ)
- "اپنے بیٹوں اور بیٹیوں کو تحائف دیتے وقت ان میں برابری قائم رکھو۔" (حوالہ: ترمذی نمبر ۱۳۶۷)

دوسرا سیشن

صنف کے اہم موضوعات اور اصطلاحات کا تعارف

وقت: ۴۵ منٹ

مقاصد: اس سیشن کے اختتام پر شرکاء اس قابل ہو جائیں گے کہ:

- ❖ صنف کے تصور کو واضح کر سکیں۔
- ❖ صنف اور جنس کے درمیان فرق کر سکیں۔
- ❖ صنف کی اہم اصطلاحات کی وضاحت کر سکیں۔
- ❖ صنف کے تصور کے مختلف اہم موضوعات میں تمیز کر سکیں۔

مواد: چارٹ، مارکر، ہینڈ آؤٹ

سرگرمی 2.1: ذہنی تحریک

- ❖ شرکاء سے پوچھیں:
  - ❖ جب آپ لفظ 'صنف' سنتے ہیں یا یہ لفظ آپ کے سامنے آتا ہے تو آپ کے ذہن میں کیا آتا ہے؟
  - ❖ صنف کے بارے میں انھیں ایک کاغذ کے ٹکڑے پر ایک لفظ، ترکیب یا جملہ لکھنے کا کہیں۔
  - ❖ انھیں کہیں کہ کاغذ کے اس ٹکڑے کو کمرے میں کسی نمایاں جگہ پر چسپاں کریں۔
  - ❖ ان جوابات کو بلند آواز میں پڑھیں اور وہ جوابات الگ کریں جو صنف کے حوالے سے غلط فہمی پیدا کرتے ہیں۔ (اگر کوئی ہوں تو)
- ❖ ہینڈ آؤٹ 2.1 کی چارٹ یا پاور پوائنٹ پریزنٹیشن کے ذریعے صنف کے تصور کی وضاحت کریں۔
- ❖ غور و فکر کے لیے درج ذیل سوالات پوچھ کر سرگرمی مکمل کریں:
  - ❖ جنس اور صنف میں کیا فرق ہے؟
  - ❖ کیا مختلف ثقافتوں اور معاشروں میں مردوں/عورتوں کو تفویض کیے گئے کردار اور ذمہ داریاں بدلتی رہتی ہیں؟

سرگرمی 2.2: کوئز مقابلہ

وقت: ۳۰ منٹ

- ❖ تین شرکاء کو رضاکارانہ طور پر سامنے آکر ہینڈ آؤٹ 2.2 پڑھنے اور اس پر بحث کرنے کا کہیں۔
- ❖ باقی شرکاء کو دو گروپوں میں تقسیم کریں۔
- ❖ ہینڈ آؤٹ 2.2 میں دیے گئے صنف کے مختلف تصورات درج کریں۔

- شرکاء سے کہیں کہ وہ ان تصورات پر گروپوں میں ۱۰ منٹ تک بات چیت کریں۔ ہر تصور کے بارے میں بحث کے اہم نکات نوٹ کریں۔
- اب دونوں گروپوں کو قطار میں ایک دوسرے کے آمنے سامنے کھڑے ہونے کا کہیں۔
- انھیں بتائیں کہ ہینڈ آؤٹ میں سے صنف سے متعلق ایک تصور پکارا جائے گا اور ہر گروپ میں سے ایک رکن کو اس پر ردعمل ظاہر کرنا ہو گا۔
- رضاکاروں سے کہیں کہ ہر گروپ میں سے مناسب ترین ردعمل کی نشان دہی کے لیے وہ بطور جج کام کریں گے۔
- اُردو (معمہ) مقابلہ منعقد کریں اور شرکاء کی مدد سے تصورات کی یاد دہانی پر سرگرمی مکمل کریں۔

اختتام/اعادہ:

سیشن کا اختتام پر انھیں درج ذیل اہم نکات کا خلاصہ بیان کرنے کا کہیں:

- صنف اور جنس میں فرق
- صنفی اصطلاحات

ہینڈ آؤٹ 2.1: صنفی تصورات

صنف بمقابلہ جنس:

صنف اور جنس مختلف معانی رکھنے کے باوجود ایک دوسرے کے متبادل کے طور پر استعمال ہوتے ہیں۔ کینیڈا کے صحت کے ادارے نے جنس اور صنف کے درمیان فرق پر درج ذیل الفاظ میں روشنی ڈالی ہے:

صنف لڑکیوں، عورتوں، لڑکوں، مردوں اور مختلف النوع لوگوں کے معاشرے کی طرف سے طے کردہ کرداروں، رویوں، تاثرات اور شناخت سے متعلق ہے۔ یہ ان باتوں پر اثر انداز ہوتا ہے کہ لوگ ایک دوسرے کو کیسے سمجھتے ہیں، کیسے عمل کرتے اور تبادلۂ خیال کرتے ہیں اور معاشرے میں طاقت اور وسائل کی تقسیم کیسے ہوتی ہے۔ صنفی شناخت صرف جوڑوں (لڑکی/عورت، لڑکا/مرد) تک محدود نہیں ہے، نہ ہی یہ جامد ہے؛ یہ ایک تسلسل سے جاری ہے اور وقت کے ساتھ تبدیل ہو سکتی ہے۔ اس بات میں بہت تنوع ہے کہ افراد ان کرداروں کے ذریعے جو وہ اختیار کرتے ہیں، وہ توقعات جو ان سے وابستہ ہوتی ہیں، دوسروں سے تعلقات اور وہ پیچیدہ طریقے جن کو معاشرے میں صنف کے حوالے سے دخل ہے، صنف کو کیسے سمجھتے، محسوس کرتے اور اس کا اظہار کرتے ہیں۔

جنس انسانوں اور جانوروں میں پائی جانے والی حیاتیاتی صفات کا ایک گروہ ہے۔ یہ بنیادی طور پر جسمانی اور نفسیاتی خصوصیات سے متعلق ہے جن میں کروموسوم، جین کا اظہار، ہارمون کے درجے و کام اور تولیدی/جنسی اناٹومی شامل ہیں۔ جنس عام طور پر مادہ اور نر میں تقسیم کی جاتی ہے لیکن جنس پر مشتمل ان حیاتیاتی صفات اور ان کے اظہار میں تغیر ہے۔

ہینڈآؤٹ 2.2: صنفی اصطلاحات

صنف کے دقیانوسی تصورات: (GenderStereotypes)

اس سے مراد میڈیا، گفتگو، لطائف یا کتابوں میں معاشرتی کردار ادا کرنے والے مردوں اور عورتوں کی روایتی صنفی حوالے سے یا کام کی تقسیم کے حوالے سے مسلسل تصویر کشی ہے۔ زیادہ تر ترقی پذیر معاشروں میں خواتین کو صفائی کرنے والی، دیکھ بھال کرنے والی اور نرس، جب کہ مردوں کو ڈرائیور، ڈاکٹر اور رہ نما کے طور پر دیکھا اور دکھایا جاتا ہے۔ یہ روپ ان صنفی کرداروں کو مضبوط کرتا ہے جو سماجی طور پر مرتب ہوتے ہیں۔

صنفی تعصب: (GenderBias)

صنفی تعصب کسی ایک صنف کو ترجیح دینا یا اس کو کم تر سمجھنا ہے، جس کا نتیجہ غیر مساوی توقعات، رویوں، زبان کے استعمال اور برتاؤ کی صورت میں نکلتا ہے۔ تعصب ارادی بھی ہو سکتا ہے اور غیر ارادی بھی، اور یہ واضح یا غیر واضح، کئی صورتوں میں ظاہر ہو سکتا ہے۔

صنفی تعلقات: (GenderRelations)

عورتوں اور مردوں کے درمیان تعلقات کی نوعیت کا انحصار گھر اور معاشرے میں دونوں کے کام و اختیارات کی تقسیم اور فیصلہ سازی میں ان کی شرکت پر ہوتا ہے۔

صنف کا اظہار: (GenderExpressions)

لوگ اپنی صنف کا اظہار کیسے کرتے ہیں، ہر کوئی اپنی صنف کا اظہار مختلف طریقے سے کرتا ہے۔ مثلاً: جس طرح کا لباس وہ پہنتے ہیں، ان کے بالوں کی لمبائی کتنی ہے، وہ کس طرح عمل کرتے یا بولتے ہیں، ان کی پسند کا موسم، یا وہ میک اپ کرتے ہیں یا نہیں وغیرہ۔

صنفی امتیاز: (GenderDiscrimination)

صنف کی بنیاد پر افراد کے لیے مواقع یا ان کے حقوق رد کرنا صنفی امتیاز کہلاتا ہے۔

صنفی مساوات: (GenderEquity)

لڑکیوں اور لڑکوں، عورتوں اور مردوں کو ان کی ضروریات کے مطابق وسائل اور مواقع تک رسائی دینا اور ان سے یکساں برتاؤ کرنا ہے۔ یہ تصور تسلیم کرتا ہے کہ عورتوں، مردوں کی ضروریات اور معاشرے میں اختیارات مختلف ہوتے ہیں۔ ان اختلافات کی نشان دہی کر کے ان کا حل اس انداز سے نکالنا چاہیے کہ صنفی عدم توازن ختم ہو جائے۔ اس میں مساوی سلوک شامل ہو سکتا ہے یا ایسا سلوک جو مختلف ہو لیکن لڑکیوں/عورتوں اور لڑکوں/مردوں کو اس قابل بنا دے کہ وہ برابری کی سطح پر اپنے حقوق، فوائد، ذمہ داریاں اور مواقع حاصل کر سکیں۔

صنفی برابری: (GenderEquality)

صنف کی بنیاد پر ہر قسم کے امتیاز کا خاتمہ تاکہ سب لوگوں کو برابر کے مواقع اور فوائد حاصل ہو سکیں۔

صنفی بے حسی: (GenderBlindness)

عورت اور مرد کے درمیان اختلافات کو سمجھنے میں ناکامی، جس کے سبب لوگ عورتوں اور مردوں کی مختلف ضروریات کی تکمیل کے لیے کوئی اقدامات نہیں اٹھا پاتے۔

صنفی آگاہی: (GenderAwareness)

یہ صنفی امتیاز اور عدم مساوات کی بنیاد پر ابھرنے والے مسائل کی نشان دہی کی اہلیت ہے، چاہے یہ عدم مساوات ہر کوئی محسوس نہ کر سکے۔ صنفی خدشات کو قومی، معاشرتی، اسکول اور کمرہ جماعت، ہر سطح پر پالیسیوں، منصوبہ بندیوں، پروگراموں اور منصوبوں کی تشکیل اور عمل درآمد میں مسلسل پیشِ نظر رکھنا۔

صنفی حساسیت: (GenderSensitive)

تمام اصناف کے تجربوں اور ضروریات کی پہچان اور احترام کی صلاحیت

صنفی ردعمل: (GenderResponsiveness)

صنفی برابری اور صنفی مساوات کو یقینی بنانے کے لیے صنفی تعصب اور امتیاز کی درستی کے لیے کارروائی۔

صنف کی مرکزی دھارے میں شمولیت: (GenderMainstreaming)

صنف کی مرکزی دھارے میں شمولیت صنفی برابری کو فروغ دینے کی ایک تسلیم شدہ عالمی حکمت عملی ہے۔ مرکزی دھارے میں شمولیت خود ایک مقصد نہیں بلکہ صنفی مساوات کے مقصد کے حصول کی ایک قابلیت، حکمت عملی اور ذریعہ ہے۔ مرکزی دھارے میں یہ شامل ہے کہ صنفی نقطۂ نظر اور صنفی برابری کے ہدف کے حصول کی طرف توجہ تمام سرگرمیوں کا مرکز ہیں—پالیسی سازی، تحقیق، وکالت/بات چیت، قانون سازی، وسائل کی تقسیم اور منصوبہ بندی، پروگراموں اور منصوبوں پر عمل درآمد اور ان کی نگرانی۔

تیسرا سیشن
صنف موافق حکمت عملیوں کا نظریاتی ڈھانچہ

وقت: ۸۰ منٹ

مقاصد: اس سیشن کے اختتام پر شرکاء اس قابل ہو جائیں گے کہ:

- ❖ قومی اور بین الاقوامی سطح کے صنفی اور انسانی حقوق کے معاہدوں کو بیان کر سکیں۔
- ❖ صنف موافق حکمت عملیوں کی عقلیت/اساسی دلیل اور اہمیت واضح کر سکیں۔

مواد: تیار شدہ چارٹ، مارکر، ہینڈ آؤٹ اور ورک شیٹ

سرگرمی 3.1: سوچیں، جوڑے بنائیں اور اشتراک کریں۔

- ❖ درج ذیل سوالات پر غور کریں:
  - ❖ وہ کون سے مختلف پیشے ہیں جنہیں مرد اور خواتین دونوں اختیار کر سکتے ہیں؟
  - ❖ ہم خواتین کو مخصوص کرداروں/پیشوں تک کیوں محدود کرتے ہیں؟
- ❖ نتیجہ اخذ کریں کہ کسی مخصوص صنف کو تفویض کردہ کردار، ذمہ داریاں اور پیشے حیاتیاتی ساخت کی بجائے ثقافتی اور معاشرتی اصولوں کی بنیاد پر ہوتے ہیں۔
- ❖ زیرِ تربیت اساتذہ سے کہیں کہ وہ ہینڈ آؤٹ 3.1 انفرادی طور پر پڑھیں۔
- ❖ شرکاء کو جوڑوں میں تقسیم کریں چارٹ کی مدد سے درج ذیل سوالات پوچھیں:
  - ❖ پاکستان میں مجموعی شرح خواندگی کیا ہے اور خیبر پختونخوا میں خواتین کی شرح خواندگی کیا ہے؟
  - ❖ خیبر پختونخوا میں کم خواتین کیوں پڑھی لکھی ہیں اور اس فرق کو کیسے کم کیا جا سکتا ہے؟
  - ❖ ملکی ترقی میں خواتین/لڑکیوں کا کیا کردار ہو سکتا ہے؟
  - ❖ ایک مخصوص صنف سے امتیاز مجموعی ترقی کو کیسے متاثر کرتا ہے؟
- ❖ شرکاء سے کہیں کہ ان سوالات پر جوڑوں میں ایک دوسرے سے بات چیت کریں۔
- ❖ جوڑوں سے بغیر کسی ترتیب کے جوابات حاصل کریں اور بحث کو تمام شعبوں بالخصوص شعبۂ تعلیم میں صنف موافق حکمت عملیوں کی اہمیت کی طرف لے جائیں۔
- ❖ پھر غلط فہمیوں کا خلاصہ بیان کریں اور اس پر گفتگو کریں۔ نیز ہینڈ آؤٹ 3.2 سے چارٹ/پاور پوائنٹ پریزنٹیشن کے ذریعے روشناس کروائیں۔
- ❖ سرگرمی کا اختتام بحث کے اہم نکات کی یاد دہانی اور سرگرمی کے خلاصے سے کریں۔

پاور پوائنٹ پریزنٹیشن/چارٹ کے لیے بحث کا خلاصہ

- صنف تعلیمی پالیسیوں اور تدریسی طریقوں/تدریسی حکمت عملیوں کی تشکیل میں اہم کردار ادا کرتی ہے۔
- لڑکوں اور لڑکیوں دونوں کو زندگی کے ہر شعبے بالخصوص تعلیم میں برابری کے مواقع مہیا کیے جانے چاہئیں۔
- خواتین پاکستان کی آبادی کا تقریباً نصف ہیں۔
- مردوں کے مقابلے میں ان کے بنیادی حقوق، وسائل تک پہنچ اور اپنا مؤثر معاشرتی کردار ادا کرنے لیے انھیں معقول رسائی فراہم نہیں کی جاتی۔
- عالمی اقتصادی فورم ۲۰۲۱ء کے مطابق عالمی صنفی برابری فہرست میں پاکستان کا نمبر ۱۵۶/۱۵۳ ہے، یعنی بہت پست ہے۔
- پاکستانی معاشرے کے مردار کان خواتین پر ثقافتی برتری رکھتے ہیں۔
- اساتذہ کرام معاشرے میں پائے جانے والے خواتین کو دبانے اور استحصال کے غلط طریقوں کے خاتمے میں اہم کردار ادا کر سکتے ہیں۔
- وہ کمرہ جماعت کے اندر و باہر صنفی برابری کے تصورات اور صنفِ مخالف کے احترام کی تعلیم دے سکتے ہیں۔
- ایک استاد کو صنف کے تصورات سے ضرور واقف ہونا چاہیے کیوں کہ یہ واقفیت تمام طلبہ کے لیے، ان کی صنف سے قطع نظر، بہتر تعلیمی ماحول پیدا کرنے میں مدد دے سکتی ہے۔

سرگرمی 3.2: گروہی کام

- شرکاء کو ۵،۵ کے گروپوں میں تقسیم کریں اور انھیں ہینڈ آؤٹ 3.3 پر بات چیت کرنے کا کہیں۔
- گروہی کام کی نگرانی کریں۔
- گروہی بحث کی تکمیل کے بعد انھیں چارٹ پیپر پر ورک شیٹ ۳۔ا مکمل کرنے کا کہیں اور چارٹ دیوار پر چسپاں کریں۔
- انھیں گیلری واک کرنے اور دوسرے گروپوں کے کام کے اہم نکات نوٹ کرنے کا کہیں۔
- سرگرمی کا اختتام دہرائی کے لیے درج ذیل سوال پوچھ کر کریں:

  کون سے صنفی طرزِ عمل لازمی انسانی حقوق ہیں؟

سرگرمی 3.3: مکمل بحث

- تختۂ تحریر پر درج ذیل سوالات لکھیں:
  - پاکستان کے اہم اور مشترک صنفی مسائل کون سے ہیں؟
  - اہم صنفی مسائل کے حل سے متعلق کون سے قوانین ہیں؟
- شرکاء سے کہیں کہ وہ ہینڈ آؤٹ 3.4 کو پڑھیں اور ان سوالات پر مکمل بحث کریں۔

- ہینڈ آؤٹ 3.4 کو پاور پوائنٹ پریزینٹیشن/چارٹ کے ذریعے استعمال میں لاتے ہوئے بحث کو صحیح رخ دیں۔

اختتام/اعادہ:

سیشن کو درج ذیل نکات کا خلاصہ بیان کرتے ہوئے ختم کریں:

- صنف اور انسانی حقوق کے قوانین
- صنف موافق حکمت عملی کی عقلیت اور اہمیت

ہینڈ آوٹ 3.1: صنفی امتیاز کی مثالیں

ا۔ معاشرتی سطح کی غلط فہمیاں

- خواتین کسی بھی میدان میں مردوں سے بہتر کارکردگی نہیں دکھا سکتیں۔
- مرد عام طور پر خاندان کا سربراہ سمجھا جاتا ہے۔
- عورت کا کردار صرف کھانا کھلانے اور نگہداشت کرنے کا ہے۔
- کچھ کام عورتیں نہیں کر سکتیں۔ جیسے: تعمیری کام وغیرہ۔ یا کچھ کام صرف عورتوں کے ساتھ مخصوص ہیں۔ مثلاً: گھریلو ذمہ داریاں، پڑھانا وغیرہ
- عورتوں کو صرف اپنے گھروں تک محدود رہنا چاہیے۔
- جو عورتیں ملازمت کے لیے باہر جاتی ہیں انھیں اچھا نہیں سمجھا جاتا۔
- عورتوں کا دیکھ بھال کرنے/نرسنگ کا کردار کم تر ہے۔

۲۔ سیاسی تعصبات

- زندگی کے ہر شعبے میں طاقت اور اختیار مردوں/لڑکوں کا لازمی حق سمجھا جاتا ہے۔
- مختلف ترقیاتی منصوبوں کے لیے فیصلہ سازی میں اثر و رسوخ مردوں کا ہوتا ہے، کیوں کہ عورتوں کی نمائندگی کم ہوتی ہے۔
- زیادہ تر صورتوں میں خواتین کے آزادانہ اظہارِ رائے اور خواتین سیاست دانوں کے خیالات کے احترام کو اہم نہیں سمجھا جاتا۔
- عورتوں کو زیادہ تر مقامی سطح کی سیاسی سرگرمیوں میں شامل سمجھا جاتا ہے جو ان کے گھریلو کردار سے متعلق ہوتی ہیں۔

۳۔ معاشی اختلافات

- اعلیٰ سطح کے عہدوں، پیشوں، مالیاتی اور دوسرے پیداواری وسائل کا اختیار حاصل کرنے میں خواتین اور مردوں میں فرق رہتا ہے۔ (مثلاً بینکوں اور تجارتی اداروں میں زیادہ تر مرد ہوتے ہیں۔)
- عورتوں کے حقوق کے بارے میں آگاہی کی کمی کے سبب منصوبہ بندی، تعمیر اور نفاذ میں حکمت عملی سے متعلق عورتوں کی ضروریات کو نظر انداز کیا جاتا ہے اور یہ تعمیری سطح پر عورتوں کی کم شرکت کی وجہ ہے۔
- عورتوں یا مردوں کو منڈی یا کام کی جگہ پر خدمات کا معاوضہ دینے میں امتیاز برتنا

۴۔ تعلیمی تفاوت

- لڑکیوں کے لیے ناکافی تعلیمی مواقع اور لڑکیوں و لڑکوں سے ثقافتی توقعات۔

- سالانہ شماریاتی رپورٹ (اے سی آر) ۱۹۔۲۰۱۸ء کے مطابق خیبر پختونخوا میں پرائمری سطح پر بچوں کے ۷۵ فی صد کے مقابلے میں بچیوں کے داخلے کی کل شرح ۵۵ فی صد ہے۔ (جب کہ نئے ضم شدہ اضلاع میں بچوں کے ۷۳ فی صد کے مقابلے میں بچیوں کے داخلے کی کل شرح ۴۰ فی صد ہے۔)
- خاندان کے وسائل لڑکیوں کے مقابلے میں زیادہ تر لڑکوں پر لگانے کے لیے زیادہ توجہ مرکوز ہوتی ہے۔ ہمارے ملک میں یہ عام رواج ہے کہ خاندانی وراثت میں بچیوں کو حصہ نہیں دیا جاتا، اگرچہ ماں یا باپ کی خاندانی جائیداد میں ان کا حق تسلیم کیے جانے کے بارے میں قوانین موجود ہیں۔

پاکستان میں ملکی سطح اور صوبوں میں شرح خواندگی (۱۰ سال کی عمر سے زیادہ)

صوبہ/علاقہ	۱۵ـ۲۰۱۴ء			۲۰ـ۲۰۱۹ء		
	مرد	خواتین	کل	مرد	خواتین	کل
پاکستان	۷۰	۴۹	۶۰	۷۰	۵۰	۶۰
دیہی	۶۳	۳۸	۵۱	۶۴	۳۹	۵۲
شہری	۸۲	۶۹	۷۶	۷۹	۶۷	۷۴
پنجاب	۷۱	۵۵	۶۳	۷۲	۵۷	۶۴
دیہی	۶۵	۴۵	۵۵	۶۷	۴۸	۵۷
شہری	۸۲	۷۳	۷۷	۸۰	۷۲	۷۶
سندھ	۷۰	۴۹	۶۰	۶۸	۴۷	۵۸
دیہی	۵۵	۲۴	۴۰	۵۳	۲۳	۳۹
شہری	۸۲	۷۰	۷۶	۷۹	۶۶	۷۳
خیبر پختونخوا (ضم شدہ علاقوں کے ساتھ)	ـ	ـ	ـ	۷۱	۳۵	۵۳
دیہی	ـ	ـ	ـ	۶۹	۳۱	۵۰
صوبہ/علاقہ	۱۵ـ۲۰۱۴ء			۲۰ـ۲۰۱۹ء		
	مرد	خواتین	کل	مرد	خواتین	کل
شہری	ـ	ـ	ـ	۸۰	۵۳	۶۷
خیبر پختونخوا (ضم شدہ علاقوں کے بغیر)	۷۱	۳۵	۵۳	۷۲	۳۷	۵۵
دیہی	۶۹	۳۱	۵۰	۷۰	۳۴	۵۲

شہری	۸۰	۵۲	۶۶	۸۱	۵۴	۶۸
بلوچستان	۶۱	۲۵	۴۴	۶۱	۲۹	۴۶
دیہی	۵۴	۱۷	۳۸	۵۵	۲۲	۴۰
شہری	۷۸	۴۲	۶۱	۷۶	۴۷	۶۳

پاکستان اکنامک سروے 2020-21

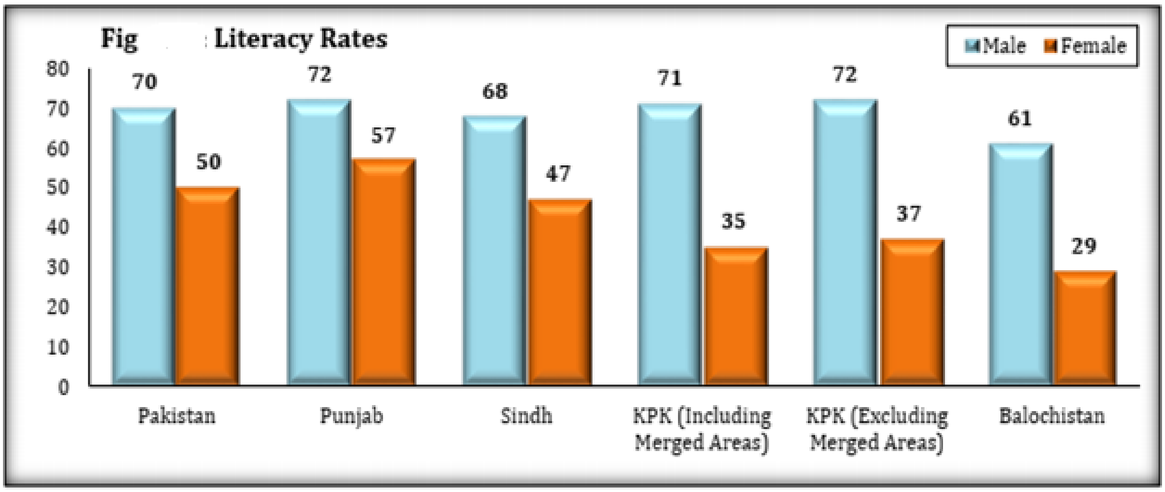

Fig : Literacy Rates

ہینڈآؤٹ 3.2: صنف موافق حکمت عملیوں کی عقلیت/اساسی دلیل اور اہمیت

اساسی دلیل/عقلیت:

پالیسیاں بناتے وقت اور تدریسی طریقے اختیار کرتے وقت صنف کو مدنظر رکھنا ضروری ہے تاکہ لڑکے اور لڑکیاں برابر مستفید ہوسکیں۔ درج ذیل اعداد و شمار تدریس میں صنف کے مقدمے کی حمایت کرتے ہیں۔

عورتیں پاکستان کی آبادی کا تقریباً نصف ہیں، تاہم وسائل تک رسائی اور ان پر اختیار، حقوق کا استحقاق اور طاقت کا اشتراک عورتوں اور مردوں میں غیر منصفانہ طور پر تقسیم ہیں۔ صنف موافق پالیسیوں، پروگراموں اور بجٹ کی حمایت کی ضرورت پر خاص طور پر پاکستان جیسے ملک میں زیادہ زور نہیں دیا جاتا، جو عالمی صنفی برابری کی فہرست ۲۰۲۱ء میں ۱۵۶ میں سے ۱۵۳ نمبر پر ہے۔ یہ فہرست عالمی اقتصادی فورم ہر سال جاری کرتا ہے۔

معاشرتی اور ثقافتی کردار کے بارے میں دیرینہ نظریات لڑکوں/مردوں کے لیے بھی مشکل ہوسکتے ہیں کیوں کہ ان سے لڑکیوں/عورتوں سے تعلق میں طاقت کی توقع رکھی جاتی ہے اور انھیں اپنی جسمانی طاقت کے اظہار کے لیے تشدد کی اجازت ہوتی ہے۔

اساتذہ ایک ایسے معاشرے کی بنیاد رکھنے میں مددگار ہوسکتے ہیں جو خواتین سمیت سب لوگوں کے وقار اور حقوق کو عزت دینے والا اور انھیں محفوظ رکھنے والا ہوتا ہے۔ یہ کمرہ جماعت کے اندر اور باہر شان اور معاشرتی عزت کے احساسات اور رویوں کی نگہداشت کرتا ہے۔ یہ کام مؤثر طریقے سے کرنے کے لیے اساتذہ کو صنف اور انسانی حقوق کے بنیادی تصورات کو ضرور سمجھنا چاہیے۔

ایک استاد کے لیے صنف کے مختلف تصورات کی سمجھ بوجھ، اختلافِ رائے کا احترام کرنے اور طلبہ کے لیے محفوظ تعلیمی ماحول مہیا کرنے کے قابل بناتی ہے۔ صنف اور جنس عام طور پر ایک دوسرے کے متبادل کے طور پر استعمال ہوتے ہیں، لیکن 'جنس' حیاتیاتی طور پر طے شدہ تولیدی علم اعضاء سے متعلق ہے، جب کہ 'صنف' سے عام طور پر مراد مردوں اور عورتوں کے طے شدہ کردار یا وہ اصول و ضوابط ہیں جو ان خصوصیات، صلاحیتوں اور رویوں کی وضاحت کرتے ہیں جن کی توقع لڑکوں/مردوں اور لڑکیوں/عورتوں سے ہوتی ہے۔

ہینڈ آؤٹ 3.3: صنف اور انسانی حقوق

اقوامِ متحدہ کا دفترِہائی کمشنر برائے انسانی حقوق، انسانی حقوق کی تعریف اس طرح کرتا ہے:

"انسانی حقوق وہ حقوق ہیں جو تمام انسانوں کو پیدائشی طور پر ملے ہیں، چاہے ہماری جو بھی قومیت، رہنے کی جگہ، جنس، قومی یا نسلی اصلیت، رنگ، مذہب، زبان یا کوئی اور درجہ ہو۔ ہم سب بغیر کسی امتیاز کے انسانی حقوق کا برابر استحقاق رکھتے ہیں۔ یہ سب حقوق ایک دوسرے سے جڑے ہوئے، ایک دوسرے پر منحصر اور ناقابلِ تقسیم ہیں۔"

۱۹۴۵ء میں اقوامِ متحدہ کے قیام سے مردوں اور عورتوں کے درمیان برابری، ضمانت شدہ بنیادی انسانی حقوق میں سے ہے۔ انسانی حقوق کا عالمی اعلامیہ ۱۹۴۸ء (یوڈی ایچ آر) انسانی حقوق کی تاریخ کی اہم دستاویز ہے۔ دنیا کے تمام خطوں کے مختلف قانونی اور ثقافتی پس منظر رکھنے والے نمائندوں کے ترتیب دیے گئے اس اعلامیے کا اعلان تمام قوموں اور لوگوں کے لیے مشترکہ معیار کی کامیابی کے طور پر اقوامِ متحدہ کی جنرل اسمبلی نے ۱۰ دسمبر ۱۹۴۸ء کو پیرس میں کیا۔ (جنرل اسمبلی کی قرارداد ۲۱۷ اے)

انسانی حقوق کا عالمی اعلامیہ

انسانی حقوق کے عالمی اعلامیے کی ۳۰ دفعات ہیں، اور یہ دنیا بھر میں بنیادی حقوق اور لوگوں کی آزادی (اجتماعی و انفرادی) پر مشتمل ہے۔ ان دفعات کو چھ گروپوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔

دفعہ ۱ اور ۲ وہ بنیادیں ہیں جن پر انسانی حقوق کے اعلامیہ تعمیر کیا گیا۔ یہ انسانی وقار، برابری اور بھائی چارے کی یقین دہانی کرواتی ہیں۔

دفعہ ۳ تا ۱۱ گھر کا پہلا ستون ہیں۔ یہ فرد کے حقوق ہیں: زندگی کا حق، غلامی یا تشدد کو غیر قانونی قرار دینا، قانون کی نظر میں برابری، منصفانہ سماعت کا حق وغیرہ

دفعہ ۱۲ تا ۱۷ دوسرا ستون ہیں۔ یہ ایک شہری اور سیاسی معاشرے میں افراد کے حقوق ہیں۔ ان میں نقل و حرکت کی آزادی، شہریت کا حق، شادی اور خاندان کا حق اور جائیداد بنانے کا حق شامل ہیں۔

دفعہ ۱۸ تا ۲۱ تیسرا ستون ہیں۔ یہ افراد کے روحانی اور مذہبی حقوق ہیں، جیسے: سوچ اور ضمیر کی آزادی (یعنی مذہب)، اپنی رائے کا حق، پرامن اجتماع اور تنظیم سازی کا حق اور ووٹ دینے اور حکومت میں حصہ لینے کا حق۔

دفعہ ۲۲ تا ۲۷ انسانی حقوق کے اعلامیے کا آخری ستون ہیں۔ یہ فرد کے معاشرتی، معاشی اور ثقافتی حقوق ہیں۔ ان میں کام کرنے کا حق، آرام اور تفریح کا حق، معیارِ زندگی بلند کرنے کا حق، کام کا حق اور تعلیم کا حق شامل ہیں۔

آخری تین دفعات، ۲۸ تا ۳۰، وہ تکون ہے جو چاروں ستونوں کو باہم جوڑتی ہے۔ یہ ہمیں یاد دلاتی ہیں کہ حقوق ذمہ داریوں کے ساتھ ملتے ہیں اور یہ کہ انسانی حقوق کے اعلامیے میں ذکر کردہ کوئی بھی حق اقوامِ متحدہ کی روح کی خلاف ورزی کے لیے استعمال نہیں کیا جا سکتا۔

۱۹۶۷ء میں اقوامِ متحدہ کے رکن ممالک نے خواتین کے خلاف امتیاز ختم کرنے کی قرارداد منظور کی۔ جس میں کہا گیا کہ خواتین کے خلاف امتیاز انسانی وقار کے خلاف جرم ہے اور یہ رکن ممالک سے مطالبہ کرتی ہے کہ: "پہلے سے موجود قوانین، روایات، ضوابط

اور عوامل، جو خواتین کے خلاف امتیاز پر مبنی ہیں، کو ختم کیا جائے اور مردوں و خواتین کے برابر حقوق کو قانونی تحفظ فراہم کیا جائے۔"(او ایچ سی ایچ آر ۲۰۱۴ء خواتین کے حقوق انسانی حقوق ہیں، جنیوا، صفحہ ۵)

ویب سائٹ کا حوالہ:

https://www.ohchr.org/documents/events/whrd/womenrightsarehr.pdf

۱۹۷۹ء میں یہ (قرارداد) ایک عالمی معاہدہ بن گئی، جسے خواتین کے خلاف تمام اقسام کے امتیاز ختم کرنے کا کنونشن

CEDAW(Convention on Elimination of all forms of Discrimination against Women)

کہا جاتا ہے، جس کا مطلب ہے کہ یہ ملکوں کے درمیان قانونی طور پر پابند کرنے کا معاہدہ ہے۔

پاکستان نے ۳، دسمبر ۱۹۹۳ء کو سی ای ڈی اے ڈبلیو کی توثیق کی۔ سی ای ڈی اے ڈبلیو ممالک کو پابند کرتا ہے: "خواتین کے مردوں کے برابر حقوق کا قانونی تحفظ فراہم کریں اور مجاز عدالتوں اور دوسرے عوامی اداروں کے ذریعے خواتین کے خلاف کسی بھی امتیازی قدم کی صورت میں ان کے مضبوط تحفظ کو یقینی بنائیں۔"(سی ای ڈی اے ڈبلیو ۱۹۷۹ء کی دفعہ ۲ سی)

ہر انسان عالمی قانون میں درج انسانی حقوق کا حق دار ہے، جن میں شامل ہیں:

- برابری کا حق
- امتیاز سے آزادی
- بیان اور اظہار کا حق
- فکر، عقیدے اور مذہب کی آزادی کا حق
- معاشی، معاشرتی اور ثقافتی حقوق
- تعلیم کا حق

انسانوں کو امتیاز سے آزاد زندگی گزارنے کا حق حاصل ہے اور ان کو نسل، جنس، صنف، معاشرتی و معاشی مرتبے، مذہب، صلاحیت یا کسی اور معاشرتی شناخت کی بنیاد پر مواقع یا حقوق سے انکار نہیں کیا جا سکتا۔ اس سے قطع نظر کہ آپ کہاں رہتے ہیں، صنفی برابری ایک بنیادی انسانی حق ہے، اگرچہ صنفی عدم مساوات اب بھی باقی ہے۔ لڑکیاں اور خواتین امتیاز کی ملتی جلتی اقسام کا مشاہدہ کرتی ہیں جو انھیں وسائل/سہولیات حاصل کرنے سے روکتی ہیں، جیسے: تعلیم، صحت کی دیکھ بھال، خوراک، پانی، گھر اور زمین۔ مرد اور لڑکے بھی ایک جیسی امتیاز کی اقسام کا سامنا کر سکتے ہیں، جو انھیں وسائل اور ذرائع تک برابر رسائی سے روکتی ہیں، اگرچہ صنف عموماً ان میں سے ایک نہیں ہوتی۔ بے دخلی اور امتیاز کا یہ نظام انسانوں کی حفاظت، ترقی اور عافیت کو نقصان پہنچاتا ہے۔

صنفی برابری انسانی حقوق کا دل ہے۔ صنف موافق اسکول، صنف سے قطع نظر ہر بچے کی حفاظت، وقار اور تعلیم کے حق کو بہتر بنانے میں اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ انسانی حقوق کا ڈھانچہ اساتذہ اور اسکولوں کو آگاہی بڑھانے اور نقصان دہ صنفی عوامل اور دقیانوسی تصور کو ختم کرنے میں مدد فراہم کر سکتا ہے، تاکہ لڑکوں و مردوں کے ساتھ ساتھ لڑکیاں و خواتین بھی اپنی ضروریات و خواہشات اور اس کے ساتھ ساتھ تخلیقی خیالات اور ذہانت سامنے لائیں اور ہمارے دور کے معاشرتی و ماحولیاتی مسائل پر توجہ دی جا سکے۔

صنفی برابری اور امتیاز سے آزادی انسانی حقوق ہیں۔ صنف کے بارے میں مختلف سیاسی و مذہبی آرا ہو سکتی ہیں، ہم سب کی یہ ذمہ داری ہے کہ اس بات کو یقینی بنائیں کہ کسی سے بدسلوکی نہ کی جائے، نہ کسی کو پسماندہ رکھا جائے یا اس کے خلاف امتیاز برتا جائے۔ معاشرے میں ہر ایک عزت کے سلوک اور برابر کے مواقع پانے کا مستحق ہے۔

ہینڈ آؤٹ 3.4: عام معاشرتی صنفی مسائل اور پاکستان میں ان کا ازالہ

پاکستان میں عام صنفی مسائل

- خواتین کے خلاف تشدد/امتیاز کا خوف
- ملازمت نہ کرنے کی ایک وجہ کام کی جگہ پر ہراسگی ہے۔
- ملازمت سے متعلق سرگرمیوں میں جنس کی بنیاد پر امتیاز
- معاشرے میں (مرد اور خواتین) تمام طبقوں کی وسائل اور مواقع تک برابر رسائی کا فقدان
- دیہاتی اور شہری علاقوں میں بچوں اور بچیوں کی تعلیم میں بڑا فرق
- صوبے کے بعض علاقوں میں ووٹ ڈالنے کے حوالے سے معاشرتی رکاوٹیں

پاکستان میں صنفی قوانین

۱۹۷۳ء کے پاکستانی آئین کی دفعہ ۲۵ واضح کرتی ہے کہ:

- قانون کی نظر میں سب شہری برابر اور قانون کے مطابق برابر تحفظ کے حقدار ہیں۔
- صرف جنس کی بنیاد پر کوئی امتیاز نہیں ہو گا۔
- اس دفعہ میں کوئی بھی ریاست کو خواتین اور بچوں کے تحفظ کے لیے خاص قانون بنانے سے نہیں روکے گا۔

آئینِ پاکستان کی دفعہ ۳۴ بیان کرتی ہے کہ:

- قومی زندگی کے ہر شعبے میں خواتین کی مکمل شرکت کو یقینی بنانے کے لیے اقدامات اٹھائے جائیں گے۔
- پاکستان لیبر پالیسی ۲۰۰۲ء صنفی امتیاز ختم کرکے صنفی برابری کو مضبوط بنانے کا کہتی ہے۔

۱) قومی کمیشن برائے وقارِ نسواں (NCSW)

قومی کمیشن برائے وقارِ نسواں (این سی ایس ڈبلیو) ایک قانونی ادارہ ہے جو جولائی ۲۰۰۰ء میں قائم ہوا۔ یہ حکومتِ پاکستان کے قومی و بین الاقوامی سطح پر کیے گئے وعدوں کا مظہر ہے، جیسے: بیجنگ اعلامیہ اور عمل کا پلیٹ فارم ۱۹۹۵ء، خواتین کے لیے قومی منصوبۂ عمل (این پی اے) ۱۹۹۸ء۔ چھ کمیشن اپنی تین سالہ مدت پوری کر چکے ہیں۔ آخری کمیشن کی مدت ۳۱ اکتوبر ۲۰۱۹ء کو مکمل ہوئی تھی۔ قومی کمیشن برائے وقارِ نسواں (این سی ایس ڈبلیو) اس خاص مقصد کے لیے قائم کیا گیا تھا:

- حکومتی پالیسیوں، پروگراموں اور خواتین کی ترقی و صنفی برابری کے لیے اٹھائے گئے اقدامات کی جانچ
- ان قوانین، قواعد و ضوابط کا جائزہ لینا جو خواتین کے مقام کو متاثر کر رہے ہیں۔
- خواتین کے حقوق کی خلاف ورزی اور انفرادی شکایات کے ازالے کی تکنیکی پہلوؤں اور ادارہ جاتی طریقہ ہائے کار کی نگرانی
- خواتین کے اور صنفی مسائل سے متعلق معلومات، تجزیے اور مطالعے پر مبنی تحقیق کی حوصلہ افزائی اور امداد کرنا

- ❖ قومی، علاقائی اور بین الاقوامی سطح پر این جی اوز، ماہرین اور معاشرے کے افراد سے رابطہ اور مکالمہ بڑھانا اور اسے برقرار رکھنا۔

۲) خیبر پختونخوا کمیشن برائے وقارِ نسواں:

خیبر پختونخوا کمیشن برائے وقارِ نسواں ایک قانونی ادارہ ہے جو خیبر پختونخوا ایکٹ XXVII 2016 برائے قیام کمیشن برائے درجۂ خواتین کے تحت قائم ہوا۔ یہ اختیارات کی نچلی سطح تک تقسیم اور خواتین کی ترقی کی وفاقی وزارت کے پس منظر کے تحت ۱۳ مئی ۲۰۱۰ء کو وجود میں آیا۔

خیبر پختونخوا کمیشن برائے وقارِ نسواں ایکٹ ۲۰۱۶ء' اس کمیشن کے قیام کا بنیادی مقصد ایک ایسے نگران انضباطی ادارے کا قیام تھا جو دیگر حکومتی تناظیم اور این جی اوز کے ساتھ مل کر عورتوں کی آزادی، خواتین اور مردوں کے درمیان مواقع کی برابری بشمول ان کی معاشرتی و معاشی حالت کے لیے کام کر سکے۔ اس کے ساتھ ساتھ یہ کہ خواتین کے خلاف ہر قسم کے امتیاز اور تشدد کو ختم کر سکیں۔

۳) پارلیمنٹ میں خواتین کی نمائندگی۔

قومی اسمبلی اور خیبر پختونخوا کی صوبائی اسمبلی میں خواتین کے لیے مختص نشستیں:

آئین میں طے شدہ بنیادی حقوق کے نفاذ کے لیے آئین اور انتخابی قوانین میں اہم ترامیم کی گئی ہیں تاکہ سیاسی عمل میں خواتین کی شرکت کو یقینی بنایا جا سکے۔ مثلاً: دفعہ اکیاون کے تحت قومی اسمبلی میں خواتین کے لیے ساٹھ نشستیں مختص ہیں اور دفعہ اُنسٹھ کے تحت سینیٹ آف پاکستان میں سترہ نشستیں مختص ہیں، جب کہ صوبائی اسمبلیوں کے لیے ۱۶۸ نشستیں یعنی بلوچستان کے لیے گیارہ، خیبر پختونخوا چھبیس، پنجاب چھیاسٹھ اور سندھ کے لیے اُنتیس نشستیں آئین کی دفعہ ۱۰۶ کے تحت مختص ہیں۔ اسی طرح الیکشن ایکٹ ۲۰۱۷ء کے تحت سیاسی جماعتوں کو کہا گیا کہ وہ جنرل نشستوں کے لیے امیدواروں کا انتخاب کرتے وقت پانچ فی صد خواتین کی نمائندگی کو یقینی بنائیں۔ یہ قانون ساز اداروں میں خواتین کی نمائندگی میں بتدریج حوصلہ افزائی ہے۔

ورک شیٹ 3.1

۱۔ انسانی حقوق کی تعریف بیان کریں۔

۲۔ انسانی حقوق کی حفاظت کے لیے کیا عالمی قانونی تحفظ (اعلامیے، معاہدے، سمجھوتے) موجود ہے؟

۳۔ پاکستان نے سی ای ڈی اے ڈبلیو کی کب توثیق کی؟

۴۔ عالمی قانون میں درج انسانی حقوق کی نمایاں اقسام کی فہرست بنائیں۔

۵۔ اساتذہ اور اسکول انسانی حقوق/خواتین کے حقوق کی حمایت اور نفاذ کے لیے کیا کردار ادا کر سکتے ہیں؟

چوتھا سیشن

پاکستان میں خواتین کا مقام اور صنفی امتیاز کے مضمرات

وقت:۶۵منٹ

مقاصد:اس سیشن کے اختتام پر شرکاءاس قابل ہوجائیں گے کہ:

- ❖ پاکستانی شہری کے طور پر معاشرے میں خواتین کے مقام کے بارے آگاہی پیدا کر سکیں۔
- ❖ خواتین سے متعلق معاشرے میں امتیازی رویے کے بارے میں گفتگو کر سکیں۔
- ❖ لڑکیوں کی تعلیم کے حقوق اور زندگی میں برابر مواقع کے بارے میں بات چیت کر سکیں۔

مواد: تختۂ تحریر، مارکر، چارٹ، ہینڈ آؤٹ، 4.1,4.2,4.3اور ورک شیٹ 4.1,4.2

سرگرمی 4.1:سوچیں، جوڑے بنائیں، بتائیں

- ❖ شرکاء کو جوڑوں میں تقسیم کریں۔
- ❖ انہیں ورک شیٹ 4.1 کو سوچیں، جوڑیں اور بتائیں سرگرمی کے ذریعے پڑھنے اور مکمل کرنے کا کہیں۔
- ❖ ورک شیٹ مکمل کرنے کے بعد کچھ جوڑوں سے ردعمل حاصل کریں۔
- ❖ اس ردِعمل پر بات چیت کریں اور انھیں ہینڈ آؤٹ 4.1 پڑھنے کا کہیں۔
- ❖ ان سے پوچھیں:
  - ❖ وہ پاکستان میں خواتین کے مقام کے حوالے سے کیا محسوس کرتے ہیں؟
  - ❖ تجویز کریں کہ اجتماعی اور انفرادی طور پر پاکستانی خواتین کے مقام کو بہتر بنانے کے لیے کیا کردار ادا کیا جاسکتا ہے؟
  - ❖ کیا ہماری خواتین کے کردار/مقام کو بہتر بنانے کی ضرورت ہے؟
- ❖ درج ذیل متن کو پیش کرتے ہوئے سرگرمی مکمل کریں۔

اسلام نے عورت کو جو وقار اور عزت دی ہے اس پر زور دیا جانا چاہیے۔ہمارے معاشرے میں مروجہ سماجی معیارات جیسے: بچیوں کا اسقاطِ حمل، غیرت کے نام پر قتل، کم عمری کی شادیاں، سوارہ، ونی (خاندان کے مرد کی طرف سے کیے گئے جرم کے بدلے میں جوان اور معصوم بچیوں کو شادی کے لیے دینے کا رواج)، تیزاب پھینکنا، عورتوں کو وراثت میں ان کے حصے سے محروم کرنا، گھریلو تشدد، چائلڈ لیبر وغیرہ غیر انسانی اور غیر اسلامی ہیں۔

سرگرمی 4.2:جامع بحث

- ❖ شرکاء کو بتائیں:

”لڑکوں کے مقابلے میں بہت ہی کم تعداد میں لڑکیاں تعلیم کے اعلیٰ درجوں تک پہنچتی ہیں۔“

- ❖ تختۂ تحریر پر یہ سوال لکھیں:

صنف سے متعلق کون سی ایسی رکاوٹیں ہیں جو ہمارے تعلیمی نظام میں لڑکیوں کی کم شرکت پر منتج ہوتی ہیں ؟

- ❖ شرکاء سے جوابات لیں اور انھیں تختۂ تحریر پر تحریر کریں۔
- ❖ کسی خاتون رضاکار سے کہیں کہ وہ مثال کے طور پر اپنی کہانی پیش کریں۔
- ❖ اب انھیں ہینڈ آؤٹ 4.2 جوڑوں میں پڑھنے اور اس پر بات چیت کرنے کا کہیں۔
- ❖ 'پاکستان میں لڑکیوں کی تعلیم میں رکاوٹیں' کے موضوع پر جامع بحث کروائیں۔
- ❖ اہم نکات کی دہرائی کرتے ہوئے بحث ختم کریں۔

سرگرمی 4.3: سوال و جواب

- ❖ شرکاء کو بتائیں:

ہمارے ہاں دفتروں میں بہت کم خواتین ملازم ہوتی ہیں اور ان میں سے بھی شاذ و نادر ہی اعلیٰ حیثیت پر کام کر رہی ہوتی ہیں۔

- ❖ تختۂ تحریر پر درج ذیل سوالات لکھیں:
  - ❖ آپ نے اپنی تعلیمی زندگی یا پیشہ ورانہ کیرئر میں کتنی خواتین اور مرد اعلیٰ عہدوں پر کام کرتے دیکھے ہیں ؟
  - ❖ صنفی حوالے سے کون سی ایسی رکاوٹیں ہیں جو کام کی جگہوں پر مردوں کے مقابلے میں خواتین کی کم نمائندگی کا باعث بنتی ہیں ؟
- ❖ ان سوالات کے جوابات لیں اور انھیں تختۂ تحریر پر لکھیں۔
- ❖ ان جوابات کی درج ذیل اقسام میں درجہ بندی کرتے ہوئے سرگرمی کا خلاصہ پیش کریں:
  - ❖ معاشرتی معیارات
  - ❖ کم عمری کی شادیاں
  - ❖ صنفی تشدد اور ہراسگی کے واقعات کے سدباب اور مددگار خدمات کی کمی
  - ❖ صنفی حقوق اور مواقع سے لاعلمی
  - ❖ خواتین کی صنفی رکاوٹوں کو عبور کرنے سے کم آگاہی
  - ❖ مردوں کا خواتین کو ترقی دینے میں ناکافی کردار

شرکاء سے پوچھیں:

- ❖ صنفی امتیاز کی اپنے الفاظ میں تعریف بیان کریں۔
- ❖ اپنے گھروں، تعلیمی اداروں اور کام کی جگہوں پر صنفی امتیاز کی مختلف صورتوں کی فہرست بنائیں۔
- ❖ شرکاء کے جوابات تختۂ تحریر پر لکھیں اور ان کے ذریعے پاکستان میں صنفی توازن کو بہتر بنانے کے طریقے تلاش کریں۔
- ❖ اب انھیں صنفی امتیاز سے متعلق ہینڈ آؤٹ 4.3 پڑھنے کو کہیں۔

- پڑھنے کی سرگرمی کی تفہیم کے لیے شرکاء سے ورک شیٹ 4.2 انفرادی طور پر مکمل کروائیں۔
- دو رضا کاروں سے ورک شیٹ 4.2 پر اپنے کام کے بارے میں سامنے آکر بات چیت کرنے کا کہیں۔

اختتام/اعادہ:

- سیشن درج ذیل سے متعلق اہم نکات کا خلاصہ بیان کرتے ہوئے مکمل کریں:
  - پاکستان میں خواتین کا مقام
  - صنفی امتیاز اور اس کے ہمارے گھروں، تعلیم اور کام کی جگہوں پر اثرات
  - پاکستان کی ترقی اور پاکستانیوں کی بھلائی کے صنف موافق حکمت عملی کی ضرورت

ہیڈ آؤٹ: 4.1 پاکستان میں خواتین کا مقام

طبقات، خطوں، دیہاتی/شہری تقسیم اور غیر مساوی معاشرتی و معاشی ترقی نیز خواتین کی زندگیوں پر قبائلی، جاگیردارانہ اور سرمایہ دارانہ نظام کے اثرات کی وجہ سے ان کے مقام و مرتبے میں بہت تنوع ہے۔ پاکستان میں مردوں کے غلبے والے معاشرے میں دیگر کئی عوامل بھی خواتین کی حیثیت کو متاثر کرتے ہیں، جن میں ہماری ثقافت، رسم و رواج اور روایات شامل ہیں۔

اسلام مردوں اور خواتین کو برابر حقوق دیتا ہے۔ اسلامی تعلیمات، اقدار اور فضائل کے باوجود مرد کی سربراہی والا معاشرہ خواتین کو مردوں کے برابر مقام نہیں دیتا۔

۲۰۱۷ء کی مردم شماری کے مطابق پاکستان کی کل آبادی تقریباً ۲۰۸ ملین ہے جس میں سے ۴۹ فی صد خواتین ہیں۔ عالمی اقتصادی فورم کی صنفی تفاوت کی فہرست ۲۰۲۰ء کے مطابق پاکستان ۱۵۳ ممالک میں سے ۱۵۱ کے کم ترین درجے پر ہے۔

پاکستان نے صنفی برابری اور خواتین کے انسانی حقوق کے کئی اہم **عالمی** وعدوں کو اپنایا ہے۔

- انسانی حقوق کا عالمی اعلامیہ ۱۹۴۸ء
- خواتین کے خلاف تمام اقسام کے امتیاز ختم کرنے کا معاہدہ ۱۹۷۹ء
- اعلانِ بیجنگ اور عمل کا پلیٹ فارم ۱۹۹۵ء
- پائیدار ترقی کے اہداف ۲۰۱۵ء

اس حوالے سے **قومی** یقین دہانیاں یہ ہیں:

- خواتین کی ترقی اور انھیں بااختیار بنانے کی پالیسی ۲۰۰۲ء
- کام کی جگہ پر خواتین کی ہراسگی سے حفاظت کا ایکٹ ۲۰۱۰ء
- خواتین مخالف سرگرمیوں کی روک تھام کا ایکٹ ۲۰۱۱ء
- تیزاب پر قابو اور تیزاب پھینکنے کے جرم کی روک تھام کا ایکٹ ۲۰۱۱ء
- قومی کمیشن برائے وقارِ نسواں (این سی ایس ڈبلیو) ۲۰۱۲ء
- فوجداری قانون (ترمیم) (غیرت کے نام پر یا اس کے پردے میں جرائم) ایکٹ ۲۰۱۶ء
- فوجداری قانون (ترمیم) (زنا بالجبر سے متعلق جرائم) ایکٹ ۲۰۱۶ء
- برقی (الیکٹرانک) جرائم کی روک تھام کا ایکٹ ۲۰۱۶ء
- انسانی حقوق پر قومی منصوبۂ عمل ۲۰۱۶ء

قومی کمیشن برائے وقارِ نسواں (این سی ایس ڈبلیو) ایک صدارتی آرڈی نینس کے ذریعے وجود میں آیا اور این سی ایس ڈبلیو ایکٹ ۲۰۱۲ء کے ذریعے اس کا باقاعدہ قیام عمل میں لایا گیا۔ این سی ایس ڈبلیو کا بنیادی کردار خواتین کا تحفظ اور انھیں بااختیار بنانے سے متعلق قوانین، حکمت عملیوں، پروگراموں کو جانچنا اور ان کا جائزہ لینا نیز ان کے نفاذ کی نگرانی کرنا ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ حکومت کے لیے عالمی معاہدات پر عمل درآمد میں سہولت پیدا کرنا ہے۔

حکومتِ خیبر پختونخوا کے صوبائی معاہدات میں درج ذیل شامل ہیں:

- صنفی برابری کے پالیسی ڈھانچے
- خواتین کو بااختیار بنانے کی تجاویز اور اقدامات

خیبر پختونخوا کمیشن برائے وقارِ نسواں ایک قانونی مشاورتی ادارہ ہے جو ۲۰۰۹ء کے خیبر پختونخوا ایکٹ XXVIII کے تحت قائم ہوا، جس میں خیبر پختونخوا اسمبلی نے ۲۰۱۶ء کے نئے ایکٹ XIX کے تحت ترمیم کی۔ یہ کمیشن خیبر پختونخوا میں صوبائی سطح کا پہلا کمیشن ہے جو خواتین سے متعلق قوانین، حکمت عملیوں اور پروگراموں کی نگرانی اور جہاں خلا موجود ہے ان کے لیے نئے اقدامات تجویز کرنے کے مقاصد کے حصول کے لیے قائم کیا گیا ہے۔

حکومت خیبر پختونخوا نے خواتین کو بااختیار بنانے کا پالیسی ڈھانچہ ۲۰۱۴ء میں وضع کیا۔ اس کا اولین مقصد خواتین کو بااختیار بنانا ہے تاکہ وہ اپنی تمام استعداد کا ادراک کر سکیں اور ترقی میں مکمل حصہ لے سکیں۔ اس کے اجزا معاشرتی، معاشی، سیاسی اور قانونی طور پر بااختیار بنانے کا عمل اور انصاف تک رسائی ہیں۔

ہینڈآؤٹ 4.2: پاکستان میں لڑکیوں کی تعلیم میں رکاوٹیں

الف) اسکول کے نظام کے اندر:

لڑکیوں کی تعلیم میں بہت سی رکاوٹیں خود اسکول کے نظام میں موجود ہیں۔ حکومت پاکستان نے ملک کے بچوں بالخصوص بچیوں کی ضروریات کو پورا کرنے کے لیے سوفی صد شرح داخلہ کا ہدف ابھی حاصل نہیں کیا۔ عالمی اور مقامی قانون کے تحت ریاست پر لازم ہے کہ اس بات کو یقینی بنائے کہ تمام بچے مناسب تعلیم حاصل کر سکیں۔ اپنی اس ذمہ داری کو نجی اسکول چلانے والوں کے حوالے کر کے ریاست اس ذمہ داری سے سبکدوش نہیں ہو سکتی۔ تعلیمی نظام کے اندر رکاوٹیں یہ ہیں:

- ❖ سرمایہ کاری کی کمی (حکومت کی طرف سے ناکافی بجٹ مختص کرنا)
- ❖ اسکولوں میں ناسازگار تعلیمی ماحول، جیسے: پر ہجوم جماعت کے کمرے، سہولیات کی کمی وغیرہ، یہ سب بچوں کو پڑھائی چھوڑنے پر مجبور کرتے ہیں۔
- ❖ اساتذہ کی سخت مزاجی — اسکولوں میں بچوں کے لیے دوستانہ ماحول کا نہ ہونا، بشمول مار پیٹ وغیرہ
- ❖ مفت اور لازمی تعلیم کے قانون کا عدم نفاذ (آرٹیکل ۲۵اے)

ب) اسکولوں کے نظام سے باہر:

اسکول کے نظام کے اندر موجود رکاوٹوں کے علاوہ لڑکیوں کو اپنے گھر اور معاشرے کی طرف سے درپیش رکاوٹیں یہ ہیں:

- ❖ والدین کی غربت
- ❖ والدین میں تعلیم کی کمی یا ان کا ناخواندہ ہونا
- ❖ بچوں سے جبری مشقت لینا
- ❖ سماجی رسم و رواج
- ❖ اسکولوں کے دور واقع ہونے کی وجہ سے عدم تحفظ
- ❖ صنفی امتیاز — تعلیم میں لڑکیوں کی بہتر کارکردگی کے باوجود خاندان کی طرف سے داخلوں، معیاری تعلیم اور بہتر مواقع کے لیے لڑکوں کو ترجیح دی جاتی ہے۔
- ❖ کم عمری کی شادیاں
- ❖ مسلح تنازعات، دہشت گردی کے واقعات اور اسکولوں کو ہدف بنا کر حملے
- ❖ اسکول جاتے ہوئے راستے میں دیگر خطرات

ہینڈ آؤٹ 4.3: صنفی امتیاز

صنفی امتیاز کی بنیاد ثقافت کے اس دقیانوسی تصور پر ہے، جو مردوں کو برتر اور خواتین کو کم تر خیال کرتا ہے۔ یہ کسی فرد کو حقوق یا مراعات دینے یا ان سے انکار کو صنف کی بنیاد پر متعیّن کرتا ہے۔

صنفی نابرابریاں عرصۂ دراز سے موجود ہیں لیکن اب اس نے معاشرے میں سماجی انصاف اور قوم کی پائیدار ترقی کو بہت بڑے خطرے سے دوچار کر دیا ہے۔ ہمارے گھروں میں ہونے والی روزمرہ تشدد کی قسموں میں صنفی امتیاز، تعلیم اور صحت کی سہولتوں تک کم رسائی، وراثت کے حق سے انکار، خواتین کی نقل و حرکت پر پابندی، زبانی بدسلوکی اور عورتوں کے خلاف خاندان کے افراد کی طرف سے جسمانی تشدد وغیرہ شامل ہیں۔ بدسلوکی اور تشدد ثقافت کے نام پر بھی ہوتا ہے، جیسے سوارہ، وٹاسٹا، ونی کا مقامی رواج (خاندان کے مرد کی طرف سے کیے گئے جرم کے بدلے میں جوان اور معصوم لڑکیوں کو دشمنوں کے حوالے کرنے کی رسم) اور غیرت کے نام پر قتل، تیزاب پھینکنا وغیرہ، معاشرے میں بہت پھیل چکے ہیں اور یہ عام بات سمجھی جاتی ہے۔

مثال کے طور پر بچپن کی شادی، ، عام رسمی شادی یا غیر رسمی جوڑ ہے جہاں کوئی ایک یا دونوں فریق کم عمر ہوں۔ اسے صنفی نابرابری، غربت معاشرتی رواج اور عدم تحفظ کو ایندھن فراہم کرتے ہیں۔ یہ لڑکیوں کی صحت، تعلیم اور مواقع کے حقوق ضائع کرتی ہے۔

بچپن کی شادی کا خاتمہ لاکھوں لڑکیوں اور ان کے بچوں کی تعلیم، صحت اور ترقی کو بہتر بنانے کے لیے ضروری ہے، کیوں کہ اس کے درج ذیل پر تباہ کن نتائج ہوتے ہیں:

تعلیم:

جب ایک لڑکی کی شادی ہوتی ہے تو اکثر اس بات کا خدشہ ہوتا ہے کہ وہ گھر، بچوں اور بڑے خاندان کی دیکھ بھال کے لیے اسکول چھوڑ دے گی۔ ان وجوہات کی بنا پر — اور کبھی کبھار سرکاری اسکول کی یا حکومتی پالیسیوں کی وجہ سے — شادی شدہ لڑکیوں، حاملہ لڑکیوں اور نوجوان ماؤں کے لیے اسکول واپسی مشکل ہوتی ہے۔

صحت:

اگر چھوٹی عمر میں شادی ہو جائے تو اکثر لڑکیوں کو جلد حمل ٹھہر تا ہے، وہ حمل اور بچے کی پیدائش کی خطرناک پیچیدگیوں سے دوچار ہوتی ہیں کیوں کہ کم عمری کے باعث ان کے جسم کی نشوونما ابھی مکمل نہیں ہوتی۔ وہ ایڈز کا شکار ہوتی ہیں اور انھیں گھریلو تشدد کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔

ترقی:

بچپن کی شادی کی وجہ سے لڑکیاں وہ مہارتیں، علم اور اعتماد حاصل کرنے سے محروم ہو جاتی ہیں جس کی انھیں بہتر فیصلے کرنے، تبادلۂ خیال کرنے، اجرت پر ملازمت تک رسائی پانے اور آزاد زندگی گزارنے کے لیے ضرورت ہوتی ہے۔ تعلیم اور معاشی مواقع تک کم رسائی کی بدولت لڑکیوں اور ان کے خاندانوں کا غربت کی زندگی گزارنے کا امکان زیادہ ہوتا ہے۔

پاکستانی معاشرے میں صنفی امتیاز تعلیم اور روزگار کے شعبوں میں گہری جڑیں رکھتا ہے۔ کسی ملک کی ترقی اور خوش حالی کے لیے معاشرے میں خواتین کے لیے امتیازی رویے کو ختم کرنے کی ضرورت ہوتی ہے۔ خواتین کو اکثر قائل کیا جاتا ہے کہ وہ گھر میں جو کام کرتی ہیں وہ ان کا فرض ہے اور انھیں نہ اس کی ضرورت ہے اور نہ ہی انھیں اس کے لیے کسی معاوضے کی امید رکھنی چاہیے۔ جب کہ مردوں کی طرف سے کیا جانے والا کام معاشرتی اور معاشی قدر کے حوالے سے زیادہ قیمتی سمجھا جاتا ہے۔

قابلِ اجرت اور ناقابلِ اجرت **ملازمتوں میں صنفی تفریق** بھی معاشرے میں مردوں اور خواتین کے معاشی، معاشرتی اور سیاسی رتبے کے حوالے سے مختلف حالتوں پر منتج ہوتی ہے۔ عالمی طور پر خواتین کی گھر کے بغیر اجرت کے کاموں میں شمولیت پوری دنیا میں گھریلو کام کو نسوانی بنا دیتی ہے۔ اگر میاں بیوی دونوں گھر سے باہر اجرت پر کام کرتے ہوں، تو گھر واپسی پر خواتین سے تمام گھریلو کام کاج کرنے کی توقع کی جاتی ہے۔ کھانا پکانے، صفائی اور برتن/کپڑے دھونے کے گھریلو کام کاج میں عورتوں کی مدد کرنے والے مرد بہت ہی کم تعداد میں ہوتے ہیں۔

۱۹۹۸ء کی مردم شماری سے ظاہر ہوتا ہے کہ ۱۹۹۸ء میں افرادی قوت میں شمولیت کی شرح ۹۸ء۳۱ فی صد ہے؛ جس میں سے قومی سطح پر ۲۴ء۵۹ فی صد مردوں اور ۲۳ء۲ فی صد خواتین کی افرادی قوت میں شمولیت کی شرح ہے۔ جب کہ صوبائی سطح پر ۱۹۹۸ء میں خیبر پختونخوا میں مجموعی طور پر دونوں جنسوں کی افرادی قوت میں شمولیت ۰۹ء۲۰ فی صد ہے۔ یہ شرح خیبر پختونخوا میں ۶۴ء۱ فی صد خواتین اور ۵۲ء۵۵ فی صد مردوں کی ہے۔ پاکستان کی افرادی قوت کے سروے ۱۹۔ ۲۰۱۸ء، شائع کردہ پاکستان ادارہ برائے شماریات، کے مطابق خیبر پختونخوا کی دیہی خواتین کی افرادی قوت میں شمولیت ۷ء۱۱ فی صد تھی، جب کہ ان کے مقابل شہری خواتین کی شرح ۶ء۵ فی صد ہے۔ پاکستان میں خواتین کی افرادی قوت کی شرح آج تک زیادہ نہیں بڑھی۔ اسی رپورٹ کے مطابق پاکستان میں خام افرادی قوت کی شرح ۱ء۳۲ فی صد ہے۔ خام شمولیت کی شرح مردوں کے لیے ۱ء۴۸ فی صد اور خواتین کی ۵ء۱۵ فی صد ہے۔

اسی طرح خواتین **فیصلہ سازی** میں حصہ نہیں لیتی۔ اس سانچے کو توڑنے کے لیے خواتین کو بااختیار بنانے کی اشد ضرورت ہے۔ پاکستان میں خواتین کا مقام شہری علاقوں میں دیہی علاقوں کی نسبت بہت بہتر ہے۔ پاکستان شرحِ پیدائش اور خاندانی منصوبہ بندی سروے ۹۷۔ ۱۹۹۶ء سے ظاہر ہوتا ہے کہ خواتین کی فیصلہ سازی کی طاقت واضح طور پر اس ماحول سے جڑی ہے جس میں وہ رہتی ہیں، کیوں کہ شہری خواتین گھریلو معاملات میں بول سکتی ہیں، اپنے خاوندوں کے تقریباً برابر۔ جب کہ زیادہ تر دیہی خواتین نے بتایا کہ ان کے خاوندوں اور خاندان کے دیگر افراد کا گھریلو فیصلوں میں غالب کردار ہوتا ہے، جیسے: بیمار بچے کے علاج کے لیے یا گھریلو اشیاء کی خریداری کے لیے۔ اسی طرح شہری خواتین کو اکیلے گھر سے باہر جانے، صنفی برابری حاصل کرنے اور شرحِ پیدائش میں کمی کے حوالے سے زیادہ آزادی ہے۔

مختصراً خواتین کا خاندان کی آمدن میں کوئی حصہ نہیں ہوتا یا بہت کم حصہ ہوتا ہے۔ خواتین کا برابر مقام نہیں ہے، عورتوں کو گھر سے باہر کام کرنے کی اجازت نہیں، خواتین غربت کے حوالے سے زیادہ کمزور ہیں، خواتین پیداواری اور گھریلو کام کے بوجھ کا زیادہ حصہ اٹھاتی ہیں۔ اگر گھریلو اور پیداواری بوجھ برابر اٹھایا جائے تو یہ غربت کے خاتمے میں مدد دے سکتا ہے۔ اگر مرد اور عورت دونوں

کمائیں تو گھریلو غربت کم کی جا سکتی ہے۔ مرد ارکان گھروں میں فیصلہ کرنے والے ہوتے ہیں، خواتین کے لیے اعلیٰ تعلیم میں برابر موقع نہیں ہے، اسی طرح خواتین کو ملازمت کی جگہوں اور اچھی زندگی گزارنے میں مشکلات کا سامنا ہے۔

ایسا محسوس ہوتا ہے کہ اگر خواتین کو برابر ہنر بڑھانے کی صلاحیتیں مہیا نہ کی گئیں تو یہ عمل غربت کے خاتمے اور صنفی ترقی کو متاثر کرے گا۔ خواتین کو تعلیم، ملازمت، فیصلہ سازی میں بااختیار بنانے پر زور دینے کی اور قانونی، سیاسی، معاشی اور سماجی حقوق فراہم کرنے کی اشد ضرورت ہے۔

ورک شیٹ 4.1

ہدایت: ہر غیر اسلامی فعل کے مقابل اسلامی فعل لکھیں۔

اسلام کی آمد سے پہلے غیر انسانی رسوم و رواج	اسلامی تعلیمات
خواتین کو رسوا کیا جاتا، سخت برتاؤ کیا جاتا اور ان کا مقام و مرتبہ باوقار خواتین کی بجائے کنیزوں تک گرا دیا گیا تھا۔	
خواتین اپنے خاوندوں کی غلامی میں رہتیں، چاہے وہ انھیں اپنے ساتھ رکھیں یا طلاق دیں، صرف ان کی مرضی اور خوشی تھی۔	
خواتین کو گناہ، بد شگونی، بے عزتی اور شرم کی نشانی سمجھا جاتا تھا۔	
عورتوں کو کوئی حقوق نہ تھے، نہ ہی ان کا معاشرے میں کوئی مقام تھا۔	
خواتین کو اپنی شخصیت اور اپنی انفرادیت کو ترقی دینے کے تمام مواقع سے محروم رکھا جاتا تھا۔	
عورتوں کو معاشرے کو فائدہ پہنچانے کے لیے اپنی صلاحیتوں کے مکمل استعمال کی اجازت نہ تھی۔	
خواتین کے وراثت اور ملکیت کے حقوق سے انکار کیا جاتا، اس کے بجائے خود انھیں وراثت کی شے سمجھا جاتا تھا۔	
عورتوں کی ایک فرد کی حیثیت سے نہیں بلکہ ایک شے کے طور پر درجہ بندی کی جاتی تھی، جو جائیداد کی طرح قابلِ تقسیم تھی۔	
عورت طعنے اور توہین کی علامت تھی۔	

ورک شیٹ4.2:

ہدایت: پاکستان میں صنفی توازن کو بہتر بنانے کے لیے کچھ طریقے تجویز کریں۔

1۔ ______

______

______

۲۔ ______

______

______

3۔ ______

______

______

4۔ ______

______

______

جوابات کی مدد سے مختصر بحث کا آغاز کریں اور ورک شیٹ ریکارڈ کے لیے جمع کریں۔

سرگرمی کا اختتام یہ بتاتے ہوئے کریں: ''ملک میں صنفی توازن کو بہتر بنانے کے کئی طریقے ہیں جو صنفی امتیاز کو کم کریں گے۔'' شرکاء کو ورک شیٹ 4.3 دیتے ہوئے اس جملے کی وضاحت کریں۔

ورک شیٹ4.3

ہدایت: آپ پاکستان کی ان خواتین کو کیسے داد دیں گے؟ ہر ایک کے لیے SWOTANALYSIS (Strengths,Weaknesses,Opportunities,Threats) یا صلاحیتیں، کمزوریاں، مواقع، خطرات کی بنیادوں پر تجزیہ کریں:

ا۔ بطور عورت وہ جو صلاحیتیں رکھتی ہے؟
۲۔ وہ کمزوریاں جن پر اس نے قابو پایا ہے؟
۳۔ وہ مواقع جو اسے فراہم ہونے چاہییں۔
۴۔ معاشرے میں موجود خطرات جن کا اس نے صنفی برابری کی جدوجہد میں سامنا کیا؟

صلاحیتیں ________________________

____

____

کمزوریاں: ________________________

____

____

مواقع: ________________________

____

____

خدشات: ________________________

____

____

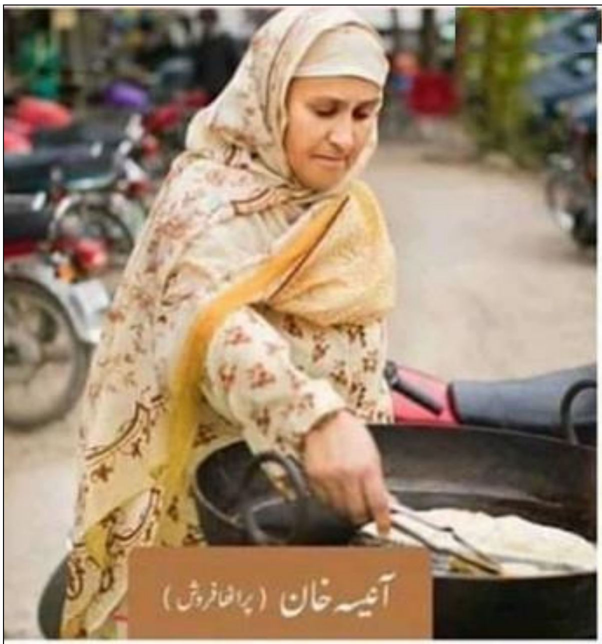

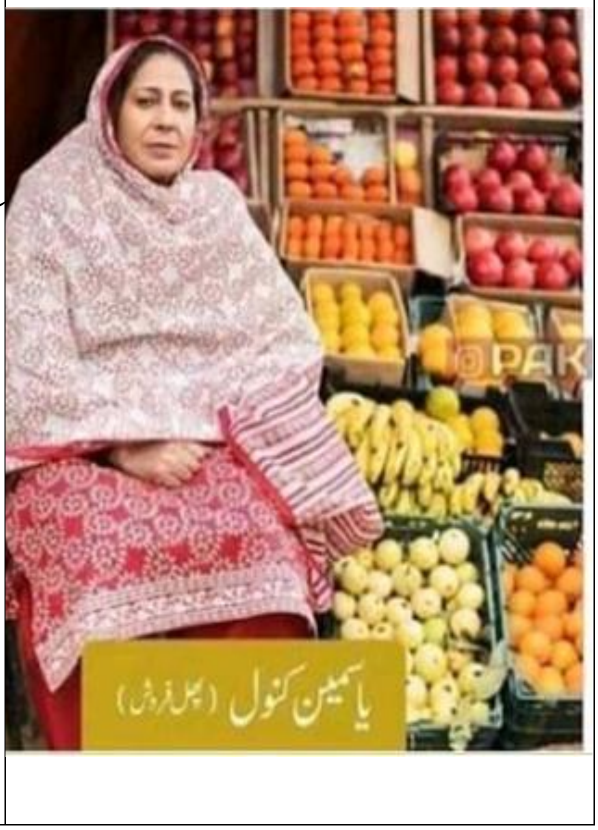

صلاحیتیں ________________________

____

____

کمزوریاں: ________________________

____

____

مواقع: ________________________

____

____

خدشات: ________________________

____

____

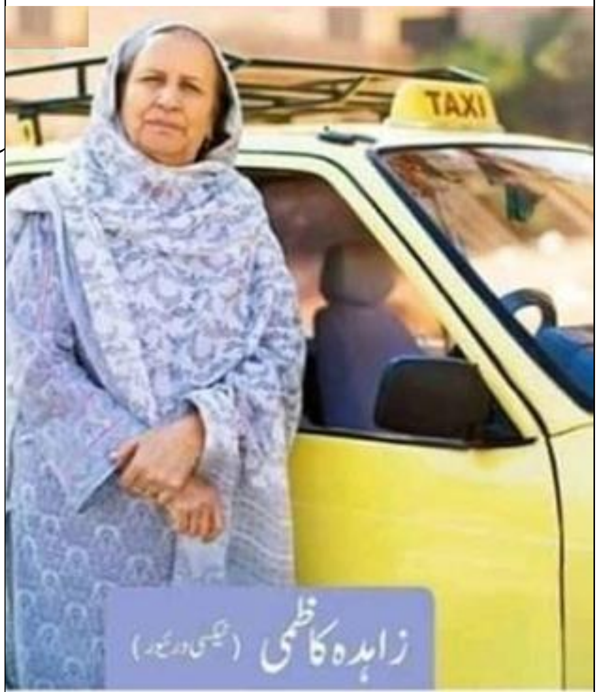

صلاحیتیں ____________________

____

____

کمزوریاں: ____________________

____

____

مواقع: ____________________

____

____

خدشات: ____________________

____

____

صلاحیتیں ____________________

____

____

کمزوریاں: ____________________

____

____

مواقع: ____________________

____

____

خدشات: ____________________

____

____

پانچواں سیشن
صنف موافق تدریسی طریقے

وقت: ۹۵منٹ

مقاصد: اس سیشن کے اختتام پر شرکاءاس قابل ہوجائیں گے کہ

- ❖ صنف موافق تدریسی نقطہ ہائے نظر کے بارے آگاہی پیدا کرسکیں۔
- ❖ صنف موافق فنِ تعلیم کے بارے میں شرکاء کی دل چسپی اور آگاہی کو بہتر بنا سکیں۔
- ❖ اس بات پر زور دینا کہ تعلیمی ماحول اور زبان پہلے سے موجود صنفی تفریق کو کم کرسکتے ہیں۔

مواد: تختۂ تحریر، مارکر، چارٹ، ہینڈ آؤٹ 5.1,5.2,5.3 اور پرائمری وابتدائی درجے کی مختلف مضامین کی کتابیں

سرگرمی 5.1: ذہنی تحریک

- ❖ شرکاء کو پاکستان/خیبر پختونخوا میں خواندگی کے نتائج میں صنفی تفریق موجود ہونے پر درج ذیل سوال پوچھ کر غور وفکر کا کہیں:

آپ کے علاقے میں پرائمری، ابتدائی اور ثانوی سطح پر اسکول جانے والی لڑکیوں کی شرح کیا ہے؟

- ❖ شرکاء کے جوڑے بنائیں اور انھیں ہینڈ آؤٹ 5.1 اور ہینڈ آؤٹ 5.2 دیں اور اسے پڑھ کر کے اور آپس میں بات چیت کر کے صورت حال پر تجزیہ کرنے کا کہیں۔
- ❖ کچھ جوابات لیں اور سرگرمی کو پاکستان میں عموماً تعلیم کے معیار کو بہتر بنانے پر اور خاص طور پر صنف موافق تعلیم کی اہمیت پر زور دیتے ہوئے ختم کریں تاکہ تعلیم میں صنفی خلا کو پر کیا جاسکے۔

سرگرمی 5.2: جامع بحث

- ❖ اسکولوں میں صنف موافق طریقہ ہائے کار' کے موضوع پر درج ذیل سوالات پوچھتے ہوئے بحث کروائیں:
  - ❖ ہمارے اسکولوں میں صنف موافق تدریسی نقطہ نظر کے بارے میں مروجہ طرزِ عمل کیا ہے؟
  - ❖ اسکول کے ماحول میں صنفی تفریق کیسے پیدا ہوتی ہے؟
  - ❖ کمرہ جماعت کے کون سے عوامل ہیں جو بچوں کو صنفی تفریق کے طور طریقوں میں مؤثر شمولیت پر آمادہ کرتے ہیں؟
  - ❖ اسکول کا ماحول کس طرح صنفی اختلافات کو بڑھانے یا کم کرنے کا باعث بن سکتا ہے؟
  - ❖ اسکولوں میں صنفی تصورات کو جلد متعارف کروانے کی کیوں ضرورت ہے؟
- ❖ ایک ایک سوال کو لے کے بحث کو آگے بڑھائیں۔
- ❖ شرکاء کے جوابات کو مدنظر رکھتے ہوئے بحث مکمل کریں اور اسکولوں میں صنفی تصورات کو جلد متعارف کروانے کی ضرورت پر زور دیں۔

- انھیں بتائیں کہ ۴ سے ۱۶ سال کی عمر کے دوہزار بچوں پر مشتمل سروے سے معلوم ہوا کہ بچے چھوٹی عمر سے مفروضے بناتے ہیں جو صنف سے متعلق دقیانوسی تصوارات کی تصدیق کرتے ہیں۔

سرگرمی 5.3: گروہی کام

- شرکاء کو تین، تین کے گروہوں میں تقسیم کریں۔
- انھیں پلگ ان پوائینٹس یا درَسی کتب میں صنف سے متعلق موضوعات اور ان کی صنف موافق تدریسی طریقوں کے ذریعے تقویت کے بارے میں ہینڈ آؤٹ 5.3 پڑھنے اور اس پر بحث کا کہیں۔
- انھیں چارٹ اور مارکر دیں۔
- انھیں خیبر پختون خواہ کی مختلف مضامین کی درسی کتابیں دیں۔ جیسے: پرائمری اور مڈل کی انگریزی، اُردُو، اسلامیات، معاشرتی علوم، ریاضی اور سائنس۔
- انھیں کہیں کہ صنف موافق تدریسی طریقوں پر مبنی ہینڈ آؤٹ 5.3 کی صورت میں کم از کم پانچ پلگ ان پوائنٹس تلاش کریں۔
- انھیں ایک پریزنٹیشن بنانے اور اسے پیش کرنے کا کہیں۔
- دو گروپوں کو جماعت کے سامنے اپنا کام پیش کرنے کا کہیں۔
- پریزنٹیشن کے بعد درج ذیل سوالات پوچھیں:
  - کیا اساتذہ صنفی تعصب پر مبنی تدریسی، تعلیمی مواد سے آگاہ ہیں؟
  - اپنے کمرہ جماعت میں آپ کیا صنفی تعصب دیکھتے ہیں؟
  - کیا اساتذہ کو صنف موافق زبان اپنے کمرہ جماعت میں استعمال کرنے کی ضرورت پڑتی ہے؟
- سرگرمی کو ان کے جوابات سے صنف موافق طریقوں کی ضرورت واہمیت کی طرف لاتے ہوئے مکمل کریں۔

سرگرمی 5.4: گروہی کام

- شرکاء سے کہیں کہ وہ کاغذ پر لکھیں:

  ایسے تدریسی طریقے جو کمرہ جماعت میں صنفی برابری سکھانے میں مددگار ہیں؟
- تحریری سرگرمی کے بعد شرکاء سے اپنے کاغذ تختۂ تحریر/دیوار پر لگانے کو کہیں۔
- کچھ تحریریں سب کو سنائیں۔
- اب مناسب گروپ بنائیں اور انھیں ہینڈ آؤٹ 5.4 پڑھنے اور اس پر بحث کرنے کا کہیں۔
- انھیں بحث کے اہم نکات چارٹ پر لکھنے کا کہیں۔
- ایک ایک کر کے ہر گروپ کو اپنے نکات پیش کرنے کا کہیں۔
- ان کی کاوشوں کو سراہیں اور دوسرے گروپوں کی سوالات کرنے کے لیے حوصلہ افزائی کریں۔

اختتام/اعادہ:

- سیشن کا اختتام تمام سیشن کے اہم نکات کی یاد دہانی پر کریں۔
- سیشن پر یہ پوچھتے ہوئے دوبارہ نظر ڈالیں:
  - "کمرہ جماعت میں صنف موافق طریقوں کو کیسے عمل میں لایا جا سکتا ہے؟"

ہینڈآوٹ 5.1: تعلیم میں صنفی تفریق (پاکستان)

پاکستان کی خواندگی کی شرح ۶۰ فیصد ہے (اس کی ۴۰ فیصد آبادی پڑھنے لکھنے سے قاصر ہے)

درج ذیل ٹیبل ظاہر کرتا ہے کہ مردوں کے مقابلے میں آدھی عورتیں پڑھی لکھی ہیں۔ درج ذیل ٹیبل خیبر پختونخوا میں خواندگی کے شرح ظاہر کرتا ہے۔

خیبر پختونخوا میں جوانوں کی شرح خواندگی (عمر ۱۰+) ۱۹-۲۰۱۸ء		
دونوں جنس	مرد	عورتیں
۵۵ فی صد	۷۵ فی صد	۳۶ فی صد
ماخذ: پی بی ایس، ۲۰۱۹ء، پی ایس ایل ایم ۱۹-۲۰۱۸ء، اسلام آباد		

درج بالا ٹیبل ظاہر کرتا ہے کہ خیبر پختونخوا میں دو تہائی عورتیں پڑھ لکھ نہیں سکتیں۔

پرائمری کی سطح پر اسکول چھوڑنے کی شرح ۲۲ء۷ فی صد ہے جو خطرناک ہے، کیوں کہ یہ تعلیم کی نشوونما کا مرحلہ ہوتا ہے۔ خیبر پختونخوا میں ۱۹-۲۰۱۸ء کے دوران داخلے مجموعی شرح بہتر ہو کر ۸۹ فی صد ہوگئی، جو ۱۶-۲۰۱۵ میں ۸۸ فیصد تھی۔ اب ۱۹-۲۰۱۸ء میں بھی لڑکیاں لڑکوں سے بہت پیچھے ہیں۔ درج ذیل ٹیبل اس فرق کو ظاہر کرتا ہے۔

خیبر پختونخوا میں داخلے کی مجموعی شرح (پرائمری سطح) آباد اضلاع کے لیے ۲۱-۲۰۲۰ء (Gross Enrolment Ratio GER)		
دونوں جنس	مرد	عورتیں
۸۹ء۶۰ فی صد	۹۸ء۱۰۰ فی صد	۷۶ء۵۵ فی صد
ماخذ: آباد اضلاع کے لیے سالانہ شماریاتی رپورٹ ۲۱-۲۰۲۰ء، خیبر پختونخوا ایجوکیشن مانیٹرنگ اتھارٹی، صفحہ ۲۱		
خیبر پختونخوا میں داخلے کی مجموعی شرح (پرائمری سطح) نئے ضم شدہ اضلاع کے لیے ۲۱-۲۰۲۰ء (Gross Enrolment Ratio GER)		
دونوں جنس	مرد	عورتیں
۵۹ء۳۵ فی صد	۷۲ء۶۰ فی صد	۴۰ء۲۵ فی صد
ماخذ: نئے ضم شدہ اضلاع کے لیے سالانہ شماریاتی رپورٹ ۲۱-۲۰۲۰ء، خیبر پختونخوا ایجوکیشن مانیٹرنگ اتھارٹی، صفحہ ۲۳		

نوٹ: GER یا مجموعی شرح داخلہ شمار کرتے ہوئے بچوں کی عمر کو مدنظر نہیں رکھا جاتا۔

خیبر پختونخوا میں داخلے کی شرح ۱۶-۲۰۱۵ء کے ۶۶ فی صد سے بہتر ہو کر ۱۹-۲۰۱۸ء میں ۶۷ فی صد ہوگئی۔ پرائمری سطح پر داخلے کی شرح لڑکوں کے ۷۵ فی صد کے مقابلے میں لڑکیوں کی ۵۵ فی صد تھی۔ درج ذیل ٹیبل دیکھیے:

(NetEnrolmentRatioNER) خیبر پختونخوا میں عمر کے لحاظ سے داخلہ کی شرح (پرائمری سطح) آباد اضلاع کے لیے ۲۱-۲۰۲۰ء		
دونوں جنس	مرد	عورتیں
۶۷ء۲۵فی صد	۷۶ء۹۸فی صد	۵۶ء۸۵فی صد
ماٰخذ: آباد اضلاع کے لیے سالانہ شماریاتی رپورٹ ۲۱-۲۰۲۰ء، خیبر پختونخوا ایجوکیشن مانیٹرنگ اتھارٹی، صفحہ ۲۲		

(NetEnrolmentRatioNER) خیبر پختونخوا میں عمر کے لحاظ سے داخلہ کی شرح (پرائمری سطح) نئے ضم شدہ اضلاع کے لیے ۲۱-۲۰۲۰ء		
دونوں جنس	مرد	عورتیں
۴۹ء۷۵فی صد	۶۶ء۵۳فی صد	۳۲ء۱۹فی صد
ماٰخذ: نئے ضم شدہ اضلاع کے لیے سالانہ شماریاتی رپورٹ ۲۱-۲۰۲۰ء، خیبر پختونخوا ایجوکیشن مانیٹرنگ اتھارٹی، صفحہ ۲۴		
نوٹ: NER یعنی عمر کے لحاظ سے شرح داخلہ کے شمار میں صرف ان بچوں کو شامل کیا جاتا ہے جن کی عمریں دس سال سے کم ہوں۔		

الف) پاکستان میں لڑکیوں کی تعلیم

خیبر پختونخوا میں تعلیمی اداروں اور اساتذہ کی تعداد ۲۱-۲۰۲۰ء کے دوران (نئے ضم شدہ اضلاع کے بغیر)			
اشاریہ	**کل**	**مرد**	**خواتین**
اسکولوں کی تعداد	۲۷۶۳۸	۱۶۷۰۱	۱۰۹۳۷
اسکولوں کی فیصد شرح	--	۶۰ء۶۰فیصد	۴۰فیصد
اساتذہ کی تعداد	۱۵۵۸۳۸	۹۸۹۹۷	۵۰۸۴۱
اساتذہ کی فیصد شرح	--	۶۴فیصد	۳۶فیصد
ماٰخذ: آباد اضلاع کے لئے سالانہ شماریاتی رپورٹ ۲۱-۲۰۲۰ء، خیبر پختونخوا ایجوکیشن مانیٹرنگ اتھارٹی، صفحہ ۹			

خیبر پختون خواہ کے نئے ضم شدہ اضلاع میں تعلیمی اداروں اور اساتذہ کی تعداد ۲۱-۲۰۲۰ء			
اشاریہ	**کل**	**مرد**	**خواتین**
اسکولوں کی تعداد	۵۸۲۶	۳۴۶۵	۲۳۶۱
اسکولوں کی فیصد شرح	--	۵۹فیصد	۴۱فیصد
اساتذہ کی تعداد	۱۷۰۵۹	۱۱۸۷۹	۵۱۷۰
اساتذہ کی فیصد شرح	--	۷۰فیصد	۳۰فیصد

ماخذ ضم شدہ اضلاع کے لئے سالانہ شماریاتی رپورٹ ۲۱-۲۰۲۰ء، خیبر پختونخوا ایجوکیشن مانیٹرنگ اتھارٹی، صفحہ ۱۰

کووڈ ۱۹ کی وباء کے بحران نے پاکستان میں لڑکیوں کی تعلیم کو مزید متاثر کیا ہے، اس کے طویل المیعاد اثرات ہوں گے۔

حکومت کو اس بات کو یقینی بنانے کے لیے کہ پاکستان میں ۲۰۳۰ء تک اسکول سے باہر ہر لڑکی کی رسمی تعلیم تک رسائی ہو تقریباً ۶٫۵ کھرب روپے کی سرمایہ کاری کرنی ہوگی۔ فی الحال پاکستان میں ۲۲٫۸ ملین یا ۴۴ فی صد بچے اسکول سے باہر ہیں، جن میں اکثریت لڑکیوں کی ہے۔

پاکستان میں پرائمری اسکول کی عمر کے ۲۱ فی صد لڑکوں کے مقابلہ میں ۳۲ فی صد لڑکیاں اسکولوں سے باہر ہیں۔ صرف ۱۳ فیصد لڑکیاں نویں درجے تک پہنچ سکیں۔

ملک اپنے تعلیمی بحران پر اس وقت تک قابو نہیں پا سکتا جب تک ہر پاکستانی لڑکی کو بارھویں درجے تک تعلیم مہیا نہ کی جائے۔ جی ڈی پی کا کم از کم ۶ فیصد تعلیم کے لیے مختص کرکے ہی پاکستان تعلیم کی ساخت میں ترقی اور بہتر بنیادی ڈھانچے کی حکمت عملیوں کو یقینی بنا سکتا ہے۔

لڑکیوں اور نوجوان عورتوں کو تعلیم مہیا کرنے کی حالیہ کامیابیوں اور کاوشوں کے باوجود اہم چیلنج ابھی باقی ہے۔ جیسے: ثقافتی رواج، جلد شادی اور بچوں کی پیدائش، حفاظتی خدشات، اسکول تک لمبے فاصلے، یہ سب لڑکیوں کی تعلیم کے فروغ میں رکاوٹ ہیں۔

ہینڈ آؤٹ 5.2: خیبر پختونخوا میں صورت حال کا جائزہ (۲۰۱۴-۱۵ء)

۱۔ جو کبھی اسکول میں داخل ہوئے ہوں ان کے درمیان صنفی تفریق:

لڑکیاں: ۳۶ فی صد، لڑکے ۴۷ فی صد

۲۔ جنھوں نے پرائمری سطح تک تعلیم حاصل کی ہو ان کے درمیان صنفی تفریق:

خواتین: ۲۸ فی صد، مرد: ۵۹ فی صد

ہینڈآؤٹ 5.2: صنف موافق تدریس میں پلگ ان پوائنٹس/ربطی نکات (صنف کے بارے میں گفتگو میں معاون موضوعات)

خیبر پختونخوا کی انگریزی کی درسی کتاب-جماعت ششم		مرکزی خیال: صنف موافق تدریسی طریقے		
#	عنوان	ذیلی عنوان	پلگ ان پوائنٹس	تقویت دینے والا نکتہ
۱	حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ و اصحابہ وسلم Rasool of Mercy (سبق ۱، صفحہ ۱۷)	پیراگراف نمبر ۳ پڑھنا	حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ و اصحابہ وسلم کی دیکھ بھال ان کی والدہ حلیمہ اور والدہ بی بی آمنہ نے کی۔	خاندان اور بچوں کی پرورش میں خواتین کا کردار
۲	New Boy in the Class (سبق ۲، صفحہ ۲۲)	سننا اور بولنا	اگر کسی دوست کو ہراساں کیا جارہا ہو تو آپ کا ردعمل کیا ہوگا؟	لڑکیوں کی تعلیم پر ہراسگی کے اثرات اور ہراسگی پر قابو پانے کی حکمت عملیاں
۳	A Nation's Strength (سبق ۳، صفحہ ۲۲)	نظم کا مرکزی خیال	قوم کی طاقت میں خواتین کا کردار	فاطمہ جناح، بیگم رعنا لیاقت علی خان، فاطمہ صغریٰ، بیگم سلمیٰ تصدق حسین، بے نظیر بھٹو، نگار جوہر، ملیحہ لودھی وغیرہ
۴	Democracy (سبق ۴، صفحہ ۴۳)		حکومت میں خواتین کے کردار کا تعارف/خلاصے پر بحث	مغل ملکہ بطورِ حکمران کی فہرست (دولت بیگم ،نور جہاں) اور حکومتِ پاکستان میں خواتین ارکان (بے نظیر بھٹو، قومی اسمبلی میں خواتین کی ۶۰ نشستیں، بلوچستان اسمبلی میں ۱۱ نشستیں، خیبر پختونخوا میں ۲۶، پنجاب میں ۶۶، سندھ میں ۲۹ اور سینیٹ میں ۷ نشستیں)
۵	Little Things (سبق ۶، صفحہ ۶۱)	نظم	جولیا اے۔ کارنی — نے یہ نظم لکھی۔	کیا آپ کو نظم لکھنا پسند ہے؟

ہینڈ آؤٹ 5.4: صنف موافق تدریس

صنف موافق تدریس نصاب میں صنف کی شمولیت کی اہمیت واضح کرتی ہے۔ یہ ایسی تعلیمی و تدریسی حکمت عملیاں بناتی ہے جو صنف موافق ہوتی ہیں۔ یہ اساتذہ کو صنف سے متعلق ان اختلافات کو حل کرنے میں مدد دیتی ہے جو کمرہ جماعت میں یا اس سے باہر پیدا ہو سکتے ہیں۔ یہ صنف موافق بیرونی تعلیمی ماحول کی تفہیم کو بھی واضح کرتی ہے۔ صنف موافق تدریس صنف کو نظر انداز کرنے والی اندرون و بیرون اسکول کی سہولیات؛ اور ان کے حصول کے لیے ممکنہ حل کی نشان دہی کرتی ہے۔ یہ طلبہ اور ان کے ساتھیوں کے درمیان صنف سے متعلق مثبت رویوں کی حوصلہ افزائی کرتی ہے۔ صنف موافق تدریس کی اہم خصوصیات درج ذیل ہیں:

قابلیت پر مبنی نصاب سے صنف کی مناسبت:

نصاب صنف، معذوری، مخصوص تعلیمی ضروریات کے پس منظر اور دوسرے امتیازات سے پاک ہوتا ہے۔ تدریسی و تعلیمی حکمت عملی مخصوص مہارتوں پر مشتمل ہے۔ اساتذہ کی راہنمائی کی جاتی ہے کہ کیا، کب اور کیسے تدریس کے عمل میں شامل یا مربوط کیا جا سکتا ہے۔

صنف موافق تدریسی و تعلیمی ماحول:

کمرہ جماعت کی ترتیب اور انتظام صنف موافق ہوں۔ کمرہ جماعت کا حجم اور بیٹھنے کا انتظام کسی صنف کو کم تر یا اعلیٰ ظاہر نہ کریں۔ اندرونی و بیرونی مثالیں صنفی برابری کو ظاہر کریں۔ تعلیمِ جسمانی (کھیلوں کی سرگرمیاں) اور ہم نصابی سرگرمیاں صنفی طور پر حساس ہوں، تاکہ دونوں صنفوں کے لیے برابر مواقع موجود ہوں۔

کمرہ جماعت اور اسکول میں صنف پر مبنی زبان کا استعمال:

صنفی لحاظ سے غیر جانبدارانہ زبان کا استعمال کسی کے ظاہری حلیے کی بنیاد پر اس کی صنفی شناخت کے مفروضوں کو ختم کرتا ہے۔ یہ صنفی تفریق کو مضبوط ہونے سے بچاتا ہے اور متنوع شناختوں کا احترام کرتا ہے۔ صنف سے متعلق زبان کا استعمال مؤنث الفاظ کے لیے متعصب ہوتا ہے، جو صنفی طاقت کے توازن کو بگاڑنے کا باعث بنتا ہے۔ بچے جو الفاظ سنتے ہیں وہ ان کے مخصوص پیشوں، دلچسپیوں اور سرگرمیوں کی صنفی مناسبت کے ادراک پر اثر انداز ہوتے ہیں۔

تدریسی و تعلیمی وسائل:

تدریسی و تعلیمی وسائل: نصابی مواد، نصابی کتب اور تدریسی معاونات (بصری، سمعی اور چھونے کی حس سے متعلق مواد) بغیر کسی امتیاز کے سب کو مہیا ہوتے ہیں۔ تدریسی و تعلیمی مواد صنف موافق کمرہ جماعت کے ماحول میں مل جل کر استعمال کیا جاتا ہے۔

سبق کی منصوبہ بندی اور پیش کش:

اجزا، طریقۂ کار، تدریسی و تعلیمی مواد، وسائل یہاں کوئی چیز بھی صنف سے متعلق کچھ نہیں کہتی۔ اساتذہ اپنے سبقی منصوبے میں صنفی لحاظ سے یک طرفہ پہلو کی بجائے صنف موافق پہلو شامل کرتے ہیں۔

صنف موافق تبادلۂ خیال:

اساتذہ اور طلبہ کی گفتگو، طلبہ کی باہمی بات چیت ،والدین اور اساتذہ کی یا اساتذہ کی آپس میں گفتگو کا مقصد صنفی تفریق کو ختم کرنا ہے۔بہت سے اشارے کمرہ جماعت میں صنف موافق تبادلۂ خیال کو ظاہر کرتے ہیں۔ جیسے:

- ❖ طلبہ کیسے بیٹھے ہیں؟
- ❖ کیا استاد لڑکوں اور لڑکیوں کی طرف ایک طرح سے رجوع کرتا ہے؟
- ❖ کیا استاد انھیں جوابات کے لیے برابر وقت دیتا ہے؟
- ❖ کیا استاد درست جوابات پر ایک جیسا انعام دیتا ہے؟
- ❖ کیا استاد لڑکوں اور لڑکیوں کے سیکھنے کی عمل میں حوصلہ افزائی کے لیے متفرق دلچسپ طریقے استعمال کرتا ہے؟
- ❖ کیا جماعت کے اصول اور طور طریقے لڑکوں اور لڑکیوں کے لیے برابر اور منصفانہ ہیں؟
- ❖ کیا طلبہ مقابلوں میں شرکت کا احساس رکھتے ہیں؟

صنف موافق جائزہ:

اساتذہ غیر جانبدارانہ سوالات ترتیب دے کر ان کی وضاحت کرتے ہوئے اور صنفی تعصب سے بچتے ہوئے جائزے تیار کرتے ہیں۔ وہ صنف موافق جائزہ آزمایشیوں کا انتظام کرے اور ہر طالب علم کی مخصوص ضروریات کے مطابق تجاویز پیش کر کے اسے فروغ دیتے ہیں۔

کمرہ جماعت میں اچھے اور معیاری تعلیمی نتائج کے لیے صنف حساس تدریس کی ضرورت ہے۔ چونکہ تعلیم معاشرتی تبدیلی کے لیے سب سے موثر ہتھیار ہے اس لیے صنفی برابری کو فروغ دینے کے لیے ضرور استعمال کیا جانا چاہیے۔ صنف موافق تدریس اور اساتذہ کی تربیت ،بچہ مرکوز تدریس میں صنفی برابری کی حکمت عملی کو شامل کرتا ہے۔ اساتذہ صنف کے بارے میں اپنے عملی تجربات کے ذریعے اظہارِ خیال کر سکتے ہیں۔ ایسا کرنا انھیں لڑکوں اور لڑکیوں کو پیش آنے والے اہم مسائل جاننے اور ان کی نشان دہی کرنے میں مدد دے گا۔ تب ہی وہ صنف حساس تدریسی حکمت عملیوں کے ذریعے تعلیمی ماحول کو تبدیل کر سکتے ہیں۔

کمرہ جماعت میں صنفی برابری:

اپنے کمرہ جماعت میں صنفی برابری کو فروغ دینے کے لیے یہ اور اس جیسے دیگر اقدامات اٹھائیں:

- ❖ جماعت کو کبھی صنف کی بنیاد پر تقسیم نہ کریں، یا ایک صنف کو مخاطب کرنے والے جملے نہ بولیں۔
- ❖ پیشوں کے بارے میں بات کرتے ہوئے کسی صنف کے ساتھ مخصوص الفاظ کا استعمال نہ کریں، جیسے: چیئر مین، فائر مین وغیرہ۔ اس کی بجائے صنفی لحاظ سے غیر جانبدارانہ الفاظ استعمال کریں۔ جیسے: چیئر پرسن (یا چیئر)، فائر فائیٹر وغیرہ
- ❖ مردووں یا لڑکوں جیسے الفاظ استعمال کرنے کی بجائے غیر جانبدارانہ الفاظ جیسے: ہر ایک یا لوگ استعمال کریں یا اپنی جماعت کے تمام طلبہ کے حوالے سے بات کریں۔

- کمرہ جماعت یا اسکول میں صنف کے لحاظ سے تاریخی کردار پر مبنی کام تجویز نہ کریں۔ مثال کے طور پر صرف لڑکوں کو کرسیاں اور ڈیسک اٹھانے کا کہنا اور لڑکیوں کو صفائی کا۔
- اپنے کمرہ جماعت اور نصاب میں جس قدر ممکن ہو ایسے وسائل شامل کریں جن میں خواتین اور مردوں کو غیر روایتی طریقوں سے پیش کیا گیا ہو۔
- جب آپ صنف کے حوالے سے دقیانوسی تصورات کا مشاہدہ کریں یا جملے سنیں تو انھیں سکھانے کے مواقع کے طور پر استعمال کریں اور طلبہ سے پوچھیں کہ اس سے ان کی کیا مراد ہوتی ہے اور وہ انھیں کیوں استعمال کرتے ہیں، اس پر بحث کریں۔
- ایسے جملوں سے بچیں جو عموماً میں شامل ہیں۔ جیسے: 'لڑکیاں رجحان رکھتی ہیں۔۔۔'، یا 'لڑکے زیادہ۔۔۔'
- طلبہ کی ان سرگرمیوں میں شامل ہونے کی حوصلہ افزائی کریں جو ان کی صنف کے دائرے سے باہر ہوں۔ (جیسے: کھیل، ڈرامہ وغیرہ)
- اس بات کا جائزہ لیں کہ آپ نے کب صرف لڑکوں یا لڑکیوں کو مختلف قسم کے سوالات کے جوابات دینے کا کہا۔ ایسے امتیاز اور عدم مساوات کو ختم کرنے کی کوشش کریں۔
- لڑکیوں اور لڑکوں کو حصہ لینے پر برابر شاباش دیں، حوصلہ افزائی کریں اور ردعمل ظاہر کریں۔
- لڑکیوں سے بھی لڑکوں کے برابر حقائق پر مبنی اور مشکل سوالات کریں۔
- کمرہ جماعت میں ایسا ماحول پیدا کریں جس میں دوسری لڑکیوں کی گفتگو کے دوران مداخلت لڑکوں کی گفتگو میں مداخلت سے زیادہ نہ ہو۔
- سب کی رائے سامنے لانے کے لیے لڑکوں اور لڑکیوں دونوں پر مشتمل گروپ بنائیں۔
- ذہانت کی قدر کریں: حلیے یا جسمانی خصوصیات کے حوالے دینے سے گریز کریں۔
- قیادت کے لیے لڑکیوں کو لڑکوں کے برابر موقع دیں۔
- ایسے تبصروں یا مزاح سے بچیں جو لڑکوں یا لڑکیوں کی توہین یا دقیانوسی خیال پر مبنی ہو۔
- جب ہم اہم شخصیات کی بات کرتے ہیں تو یہ واضح کرنا بہتر ہے کہ اہم شخصیات مرد و خواتین دونوں ہیں۔

دوسرا دن: بچہ مرکوز حکمت عملی
چھٹا سیشن
بچہ مرکوز حکمت عملی کا تصور

وقت: ۵۰ منٹ

مقاصد: اس سیشن کے اختتام پر شرکاء اس قابل ہو جائیں گے کہ

- • بچہ مرکوز حکمت عملی کا تصور بیان کر سکیں۔
- • بچہ مرکوز، استاد مرکوز حکمت عملیوں میں فرق کر سکیں۔
- • بچہ مرکوز تدریس و تعلیم کی اہمیت جان سکیں۔

مواد: چارٹ، مارکر، ہینڈ آؤٹ، ورک شیٹ، اسٹکی نوٹس (چپکنے والے کاغذ)

سرگرمی 6.1: ذہنی تحریک

وقت: ۱۵ منٹ

- شرکاء سے پوچھیں کہ وہ بچہ مرکوز حکمت عملی کے بارے میں کیا جانتے ہیں۔
- انھیں کہیں کہ اپنے جوابات انفرادی طور پر کسی کاغذ/اسٹکی نوٹ (چپکنے والے کاغذ) پر لکھیں اور اپنے کاغذات/اسٹکی نوٹس دیوار پر لگائیں۔
- جوابات پڑھیں اور ان میں چند شرکاء کو بتائیں۔
- ہینڈ آؤٹ 6.1 میں دیے گئے نکات استعمال کرتے ہوئے پاور پوائنٹ پریزنٹیشن/چارٹ کی مدد سے بچہ مرکوز حکمت عملی کے اہم نکات شرکاء کو بتائیں۔

سرگرمی 6.2: مکمل بحث

وقت: ۱۵ منٹ

- مناسب گروپ بنائیں۔ انھیں ہینڈ آؤٹ 6.2 پڑھنے اور اس کے بارے میں بات چیت کرنے کا کہیں۔
- گروہی کام کی نگرانی اور راہنمائی کریں۔
- تکمیل کے بعد ہر گروپ سے کچھ رائے لیں۔
- ہینڈ آؤٹ 6.2 کے اہم نکات سامنے رکھتے ہوئے بحث کا آغاز کریں۔
- سرگرمی کا اختتام اہم نکات کی یاد دہانی پر کریں۔

سرگرمی 6.3: سوچیں، جوڑے بنائیں اور بتائیں

وقت: ۱۰ منٹ

- شرکاء سے ورک شیٹ 6.1 پر انفرادی طور ہینڈ آؤٹ 6.2 کی مدد سے کام کرنے کا کہیں۔
- پھر انھیں اپنی مکمل شدہ ورک شیٹ پر جوڑوں میں بات چیت کرنے کا کہیں۔
- تکمیل کے بعد کچھ جوڑوں سے اپنا کام سامنے آکر پیش کرنے کا کہیں۔
- درست ردعمل کی یاد دہانی پر سرگرمی مکمل کریں۔

اختتام/اعادہ

وقت: ۵ منٹ

- درج ذیل نکات پر زور دیتے ہوئے سیشن مکمل کریں:
  - بچہ مرکوز تعلیم میں تدریسی و تعلیمی عمل کا فعال شریک ہوتا ہے۔
  - استاد رہنما کا کردار ادا کرتا ہے۔
  - طلبہ کی فعال شمولیت کے لیے سرگرمی پر مبنی تدریس استعمال کی جاتی ہے۔
  - طلبہ کی مجموعی نشوونما کا خیال رکھا جاتا ہے۔

سوچ بچار:

شرکاء سے پوچھیں:

ہم اس سیشن میں سیکھے گئے نکات کو سکول کی سطح پر کیسے استعمال کر سکتے ہیں؟

ہینڈآوٹ 6.1: بچہ مرکوز حکمت عملی کی اہم خصوصیات اور اہمیت

اہم نکات:

- طلبہ مرکوز تعلیم ان تدریسی طریقوں سے متعلق ہے جو پڑھائی کا مرکز استاد سے طالب علم کی طرف منتقل کرتے ہیں۔
- طلبہ مرکوز تعلیم کا مقصد بچوں کو اس تعلیمی عمل میں مرکزی مقام عطا کرتی ہے جس کے وہ فعال شرکاء ہوتے ہیں۔
- یہ بچوں کو تعلیمی سرگرمیوں میں انتخاب کرنے کا حق دیتی ہے۔
- روایتی استاد مرکوز حکمت عملی میں استاد طلبہ کو اکیلا علم منتقل کرنے والا ہوتا ہے، جو طلبہ کو سکھاتا ہے کہ کیا کرنا ہے۔ جب کہ طلبہ مرکوز حکمت عملی میں استاد مددگار کا کردار ادا کرتا ہے۔
- استاد طلبہ کو حاصلات تعلم کے حصول میں مختلف سرگرمیوں کے ذریعے سازگار ماحول مہیا کرتا ہے۔ جیسے: طلبہ اور اساتذہ کے درمیاں مضبوط باہمی تعلقات کے ساتھ سرگرمیوں پر مبنی تدریس (گریڈلر ۲۰۰۹ء)
- طلبہ کی فعال شرکت کے لیے سرگرمی پر مبنی تدریس کا طریقہ استعمال کیا جاتا ہے۔

اہمیت:

- طلبہ کی مجموعی نشوونما پر توجہ دی جاتی ہے۔
- طلبہ فعال، نہ کہ غیر فعال سیکھنے والے ہوتے ہیں۔
- یہ طلبہ کے اعتماد، تخلیقی صلاحیت، تنقیدی سوچ، مسائل کے حل کرنے اور فیصلہ سازی کی صلاحیتوں کو فروغ دیتی ہے۔
- یہ حکمت عملی طلبہ کے فیصلوں اور افعال کو اہمیت دیتی ہے

ہینڈآؤٹ 6.2: بچہ مرکوز حکمتِ عملی کا تصور

بچہ مرکوز یا استاد مرکوز حکمتِ عملی کی اصطلاحیں ایک دوسرے کے متبادل کے طور پر استعمال ہوتی ہیں۔ عمومی طور پر ان سے مراد وہ طریق ہائے تدریس ہیں جن میں پڑھائی کا مرکز استاد سے طالب علم کی طرف منتقل ہوتا ہے۔ بچہ مرکوز تدریس، بچوں کو سیکھنے کے اس عمل میں مرکزیت دیتی ہے جس کے وہ فعال شریک ہوتے ہیں۔ یہ حکمت عملی بچوں کو تدریسی سرگرمیوں میں انتخاب کا حق دینے پر مشتمل ہوتی ہے، جس میں استاد تعلیم میں مددگار کا کردار ادا کرتا ہے۔ بچہ مرکوز تدریس ان صلاحیتوں اور طریقوں پر زور دیتی ہے جو زندگی بھر طلبہ کو سیکھنے اور آزادانہ طور پر مسائل کے حل کے قابل بناتی ہے۔ بچہ مرکوز حکمتِ عملی، روایتی طریقے یعنی استاد مرکوز حکمتِ عملی سے مختلف اور متضاد ہے، جس میں اکیلا استاد اپنے طلبہ تک علم پہنچانے کا ذریعہ ہوتا ہے۔ استاد طلبہ کو ہدایت کرتا ہے کہ انھوں نے کیا کرنا ہے، کیا پڑھنا ہے یا سننا ہے وغیرہ۔ استاد مرکوز حکمت عملی میں مجموعی طور پر استاد کا لب ولہجہ آمرانہ ہوتا ہے اور طلبہ اپنے خیالات کا یا تو بالکل اظہار نہیں کرسکتے یا بہت کم اظہار کرسکتے ہیں۔ وہ اپنے مخصوص انتخاب یا ترجیحات کے تحت تعلیم کے عمل میں شریک نہیں ہوسکتے۔

بچہ مرکوز تدریس، طلبہ کی دلچسپیوں کو سب سے اوپر رکھتی ہے۔ بچہ مرکوز تدریسی ماحول میں طلبہ یہ منتخب کرتے ہیں کہ وہ کیا پڑھیں گے، ان کے سیکھنے کی رفتار کیا ہوگی، اور وہ اپنے تعلم کی جانچ کس طرح کریں گے۔ یہ روایتی تعلیم کے برعکس ہے، جسے استاد مرکوز تدریس بھی کہتے ہیں۔ روایتی طریقے میں استاد فعال کردار ادا کرتا ہے جب کہ طلبہ کا کردار غیر فعال، اثر قبول کرنے والا ہوتا ہے۔ ایک استاد مرکوز کمرہ جماعت میں استاد منتخب کرتا ہے کہ طلبہ کیا پڑھیں گے، طلبہ کیسے پڑھیں گے اور طلبہ کی جانچ کس طرح ہوگی۔ بچہ مرکوز تدریس کی اصطلاح مختلف قسم کے تعلیمی پروگراموں، تدریسی تجربات، تدریسی نقطہ ہائے نظر اور تعلیمی امداد کی ان حکمت عملیوں سے بھی منسوب ہے جن کا حصول واضح تعلیمی ضروریات، دلچسپیوں، خواہشات یا انفرادی طور پر طلبہ یا طلبات کے گروہوں کے ثقافتی پس منظر کو مدنظر رکھتے ہوئے ممکن ہے۔ اس مقصد کو پورا کرنے کے لیے اسکول، اساتذہ، رہ نما کونسلر اور دوسرے تعلیمی ماہرین، مختلف اقسام کے طریقے استعمال کرتے ہیں۔ کمرہ جماعت میں تفویض کردہ ان کاموں اور تدریسی حکمت عملیوں کو مکمل طور پر نئی صورت دے دی جاتی ہے، جن کے ذریعے طلبہ کی گروہ بندی کی جاتی ہے اور انھیں اسکول میں پڑھایا جاتا ہے۔

تدریس سے متعلق نظریات، جیسے بلوم ٹیکسانومی (۱۹۵۴)، کولب کی تجرباتی تدریس (۱۹۸۴)، جن کی بنیاد جان ڈیوی، کرٹ لیوں اور جان پیاجے کے تعلم کے نظریات اور تدریس کے لیے لچک دار نقطہ نظر سے واضح ہوتا ہے کہ تدریس میں استاد سے بچہ مرکوز تدریس کی طرف سفر ایک مثالی منتقلی/تبدیلی ہے۔ یہ طلبہ کے حاصلاتِ تعلیم کے حصول کے لیے ایک ارادی کوشش ہے۔ مختلف سرگرمیوں کے ذریعے ایک سازگار ماحول کی تخلیق کے ذریعے، سرگرمی پر مبنی تدریس، جس میں طلبہ اور اساتذہ کے درمیان باہمی تعلق موجود ہو۔

بچہ مرکوز حکمتِ عملی کے کچھ فوائد یہ ہیں:-

- یہ بچے پر ایک فرد کے طور پر توجہ مرکوز کرتی ہے۔
- یہ اشیا کو بچے کے نقطہ نظر سے دیکھتی ہے۔

- یہ بچوں کو تجربات کے ذریعے سیکھنے کا موقع فراہم کرتی ہے۔
- بچہ اس طریقے سے خود عمل کر کے کے سیکھتا ہے۔
- بچوں کی بات سُننا یہ احساس پیدا کرتا ہے کہ اُن کے خیالات کی قدر کی جاتی ہے۔
- بچہ تدریسی سرگرمیوں کی منصوبہ بندی کرتے ہوئے ملکیت کا احساس پائے گا۔
- بچہ مختلف اقسام کی سرگرمیوں تک رسائی حاصل کرے گا۔
- بچے کی مجموعی نشوونما کو مدِ نظر رکھا جاتا ہے (کس طرح؟۔۔سرگرمیوں اور اشتراک پر مبنی تعلیم کے عمل میں بچے کی مختلف ضروریات جیسے ذہنی، جذباتی، نفسیاتی اور معاشرتی ضروریات پوری ہوں گی۔)
- یہ بچوں کو فیصلہ کرنے اور مسائل حل کرنے کے قابل بناتی ہے۔(مسائل حل کرنے اور فیصلہ سازی کی مہارتیں)
- یہ حکمت عملی بچے کو اعتماد اور آزادی سے نشوونما کا موقع دیتی ہے۔
- یہ عزتِ نفس کا باعث بنتی ہے اور اس طرح بچے میں اعتماد اور اطمینان پیدا ہوتا ہے۔
- بچہ اپنے بارے میں اور اپنے اردگرد کی دنیا کے بارے میں جاننا شروع کر دیتا ہے۔
- تعلیم بچوں کے لیے اس وقت دل چسپ بنتی ہے جب ان کے لیے لچک کا مظاہرہ کیا جاتا ہے، مل جل کر سلیقہ مندی اور تخلیقی صلاحیت کے ساتھ حصہ لینے کی حوصلہ افزائی کی جاتی ہے۔

ورک شیٹ 6.1

ہدایت: ہینڈ آؤٹ 6.2 پڑھیں اور ورک شیٹ مکمل کریں۔

سوال ۱: بچہ مرکوز حکمت عملی کی نمایاں خصوصیات کون سی ہیں؟

۱۔ ____________________

۲۔ ____________________

۳۔ ____________________

۴۔ ____________________

سوال ۲: بچہ مرکوز حکمت عملی میں استاد کا کیا کردار ہوتا ہے؟

۱۔ ____________________

۲۔ ____________________

۳۔ ____________________

۴۔ ____________________

سوال ۳: بچہ مرکوز حکمت عملی کیوں اہم ہے؟

۱۔ ____________________

۲۔ ____________________

۳۔ ____________________

۴۔ ____________________

ساتواں سیشن
بچہ مرکوز حکمت عملی کی حمایت کرنے والے نظریات

وقت: ۵۰ منٹ

مقاصد: اس سیشن کے اختتام پر طلبہ اس قابل ہوجائیں گے کہ:

- ❖ نظریہ تعلیم اور تدریسی طریقے کے درمیان فرق کرسکیں۔
- ❖ بچہ مرکوز تعلیم پر مرکوز تعلیمی نظریات پر بحث کرسکیں۔

مواد: تختہ تحریر، چارٹ، مارکر، ہینڈ آؤٹ

سرگرمی 7.1: ذہنی تحریک

وقت: ۱۵ منٹ

- ❖ 'نظریہ تعلیم' اور 'تدریسی طریقہ' کی اصطلاحیں تختہ تحریر پر لکھیں۔
- ❖ شرکاء سے پوچھیں: ان دونوں اصطلاحات میں کیا فرق ہے؟
- ❖ شرکاء سے جوابات لیں اور انھیں تختہ تحریر پر لکھیں۔
- ❖ اپنی رائے پر مباحث کو مکمل کریں۔

رائے: ان دونوں میں فرق یہ ہے کہ 'نظریہ تعلیم' یہ تجویز کرتا ہے کہ علم کیسے حاصل کیا جاتا ہے، علم پر کیسے عمل کیا جاتا ہے اور علم کو کیسے یاد رکھا جاتا ہے۔ جب کہ تدریسی طریقے، تعلیم کے نظریات پر مبنی سرگرمیوں کا مجموعہ ہیں جن کا مقصد علم کو طلبہ تک منتقل کرنا ہوتا ہے۔ تدریسی طریقوں کا ہدف تعلم کے لیے تحریک، رہ نمائی، سمت اور حوصلہ افزائی فراہم کرنا ہے۔

سرگرمی 7.2: گروہی کام

وقت: ۳۵ منٹ

- ❖ شرکاء کے پانچ گروہ بنائیں اور انھیں ہینڈ آؤٹ 7.1 پڑھنے اور اس پر بات کرنے کا کہیں۔
- ❖ انھیں ہر نظریے پر درج ذیل نکات کو سامنے رکھتے ہوئے پریزینٹیشن بنانے کی ہدایت کریں۔
  - ❖ نظریے کی ساخت/قسم (تعریف اور اس کی وضع)
  - ❖ نظریے کے مطابق استاد کا کردار
  - ❖ بچہ مرکوز حکمت عملی کے حوالے سے نظریے کا استعمال
- ❖ انھیں گروہی کام مکمل کرنے کے لیے ۱۵ منٹ کا وقت دیں۔
- ❖ تین گروہوں کو پریزینٹیشن کے لیے بلائیں۔ (ہر گروہ کے لیے ۵ منٹ) باقی گروہوں سے کہیں کہ اضافی نکات بتائیں۔ (اگر ہوں تو)
- ❖ سرگرمی کا اختتام اہم نکات کی یاددہانی پر کریں۔

ہینڈآؤٹ 7.1: بچہ مرکوز حکمت عملی سے متعلق نظریاتِ تعلیم

اساتذہ نظریات تعلم کو کمرہ جماعت میں استعمال کرنے کے لیے مخصوص حکمت عملیاں اور طریقے تشکیل دے سکتے ہیں۔ سب سے پہلے اساتذہ کو تدریس و تعلّم کے مختلف نظریات کو جاننا اور سمجھنا چاہیے تاکہ وہ تدریس اور کمرہ جماعت کے انتظام و انصرام سے متعلق مختلف النوع طریقے سیکھ سکیں۔ انھیں نظریات تعلم کی سمجھ بوجھ کی ضرورت بھی ہوتی ہے تاکہ وہ انھیں کمرہ جماعت میں استعمال کرنے کے لیے تیار ہو سکیں۔

تعلیم کے نظریات کا فہم اساتذہ کو طلبہ کی مختلف اقسام سے ربط کے قابل بناتا ہے۔ اساتذہ مختلف طلبہ تک رسائی کے لیے مختلف انداز اپنا سکتے ہیں جس کی بدولت وہ ایسی تدریس کے قابل ہو جائیں گے جو براہ راست طلبہ کی ضروریات اور اہلیتوں پر توجہ مرکوز کرتی ہے۔

نظریات	اساتذہ کے لیے رہ نمائی
عملیت پسندی Pragmatism جان ڈیوی (۱۹۵۲۔۱۸۵۲) ❖ طلبہ خود کام کر کے سیکھتے ہیں۔ ❖ تعلیم طلبہ کے لیے ہونی چاہیے، نہ کہ مضامین کے لیے۔ ❖ ایک فعال ذہن والے فرد کو مشاہدے، مسائل کے حل اور تحقیق کے ذریعے تعلیم دی جا سکتی ہے۔ ❖ تدریسی مواد (درسی کتابیں، ماڈل وغیرہ) اس طریقے سے طلبہ کو دیا جانا چاہیے جو حوصلہ افزائی کرنے والا اور دلچسپ ہو کیونکہ یہ غور و فکر اور مسائل کے حل پر ابھارتا ہے۔ ❖ مواد طلبہ کے تجربات اور ماحول کے مطابق ہونا چاہیے۔	تدریس صرف لیکچر تک محدود نہیں ہونی چاہیے۔ سرگرمیاں سبقی منصوبے کا حصہ ہونی چاہئیں۔ طلبہ کو ایسے کام تفویض کیے جائیں جو جن میں سوچنے، تخلیق کرنے اور حل نکالنے کی ضرورت ہو۔ استاد کو اپنا سبق دلچسپ بنانا چاہیے۔ اس مقصد کے لیے وہ اپنے سبق میں ایسی نئی معلومات شامل کرے جو طلبہ کے سابقہ تجربات اور ان کے ماحول سے ہم آہنگ ہوں۔
علمیت Cognitivism جین پیاجے (۱۹۸۰۔۱۸۹۶) بچے چھوٹے سائنس دانوں کی طرح برتاؤ/عمل کرتے ہیں۔ وہ تعلیم کے عمل میں فعال کردار ادا کرتے ہیں۔	طلبہ کو اسکول کے اندر اور باہر تحقیق، اپنے ماحول میں موجود عوامل اور محرکات کا جائزہ لینے کے مواقع فراہم کیے جانے چاہئیں، جیسے: باغ میں پودوں، جانوروں اور پرندوں کا مشاہدہ کرنا وغیرہ

بچے تجربات کرتے ہیں، مشاہدات کرتے ہیں، اپنے ارگرد کی اشیا کو توڑ پھوڑ کر رکھ دیتے ہیں (جیسے: کھلونے، کل پرزے) اور ان چیزوں اور ان کے کام کرنے کے بارے میں جاننے کی کوش کرتے ہیں۔ اشیاء یا اپنے اردگرد کی ماحول سے تعامل کرتے ہوئے وہ مسلسل نیا علم حاصل کرتے ہیں جس کی بنیاد پہلے سے حاصل شدہ علم پر ہوتی ہے، اور پرانے نظریات کی مدد سے نئی معلومات اکٹھی کرتے ہیں۔	
محرک ردعمل نظریہ StimulusResponseTheory ایڈورڈ تھارن ڈائیک (۱۹۴۹۔۱۸۴۴) کسی کے کوئی علمی کام یا سرگرمی کامیابی سے سرانجام دینے کی اہلیت کا انحصار اس کے سابقہ مثبت تجربات سے منسلک ہوتا ہے کہ اسے ایسے کاموں کے عوض کوئی انعام یا شاباش ملی تھی یا نہیں؟	اساتذہ کو طلبہ کی کارکردگی پر حوصلہ افزائی کرنی چاہیے، چاہے وہ درست جوابات نہ دے سکیں۔ طلبہ کو ان کی کوششوں پر سراہنا چاہیے، چاہے کامیاب ہوں یا ناکام، درست ہوں یا غلط۔ ان کی غلط جوابات کی صورت میں میں راہنمائی کرنی چاہیے، لیکن دوسروں کے سامنے ان کی حوصلہ شکنی یا تضحیک نہیں کرنی چاہیے۔

آٹھواں سیشن

بچوں کی نفسیات اور جسمانی سزا کے اثرات

وقت: ۷۵ منٹ

مقاصد: اس سیشن کے اختتام پر شرکاء اس قابل ہو جائیں گے کہ:

- ❖ بچوں کی نفسیات اور اس کے اہم موضوعات بیان کر سکیں۔
- ❖ اساتذہ کے لیے بچوں کی نفسیات جاننے کی اہمیت واضح کریں۔
- ❖ بچوں کی شخصیت پر جسمانی سزا کے اثرات جان سکیں۔

مواد: چارٹ، مارکر، ہینڈ آؤٹ

سرگرمی 8.1: سوچیں، جوڑے بنائیں اور بتائیں۔

وقت: ۱۵ منٹ

- ❖ تختۂ تحریر پر 'بچوں کی نفسیات' کی اصطلاح لکھیں۔
- ❖ شرکاء سے کہیں کہ وہ دو منٹ تک بچوں کی نفسیات کے بارے میں سوچیں اور اپنے خیالات جوڑوں میں ایک دوسرے کو بتائیں۔
- ❖ شرکاء سے کچھ جوابات لیں اور انھیں تختۂ تحریر یا چارٹ پر لکھیں۔
- ❖ تختۂ تحریر پر اہم نکات کا نقشہ بنا کر سرگرمی ختم کریں۔

سرگرمی 8.2: گروہی کام اور گیلری واک

وقت: ۲۵ منٹ

- ❖ شرکاء کو چار گروپوں میں تقسیم کریں۔
- ❖ انھیں ہینڈ آؤٹ 8.1 پڑھنے اور اس پر بات چیت کرنے کا کہیں۔
- ❖ ہینڈ آؤٹ 8.1 کے اہم نکات پر پریزنٹیشن تیار کرنے میں ان کی مدد کریں۔
- ❖ گروہی کام کی نگرانی کریں اور اس حوالے سے شرکاء کی مدد کریں۔
- ❖ تکمیل کے بعد گروپوں سے اپنے اپنے چارٹ دیوار پر لگانے کا اور گیلری واک کرنے کا کہیں۔
- ❖ شرکاء کو سوالات اور جوابات کا موقع دیں۔

سرگرمی 8.3: گروہی بحث

وقت: ۲۵ منٹ

- ❖ شرکاء سے ہینڈ آؤٹ 8.2 پر جوڑوں میں بات چیت کرنے کا کہیں۔

- انھیں جسمانی و غیر جسمانی سزا اور اس کے طلبہ پر اثرات کے حوالے سے وہ نکات تحریر کرنے کا کہیں جو ان کے لیے نئے ہیں۔
- تختۂ تحریر پر دو کالم بنائیں۔(ا: سزاؤں کی اقسام اور ۲: ان سزاؤں کے متبادل)

سزا کی اقسام	متبادل لائحہ عمل
جسمانی سزا	
غیر جسمانی سزا	

- انھیں پوچھیں کہ مختلف اقسام کی سزاؤں کے متبادل کیا ہیں؟
- ان کے جوابات اور متعلقہ کام میں لکھیں۔
- جسمانی سزا کے کچھ اہم متبادل اقدامات کی یاد دہانی پر سرگرمی مکمل کریں۔

اختتام/اعادہ

وقت: ۵ منٹ

- درج ذیل نکات پر زور دیتے ہوئے سیشن مکمل کریں:
  - بچوں کی نفسیات بچوں کے ذہن اور رویے پر اہم معلومات فراہم کرتی ہے، جو ان کی جسمانی، ذہنی، جذباتی اور معاشرتی نشوونما سے تعلق رکھتی ہیں۔
  - بچوں کی نفسیات کے اہم موضوعات: ثقافتی، معاشرتی اور سماجی و اقتصادی ہیں۔
  - بچوں کی نفسیات کا علم استاد کو بچوں کی مجموعی نشوونما کو سمجھنے اور طرز عمل اور تعلیمی مسائل کا کھوج لگانے میں مدد دیتا ہے۔
  - جسمانی سزا کے طلبہ کی شخصیت پر منفی اثرات پڑتے ہیں جن کا ان کی پوری زندگی پر گہرا اثر مرتب ہوتا ہے۔

سوچ بچار:

وقت: ۵ منٹ

- شرکاء سے کہیں:

ہم اس سیشن سے سیکھے گئے نکات کو اسکول کی سطح پر کیسے استعمال کر سکتے ہیں؟

ہینڈ آؤٹ 8.1: بچوں کی نفسیات کو سمجھنا

بچوں کی نفسیات، نفسیات کی بہت سی اقسام میں سے ایک قسم ہے۔ یہ قسم پیدائش سے قبل سے لے کر بلوغت تک بچوں کے ذہن اور رویوں پر توجہ دیتی ہے۔ بچوں کی نفسیات نہ صرف بچوں کے جسمانی طور پر بڑھنے کے بارے میں بتاتی ہے بلکہ ان کی ذہنی، جذباتی اور معاشرتی نشوونما کے بارے میں بھی رہ نمائی فراہم کرتی ہے۔

بچوں کی نفسیات کے اہم موضوعات

بچوں کی نفسیات کے تجزیے کے سلسلے میں ہمیں تین اہم موضوعات پر غور کرنے کی ضرورت ہے۔

ا۔ ثقافتی تناظر:

وہ ثقافت جس میں بچہ رہتا ہے وہ اسے اقدار، رسوم، مشترکہ مفروضے اور زندہ رہنے کے انداز اپنانے پر اثرانداز ہوتی ہے جو اس کی ساری زندگی کی نشوونما پر اثر انداز ہوتے ہیں۔ ثقافت اس حوالے سے اہم کردار ادا کرتی ہے کہ بچے کس طرح اپنے والدین، حاصل کردہ تعلیم اور فراہم کردہ دیکھ بھال سے اثر قبول کرتے ہیں۔

۲۔ معاشرتی تناظر:

اپنے ساتھیوں اور اپنے سے بڑوں کے ساتھ تعلق کا اس بات پر اثر ہوتا ہے کہ بچے کیسے سوچتے، سیکھتے اور بڑھتے ہیں۔

۳۔ سماجی اقتصادی تناظر:

معاشرتی مرتبہ بچے کی نشوونما میں اہم کردار ادا کرتا ہے۔ معاشرتی و اقتصادی مرتبے کی بنیاد بہت سے عوامل پر ہے۔ جیسے: لوگوں کی تعلیم کتنی ہے، وہ کتنی دولت کماتے ہیں، ملازمت کونسا کر رہے ہیں اور وہ کہاں رہتے ہیں۔

جو بچے اعلیٰ سماجی اقتصادی گھرانوں میں پلتے پھولتے ہیں، ان میں مواقع تک بہتر رسائی کا رجحان ہوتا ہے۔ جبکہ کم تر سماجی اقتصادی گھرانوں سے تعلق رکھنے والوں کی صحت کی دیکھ بھال، بہتر غذا اور تعلیم جیسی چیزوں تک کم رسائی ہوتی ہے۔ ایسے عوامل کا بچہ کی نفسیات پر گہرا اثر ہوسکتا ہے۔

بچوں کی نفسیات اور تعلیم:

"تعلیمی نفسیات کے ماہرین کا مقصد یہ سمجھنا ہوتا ہے کہ بچے کیسے سیکھتے ہیں تاکہ تعلم کے نتائج کو بہتر بنانے کے طریقے تلاش کیے جا سکیں۔" (جیسیکا لیوپٹن) وہ بچوں اور نوجوانوں کے ساتھ مل کر ان کی صلاحیتوں اور کمزوریوں کی نشان دہی کے لیے کام کرتے ہیں، انھیں اپنے موجودہ وسائل کو سمجھنے اور انھیں استعمال کرنے میں مدد دیتے ہیں اور مشکل حالات پر قابو پانے اور کارکردگی کو بہتر بناتے کے لیے منصوبہ بندی کرتے ہیں۔

اس کا دائرہ اکثر کمرہ جماعت سے باہر زندگی کے روزمرہ پہلوؤں تک پھیل جاتا ہے، جیسے: تناؤ پر قابو پانا، لچک پیدا کرنا اور خود اعتمادی۔ صرف ذہانت ہی تعلیم کے نتائج کو متاثر نہیں کرتی۔ جذباتی مسائل، رویے، ترغیب، ضبطِ نفس، چال چلن اور خوداعتمادی سب تعلیم میں مددگار ثابت ہوتے ہیں۔

بچوں کی نفسیات کے تناظر میں بچہ مرکوز حکمت عملی کی اہمیت:

"ایک اچھا استاد امید دلاتا ہے، تخیل کو مہمیز کرتا ہے، تعلیم کی محبت ذہن نشین کراتا ہے۔" (بریڈ ہنری۔ امریکی سیاست دان)

ایک استاد کے لیے بچہ مرکوز طریقوں کو استعمال کرنا اہم ہے کیوں کہ یہ طلبہ کی نفسیاتی نشوونما میں مددگار ثابت ہوتے ہیں۔ ایک اچھے استاد سے کامیاب استاد بننے کے لیے بچوں کی نفسیات کو سمجھنا ضروری ہے۔ ہر بچہ منفرد ہوتا ہے اور اسے چیزوں سے متعلق سیکھنے کے لیے ایک مختلف طریقے کی ضرورت ہوتی ہے۔ بچوں کے مقیاس ذہانت مختلف ہوتے ہیں، اور ایک استاد سب بچوں کو سکھانے کے لیے ایک جیسے طریقے استعمال نہیں کر سکتا۔ اس لیے سرگرمی پر مبنی تدریس اس کے لیے مفید ہے۔ بچوں کی نفسیات جو بنیادی طور پر بچوں کی ذہنی دیکھ بھال اور حالتوں سے بحث کرتی ہے اور بچہ مرکوز حکمت عملیاں بھی ایسا ہی کرتی ہیں۔

بچوں کی نفسیات کا سمجھنا:

بچے کی صلاحیتوں کی بہتر تفہیم انھیں درست سمت عطا کرنے کے لیے اساتذہ کا بچوں کی نفسیات کو جاننا ضروری ہے تاکہ وہ بچے کی صلاحیتوں کو سمجھ کر ان کو درست سمت میں پروان چڑھائیں۔ بچے کا کیا گیا ہر کام اس کے موجودہ احساسات اور خیالات کا مظہر ہے۔ بطور اساتذہ اگر ہم مناسب طور پر انھیں سمجھیں، ان کا ادراک کریں اور ان پر ردعمل کا اظہار کریں، تو ہم بچوں کو اچھے انسان بنانے میں بہت کامیاب رہیں گے۔

بچوں کی نفسیات نہ صرف ان منفرد طریقوں کی تشکیل میں مددگار ہوتی ہے جو ہر بچے کے لیے استعمال ہو سکتے ہیں بلکہ ان بچوں پر خصوصی توجہ دیتی ہے جن میں تعلیم کے حوالے سے کوئی کمی پائی جاتی ہے۔ جیسے: ؛ اوغیرہ۔ بچوں کی نفسیات کا مطالعہ اساتذہ کو بچوں کی ذہنی نشوونما میں تاخیر کی بنیادی وجہ یا کچھ (Autism)، آٹزم (Attention Deficit Hyperactivity Disorder) اے ڈی ایچ ڈی بچوں میں سیکھنے کے عمل میں پیش آنے والی مشکلات کی پہچان میں مددگار ثابت ہوتا ہے۔

بچوں کی نفسیات کا جاننا بچوں کی نشوونما کو سمجھنے میں مدد دیتا ہے۔ بچوں کی نشوونما کے مختلف زاویے ہیں، جیسے: جسمانی، نفسیاتی، جذباتی، علمی، اخلاقی اور سماجی جذباتی نشوونما۔

جسمانی نشوونما بچوں کے وزن اور قد میں بڑھوتری سے تعلق رکھتی ہے، اس کے ساتھ ساتھ جسمانی اعضا کی ان محرک مہارتوں سے بھی جو اسکول جانے سے قبل بچے اپنی نشوونما کے ابتدائی مرحلے میں حاصل کرتے ہیں۔

علمی نشوونما علم، صلاحیتوں، مسائل کو حل کرنے اور رجحانات کو جذب کرنے کی صلاحیت سے متعلق ہے۔ اس قسم میں زبان، مباحثہ اور یادداشت بھی شامل ہیں۔ مقیاسِ ذہانت ہر بچے کا مختلف ہوتا ہے، اور ان کی استدلال کی صلاحیت اور بچوں کے فکر کے عمل سے معلوم کیا جا سکتا ہے۔

سماجی جذباتی نشوونما اکثر بچوں کی اپنے ساتھیوں، دیکھ بھال کرنے والوں اور خاندان یا ارد گرد کے دیگر بڑے افراد کے ساتھ گھل مل جانے کی صلاحیت سے تعلق رکھتی ہے۔

نشوونما کے یہ تمام زاویے یا شعبے ایک دوسرے سے تعلق رکھتے ہیں اور بچے کی مجموعی نشوونما ان سب دائروں میں بہتری سے منسلک ہے۔

اگر سماجی جذباتی نشوونما میں کمی رہ جائے تو بچے کی نشوونما کے دیگر دونوں عوامل پر اس کا براہِ راست اثر ہو گا۔

بنیادی طور پر اس کی وجہ یہ ہے کہ سماجی جذباتی نشوونما میں احساسات جیسا کہ خوف، اعتماد، بچے کا اپنے اساتذہ یا دوستوں سے منسلک ہونا وغیرہ شامل ہیں۔ ایک بچے کا مکمل جائزہ استاد کو مختلف خیالات بچے تک بہتر طریقے سے پہنچانے میں مددگار ثابت ہوتا ہے۔ سرگرمی پر مبنی تدریس اور بچہ مرکوز تکنیکیں اوپر دیے گئے طلبہ کے نشوونما کے تمام عوامل میں مدد دیتی ہیں۔

بچہ مرکوز طریقوں طلبہ کو کمرہ جماعت میں فعال طور پر شمولیت کے قابل بناتی ہیں، جو طلبہ کی تخلیقی، علمی، اشتراک پر مبنی، مسائل کو حل کرنے کی صلاحیتیں کو پروان چڑھاتی، ان کی تنقیدی سوچ کو ترقی دیتی اور ان کے اعتماد کو فروغ دیتی ہیں۔ جب استاد طلبہ کو جماعت کی سرگرمیوں میں شامل کرتا ہے تو یہ ان کی جسمانی، ذہنی، سماجی اور نفسیاتی نشوونما کے لیے ضروری ہوتا ہے۔ بچوں کی نفسیات یہ کہتی ہے کہ بچے چیزوں کو جاننے کا تجسس رکھتے ہیں اور گہرائی میں اترنا چاہتے ہیں، وہ اپنے ہاتھوں سے کام کرنا چاہتے ہیں۔ ہم روزمرہ زندگی میں مشاہدہ کرتے ہیں کہ بچے اپنے ہاتھوں سے کھانے یا پینے کی کوشش کرتے ہیں۔ اس لیے ان تمام پیدائشی، نفسیاتی عوامل کو ذہن میں رکھتے ہوئے، اساتذہ کو اپنی تدریس کو اس طرز پر ڈھالنا چاہیے جس کے ذریعے وہ 'خود کر کے سیکھنے' کی تکنیک کو اپنا سکیں۔ اس تکنیک میں طلبہ کو حصہ لینے، عمل کرنے، مشاہدہ کرنے، سوچنے اور دیا گیا کام کرنے کا موقع ملتا ہے۔

ہینڈ آؤٹ 8.2: جسمانی سزا اور اس کے طلبہ کے تعلم پر اثرات

جسمانی سزا کی تعریف (جسمانی اور غیر جسمانی)

سزا کی اقسام	
سزا کی جسمانی اقسام	**سزا کی غیر جسمانی اقسام**
مکہ مارنا	ذہنی اذیت یا کسی اور قسم کی غیر جسمانی سزا کی اقسام جو ظالمانہ اور ذلت آمیز ہیں۔
تھپڑ مارنا	**ذلیل کرنا** (طلبہ کے احساسات، خیالات، جسمانی خصوصیات یا استعداد کو بے قدر کرنا یا ان کی اہمیت کم کرنا۔ جیسے: کسی طالب علم کو گونگا، بے وقوف، احمق، بونا، موٹا یا دبلا کہنا۔
کولہوں پر مارنا (ہاتھ، چھڑی، بیلٹ یا جوتے وغیرہ سے)	**بے عزت کرنا** (کسی کو کمتر، بے شرم، کمینہ، گندا قرار دینا)
لات مارنا	**بدنام کرنا** (توہین آمیز طریقے سے تنقید کرنا، عیب لگانا، دقیانوسی تصورات)
جھنجھوڑنا	**قربانی کا بکرا بنانا** (جب استاد اپنی تدریسی نااہلیت یا ناکامی کی ذمہ داری طلبہ کی سیکھنے کی ناقابلیت پر ڈال دے)
بچے کو دھکا دینا	**دھمکانا یا ڈرانا** (مثلاً: میں تمھاری ٹانگیں توڑ دوں گا، میں تمھیں الٹا لٹکا دوں گا۔ وغیرہ
نوچنا	
چٹکی لینا	
بال کھینچنا	
سر کے اطراف میں مارنا	
بچے کو تکلیف دہ حالت میں کھڑا رہنے پر مجبور کرنا	

عموماً لوگ یہ خیال کرتے ہیں کہ جسمانی سزا میں صرف بدن سے متعلق سزا ہی شامل ہے۔ اس میں ذہنی اور جذباتی تکلیف بھی شامل ہے۔ جیسے: بے عزتی

خیبر پختونخوا چائلڈ پروٹیکشن اینڈ ویلفیئر ایکٹ ۲۰۱۰ء کے مطابق: ''جسمانی سزا کا مطلب نظم و ضبط قائم رکھنے کے لیے جسمانی طاقت کا بہت زیادہ استعمال جس سے درد یا تکلیف ہو یا نفسیاتی ایذا ہو، تاکہ اصلاح کی جائے، بچوں کے طرزِ عمل کو بدلا جا سکے یا اسے تعلیم حاصل کرنے پر مجبور کیا جا سکے۔'' جس کے نتیجے میں یہ خدشہ ہو کہ بچہ زخمی ہو جائے، اسے نفسیاتی نقصان ہو، یا اس کی نشوونما پر منفی اثر مرتب ہو۔

سزا اور طلبہ کی تعلیم پر اس کا اثر

جسمانی سزا جسمانی، نفسیاتی اور تعلیمی حوالے سے منفی نتائج کا سبب بنتی ہے — جس میں بڑھتا ہوا جارحانہ اور مہلک رویہ، کمرہ جماعت میں بڑھتا ہوا انتشاری رویہ، توڑ پھوڑ، اسکول میں بری کارکردگی، کم توجہ، اسکول چھوڑنے کی زیادہ شرح، اسکول سے اجتناب اور اسکول فوبیا، اعتماد کی کمی، خوف کا پیدا ہونا، جسمانی درد کا ہونا، کسی عضو یا صلاحیت کا ضائع ہو جانا یا معذوری وغیرہ شامل ہیں۔

سزا، بالخصوص جسمانی سزا اسکول اور اسکول انتظامیہ کے لیے تشویش کا مقام ہے کیوں کہ اس کا تعلیمی کارکردگی پر منفی اثر پایا گیا ہے۔

- سزا بچوں میں خوف پیدا کرتی ہے، بالخصوص تدریسی و تعلیمی عمل کے دوران
- خوف کے زیر اثر دی جانے والی جسمانی سزا طالب علم کی تعلیم کے لیے ترغیب میں بگاڑ پیدا کرتی ہے۔
- وہ طلبہ جن سے جسمانی یا جذباتی حوالے سے زیادتی کی کی جاتی ہے، ان میں بے چینی پیدا ہوتی ہے جو توجہ کی کمی اور ناقص سیکھنے میں کمی کا باعث بنتے ہیں۔
- یہ اساتذہ اور لوگوں کے لیے منفی احساسات اور رویے پیدا کرتی ہے۔
- جسمانی سزا تخلیقی صلاحیت کو ختم کر دیتی ہے، معاشرے میں تشدد اور جارحیت کو فروغ دیتی ہے۔
- یہ بچے کی جذباتی، ذہنی نشوونما اور اسکول کی کارکردگی کو متاثر کرتی ہے۔
- تحقیق نے یہ ثابت کیا ہے کہ جسمانی سزا طلبہ میں بہت سے منفی سماجی نتائج پیدا کرتی ہے۔ جیسے: جارحیت، اسکول میں انتشاری رویہ، ساتھیوں کی طرف سے کم پذیرائی، جرم اور کوتاہی۔ اساتذہ یا والدین کی طرف سے دی جانے والی جسمانی سزا سے بچوں کی علمی و عقلی نشوونما بھی بری طرح متاثر ہوتی ہے۔

جسمانی سزا کے علاوہ بہت سے اساتذہ بری کارکردگی دکھانے والے یا جماعت کے نظم و ضبط کی خلاف ورزی کرنے والے طلبہ کو سزا دینے کے لیے انھیں بے عزت یا شرمسار کرنے کے طریقے استعمال کرتے ہیں۔ اپنے ساتھیوں یا ہم جماعتوں کی موجودگی میں طلباء کو رسوا کرنا بچوں کی شخصیت کی نشوونما پر طویل المیعاد منفی اثرات ڈالتا ہے۔ وہ بد دل ہو جاتے ہیں اور کبھی کبھار وہ اس طرح کی بد زبانی کو نظر انداز کرنا شروع کر دیتے ہیں اور اپنی کارکردگی کو بہتر بنانے کی بجائے وہ ڈھیٹ بن جاتے ہیں اور گستاخی کا رویہ اختیار کر لیتے ہیں۔ اساتذہ کو متبادل مثبت طریقے استعمال کی ضرورت ہے جیسے: مشاورت، انفرادی توجہ اور حوصلہ افزائی وغیرہ۔

نواں سیشن
بچہ مرکوز تدریس اور اس کے مضمرات

وقت:۷۵ منٹ

مقاصد: اس سیشن کے اختتام پر شرکا اس قابل ہو جائیں گے کہ:

- ❖ بچہ مرکوز اور استاد مرکوز حکمت عملیوں کے درمیان موازنہ کر سکیں۔
- ❖ استاد مرکوز اور بچہ مرکوز حکمت عملیوں کے فوائد اور نقصانات بیان کر سکیں۔
- ❖ بچہ مرکوز حکمت تدریس کمرہ جماعت میں استعمال کر سکیں۔

مواد: چارٹ، مارکر، ٹیپ، ہینڈ آؤٹ

سرگرمی 9.1: مباحثہ

وقت: ۲۰ منٹ

شرکاء سے دو قطاروں میں ایک دوسرے کے آمنے سامنے درج ذیل ترتیب سے کھڑا ہونے کا کہیں:

پہلی قطار: استاد مرکوز حکمت عملی کی حمایت کرنے والے

دوسری قطار: بچہ مرکوز حکمت عملی کی حمایت کرنے والے

- ❖ انھیں کہیں کہ اپنی حکمت عملی کے حق میں عقلی دلائل پیش کرتے ہوئے اپنی رائے کو درست ثابت کریں۔
- ❖ بغیر کسی ترتیب کے دونوں گروپوں سے رد عمل حاصل کریں۔
- ❖ سرگرمی کا اختتام بچہ مرکوز تدریس کے اہم نکات پر زور دیتے ہوئے کریں۔

سرگرمی 9.2: گروہی کام

وقت: ۳۰ منٹ

- ❖ شرکاء کو ۴ گروپوں میں تقسیم کریں۔
- ❖ تمام گروپوں میں ہینڈ آؤٹ 9.1 تقسیم کریں اور انھیں اسے پڑھنے اور اس پر بات چیت کرنے کا کہیں۔
- ❖ ہر گروپ کو چارٹ اور مارکر دیں۔
- ❖ انھیں بتائیں کہ گروپ ۱ کا مقابلہ گروپ ۲ سے جب کہ گروپ ۳ کا مقابلہ گروپ ۴ سے ہو گا۔
- ❖ انھیں بتائیں کہ گروپ ۱ استاد مرکوز حکمت عملی کے فوائد پر کام کرے گا جب کہ گروپ ۲ استاد مرکوز حکمت عملی کے نقصانات پر کام کرے گا۔ اسی طرح گروپ ۳ بچہ مرکوز حکمت عملی کے فوائد پر کام کرے گا جب کہ گروپ ۴ بچہ مرکوز حکمت عملی کے نقصانات پر کام کرے گا۔
- ❖ آخر میں گیلری واک کے لیے چارٹ آویزاں کیے جائیں گے۔
- ❖ شرکاء سے گیلری واک کا کہیں۔

- سرگرمی کی تکمیل درج ذیل اختتامی تبصرے پر کریں:
- استاد مرکوز حکمت عملی کا مرکزی نکتہ یہ ہوتا کہ استاد مواد کو کیسے پیش کرتا ہے جب کہ بچہ مرکوز حکمت عملی اس بات پر توجہ مرکوز کرتی ہے کہ بچہ کیسے سیکھتا ہے۔

سرگرمی 9.3: کردار کاری

وقت: ۱۵ منٹ

- شرکاء دو گروہوں میں تقسیم کریں۔
- انھیں ہینڈ آؤٹ 9.2 پڑھنے اور اس پر بات چیت کرنے کا کہیں۔
- انھیں کہیں کہ ہر گروپ کردار کاری کے ذریعے ایک حکمت عملی کی وضاحت کرے گا۔
- گروپ ا سے استاد مرکوز حکمت عملی، جب کہ گروپ ۲ سے بچہ مرکوز حکمت عملی پر کردار کاری کا کہیں۔
- ان کی کاوشوں کو سراہیں اور اگر ضرورت ہو تو اپنی رائے دیں۔
- سرگرمی کی تکمیل دونوں حکمت عملیوں کے اہم نکات کی یاد دہانی پر کریں۔

اختتام/اعادہ:

وقت: ۵ منٹ

- سیشن کا اختتام درج ذیل نکات اجاگر کرتے ہوئے کریں:
  - دونوں حکمت عملیوں کے فوائد اور نقصانات ہیں۔
  - بچہ مرکوز حکمت عملی زیادہ موثر ہے بالخصوص باہمی تعاون اور بات چیت کی مہارتیں سکھانے کے لیے۔
  - استاد مرکوز حکمت عملی کو تدریسی کام کی رفتار اور وقت کا لحاظ رکھنے کے لیے کبھی کبھی استعمال کرنا چاہیے۔

سوچ بچار:

وقت: ۵ منٹ

- شرکاء سے پوچھیں:

  ہم کمرہ جماعت میں بچہ مرکوز تدریس کیسے استعمال کر سکتے ہیں؟

ہینڈ آؤٹ 9.1: استاد مرکوز حکمت عملی (ٹی سی اے) اور بچہ مرکوز حکمت عملی (سی سی اے) کے فوائد اور نقصانات

استاد مرکوز حکمت عملی

استاد مرکوز حکمت عملی کے فوائد:

- کمرہ جماعت میں نظم و ضبط۔ طلبہ خاموش ہوتے ہیں کیوں کہ استاد کے پاس کمرہ جماعت اور سرگرمیوں کا مکمل اختیار ہوتا ہے۔
- مکمل اختیار کے باعث استاد کا یہ خدشہ کم ہو جاتا ہے کہ طلبہ سے اہم تدریسی نکات یا مواد چھوٹ جائے۔
- جب استاد طلبہ کے ایک گروہ کو تعلیم دینے کی مکمل ذمہ داری اٹھاتا ہے تو پوری جماعت تحقیق، منصوبہ بندی اور تیاری کے لیے ایک نکتے پر مرکوز حکمت عملی سے فائدہ اٹھاتی ہے۔
- اساتذہ جماعت کی سرگرمیوں کے نگران کے طور پر پرسکون اور پراعتماد ہوتے ہیں۔
- طلبہ کو ہمیشہ معلوم ہوتا ہے کہ انھوں نے اپنی توجہ کہاں مرکوز کرنی ہے — استاد پر

استاد مرکوز حکمت عملی کے نقصانات:

- یہ طریقہ اس وقت بہتر ہوتا ہے جب استاد اپنے سبق کو دلچسپ بنا سکتا ہو؛ اس کی غیر موجودگی میں، طلبہ اکتا جاتے ہیں، اس کے ذہن بھٹک جاتے ہیں اور وہ اہم معلومات سے محروم ہو سکتے ہیں۔
- بچے اکیلے کام کرتے ہیں، جس کی وجہ سے وہ دریافت کے عمل کو اپنے ساتھیوں کے ساتھ مل کر مکمل کرنے کے ممکنہ مواقع سے محروم ہو جاتے ہیں۔
- اشتراک، جو اسکول اور زندگی کی ایک اہم مہارت ہے، کی حوصلہ شکنی ہوتی ہے۔
- طلبہ کے پاس گفتگو اور تنقیدی سوچ کی مہارتوں کو پروان چڑھانے کے کم مواقع ہوتے ہیں۔

استاد مرکوز حکمت عملی

بچہ مرکز حکمت عملی کے فوائد:

- تدریس و تعلم کا عمل استاد اور طلبہ اور خود طلبہ کے اپنے درمیان بھی ایک مشترک تجربہ بن جاتا ہے۔
- طلبہ میں اشتراک اور گفتگو کی مہارتیں پروان چڑھتی ہیں۔
- طلبہ اس تعلم میں زیادہ دلچسپی لیتے ہیں جس میں وہ ایک دوسرے سے بات چیت کر سکیں اور اپنی تعلیم میں مؤثر طریقے سے حصہ لے سکیں۔
- جماعت کے ارکان آزادانہ طور پر کام کرنا اور تعلم کے عمل کے حصے کے طور پر ایک دوسرے سے بات چیت کرنا سیکھتے ہیں۔ یہ انھیں ٹیم ورک اور ٹیم اسپرٹ سکھاتا ہے۔

- طلبہ کی تعلیمی اور نفسیاتی صلاحیتیں پروان چڑھتی ہیں کیوں کہ استاد کے آمرانہ رویے کے باعث انھیں نہ ڈانٹا جاتا ہے، نہ خوف زدہ کیا جاتا ہے اور نہ ہی دبایا جاتا ہے۔ بلکہ انھیں اپنے خیالات کے اظہار کا موقع دیا جاتا ہے، نئے خیالات اور مسائل کے حل کو زیرِ بحث لانے کی حوصلہ افزائی کی جاتی ہے۔

بچہ مرکوز حکمت عملی کے نقصانات:

- بچوں کو آزادی سے بات چیت کا موقع دیا جائے تو کمرہ جماعت میں شور اور افراتفری ہوتی ہے۔
- کمرہ جماعت کا انتظام و انصرام استاد کے لیے ایک مسئلہ بن جاتا ہے، جس سے تدریسی سرگرمیوں میں کمی کا امکان ہوتا ہے۔
- لیکچر پر کم توجہ ہونے کے باعث یہ تشویش بھی ہوتی ہے کہ طلبہ سے اہم معلومات چھوٹ جائیں۔
- اگرچہ اشتراک کو فائدہ مند سمجھا جاتا ہے لیکن یہ حکمت عملی ان طلبہ کے لیے مثالی نہیں ہو سکتی جو اکیلے کام کرنے کو ترجیح دیتے ہیں۔

ہینڈآؤٹ 9.2: استاد مرکوز حکمت عملی (ٹی سی اے) اور بچہ مرکوز حکمت عملی (سی سی اے) کا موازنہ

استاد مرکوز حکمت عملی	بچہ مرکوز حکمت عملی
توجہ کا مرکز استاد ہے	استاد اور طلبہ دونوں پر توجہ مرکوز کی جاتی ہے
زبان کی شکل اور ساخت پر توجہ دی جاتی ہے (استاد زبان کے بارے میں کیا جانتا ہے)	مخصوص صورت حال میں زبان کے استعمال پر توجہ دی جاتی ہے (طلبہ زبان کیسے استعمال کریں گے) کیوں کہ طلبہ کو کمرہ جماعت میں اظہار خیال اور ساتھیوں سے بات چیت کی اجازت ہوتی ہے
استاد بولتا ہے؛ طلبہ سنتے ہیں	استاد تعلیم میں سہولت فراہم کرتا ہے؛ طلبہ استاد اور ایک دوسرے سے بات چیت کرتے ہیں
طلبہ اکیلے کام کرتے ہیں اور صرف استاد کی بات سنتے ہیں	طلبہ سرگرمی کے مقصد کے مطابق جوڑوں میں، گروپوں میں یا اکیلے کام کرتے ہیں
استاد ہر طالب علم کی گفتگو کی نگرانی اور اصلاح کرتا ہے	طلبہ استاد کی مسلسل نگرانی کے بغیر بات چیت کرتے ہیں؛ جب کوئی مسئلہ پیدا ہوتا ہے تو استاد رائے دیتا ہے/اصلاح کرتا ہے
استاد طلبہ کے سوالات کے جوابات دیتا ہے	طلبہ استاد کو معلومات کے وسیلے کے طور پر استعمال کرتے ہوئے ایک دوسرے کے سوالات کے جوابات دیتے ہیں
استاد عنوانات کا انتخاب کرتا ہے۔	طلبہ کچھ عنوانات کا انتخاب کرسکتے ہیں
استاد طلبہ کی تعلیم کا جائزہ لیتا ہے	طلبہ اپنی تعلیم کا خود جائزہ لیتے ہیں؛ استاد بھی جائزہ لیتا ہے
کمرہ جماعت میں خاموشی ہوتی ہے	کمرہ جماعت میں اکثر شور اور کام میں مشغولیت ہوتی ہے۔
استاد کی طرف سے نظم و ضبط کے نفاذ اور یک طرفہ اظہارِ خیال کے باعث طلبہ تعلم میں اکتاہٹ محسوس کرتے ہیں	کمرہ جماعت میں حوصلہ افزا ماحول اور شراکت پر مبنی تدریسی عمل کی وجہ سے طلبہ تعلیم کو دل چسپ پاتے ہیں؛ وہ مکمل توجہ دیتے ہیں اور اس عمل سے لطف اندوز ہوتے ہیں

دسواں سیشن
بچہ مرکوز تدریسی تکنیکیں

وقت: ۸۰ منٹ

مقاصد: اس سیشن کے اختتام پر شرکا اس قابل ہو جائیں گے کہ:

- مختلف بچہ مرکوز تدریسی و تعلیمی تکنیکوں کو جان سکیں۔
- یہ واضح کر سکیں کہ وہ اپنی تدریس کو طلبہ مرکوز تعلیم میں کیسے تبدیل کر سکتے ہیں۔
- یہ واضح کر سکیں کہ بچہ مرکوز تکنیک میں کیا ہوتا ہے اور کیا نہیں ہوتا۔

مواد: چارٹ، مارکر، ڈبہ، ہینڈ آؤٹ

سرگرمی 10.1: ذہنی تحریک

وقت: ۱۰ منٹ

- شرکاء سے کہیں کہ وہ طلبہ مرکوز تدریسی تکنیکوں کے بارے میں دو منٹ تک سوچیں۔
- ذیل میں دی گئی تکنیکوں کی پرچیاں بنائیں اور انھیں ڈبے میں ڈالیں۔
- کچھ شرکاء سے کہیں کہ وہ ایک ایک کر کے ڈبے میں سے ایک پرچی نکالیں، انھیں پڑھیں اور یہ بتائیں کہ آیا یہ بچہ مرکوز تکنیک ہے یا استاد مرکوز۔

استاد مرکوز تکنیکیں	بچہ مرکوز تکنیکیں
۱۔ استاد مشق حل کرتا ہے اور طلبہ لکھتے ہیں۔ ۲۔ جماعت غیر فعال طور پر سنتی ہے۔ ۳۔ استاد کی طرف سے یک طرفہ لیکچر	۱۔ جماعت ورک شیٹ حل کرتی ہے۔ ۲۔ کردار کاری ۳۔ منصوبے پر کام ۴۔ پوری جماعت سرگرمی میں حصہ لیتی ہے

جوابات کے ذریعے انھیں موضوع کی طرف لائیں۔

سرگرمی 10.2: معما

وقت: ۳۵ منٹ

- شرکاء کو ۶،۶ کے گروپوں میں تقسیم کریں (ہوم گروپ)۔
- ہر گروپ کو ہینڈ آؤٹ 10.2,10.1 اور 10.3 دیں۔
- ایکسپرٹ گروپ بنائیں۔
- شرکاء سے کہیں کہ وہ اپنے ہینڈ آؤٹ پڑھیں اور گروپ میں اس پر بات چیت کریں (ایکسپرٹ گروپ)

- معمے (Jigsaw) کی تکنیک استعمال کریں اور شرکاءء کے دوبارہ گروپ بنائیں۔ (واپس ہوم گروپ میں)
- ہر گروپ ممبر نے جو سیکھا ہے اسے بیان کرے گا۔ (ایکسپرٹ گروپ میں سیکھی گئی باتیں)
- شرکاء کو سوال جواب کا موقع دیں۔
- معمے کی تکنیک کے اہم اجزاء بیان کرتے ہوئے سرگرمی مکمل کریں۔

سرگرمی 10.3: گیلری واک

وقت: ۲۵ منٹ

- شرکاء کو پانچ گروپوں میں تقسیم کریں۔
- انھیں ہینڈ آوٹ 10.4 اور چارٹ و مار کر دیں۔
- انھیں ہینڈ آوٹ پڑھنے اور گروپوں میں اس پر بات چیت کرنے کا کہیں۔
- انھیں ہینڈ آوٹ 10.4 کے مشغولات کے طریقوں، حکمت عملیوں اور تکنیکوں کو الگ الگ کرنے کا کہیں۔
- انھیں اپنے کام کو دیوار پر آویزاں کرنے اور گیلری واک کرنے کا کہیں۔
- اگر کوئی غلط فہمی ہو تو اس کی نشان دہی کر کے بات چیت کریں اور سرگرمی مکمل کریں۔

اختتام/اعادہ:

وقت: ۵ منٹ

- درج ذیل نکات پر زور دیتے ہوئے سرگرمی مکمل کریں:
  - طلبہ مرکوز تدریسی ماحول میں طلبہ کی فعال شرکت ہوتی ہے، وہ نئے علم، مہارتوں کی تشکیل اور فیصلہ سازی کے قابل ہو جاتے ہیں۔
  - طلبہ مرکوز تدریسی ماحول میں استاد اس بات کو جانتا ہے کہ تمام طلبہ منفرد ہیں اور وہ مختلف تدریسی انداز اپناتا ہے۔
  - طلبہ مرکوز تدریس کی مختلف مثالوں کا خلاصہ بیان کریں۔
  - طلبہ مرکوز تکنیکوں کے مختلف مراحل کا خلاصہ بیان کریں۔

سوچ بچار:

- شرکاء سے پوچھیں:

  ہم اس سیشن میں سیکھے گئے نکات کو اسکول کی سطح پر کیسے استعمال کر سکتے ہیں؟

ہینڈ آؤٹ 10.1: بچہ مرکوز تدریس کو فروغ دینے کے لیے تجاویز

کمرہ جماعت کے وسائل اور اسباق میں بچہ مرکوز تکنیکوں کو شامل کرنے کے کئی طریقے ہیں:

- ❖ کسی آیت/حدیث/قول/کہانی سے سبق کا آغاز کرنا
- ❖ طلبہ کے لیے انتخاب اور اختیار کی اجازت
- ❖ طلبہ کو اس بات کی یقین دہانی کروائیں کہ ان کے خیالات، نظریات اور آرا کی قدر قیمت ہے۔
- ❖ طلبہ کو ان کی مہارتوں کے مطابق ذمہ داریاں تفویض کریں۔ پر اکٹر یا نگران کی ذمہ داری تفویض کرنا، الماری کا ذمہ دار بنانا/کاپیوں کی ذمہ داری، طلبہ کو کرسیوں کو خود ترتیب دینے کی اجازت دینا وغیرہ
- ❖ طلبہ کے اشتراک سے روبرک/اسکورنگ گائیڈ بنانا یا ہدایات تشکیل دینا۔
- ❖ طلبہ کی تنقیدی سوچ، تخلیقی صلاحیت اور مسائل حل کرنے کی صلاحیت پروان چڑھانے کے لیے ایسے سوالات پوچھیں جن کے کئی جوابات ہو سکتے ہوں۔
- ❖ انھیں کمرہ جماعت میں پیش کرنے کے لیے چھوٹے چھوٹے منصوبے یا کام تفویض کریں۔
- ❖ طلبہ کے اشتراک اور گروہی منصوبوں کی حوصلہ افزائی کریں۔
- ❖ طلبہ کے غور و فکر کی حوصلہ افزائی کریں۔
- ❖ البہ کو اسکول اور معاشرے کی سطح پر سرگرمیوں میں شامل کریں۔
- ❖ طلبہ کو گروپوں میں کمرہ جماعت کے اصول و ضوابط ترتیب دینے، انھیں آویزاں کرنے اور ان پر عمل کرنے کا کہیں۔
- ❖ طلبہ پر اعتماد کریں اور ان کی کمرہ جماعت میں بات چیت کرنے اور سرگرمیوں میں حصہ لینے کے لیے حوصلہ افزائی کریں۔
- ❖ ایسا ماحول تشکیل دیں جہاں باہمی عزت اور علمی پیاس کے ذریعے رویے تبدیل ہو۔
- ❖ طلبہ کو فیصلہ سازی میں حصہ لینے کی اجازت دیں۔
- ❖ طلبہ کو قیادت کا موقع دیں۔
- ❖ کارکردگی کا جائزہ لینے میں طلبہ کو شامل کریں۔
- ❖ طلبہ کو منصوبے کا مقصد چُننے کا موقع دیں۔
- ❖ کمرہ جماعت میں سرگرمیوں پر مبنی تدریس کی منصوبہ بندی کریں۔

ہینڈآؤٹ 10.2: بچہ مرکوز تدریسی تکنیکوں کی وضاحت

سیکھنے کی فعال تکنیک	وضاحت
چھوٹے گروہوں کی صورت میں بات چیت اور جوڑوں میں تدریس (سوچیں، جوڑیں اور بتائیں) یا تصور کی آزمائشیں	طلبہ استاد کی طرف سے پوچھے گئے سوال کے بارے میں سوچتے ہیں اور پھر آپس میں اس سوال پر بحث کرتے ہیں۔ استاد طلبہ کا انتخاب کرتا ہے اور اتفاقِ رائے سے وضاحت کرتا ہے۔
ایک منٹ کا پرچہ	ایک سے زیادہ جوابات والا ایک سوال دیں، طلبہ کارڈوں پر ایک منٹ میں جوابات لکھیں جنھیں استاد لے لے۔ عام طور پر جماعت کے آخر میں دے کر طلبہ سے یہ پوچھا جاتا ہے کہ وہ کون سا سب سے اہم تصور ہے جو انھوں نے سیکھا یا کیا چیز اُن پر غیر واضح رہی۔
تبادلہ خیال والے لیکچر کی پیش کش (آئی ایل ڈیز)	طلبہ کمرہ جماعت میں کسی پیش کش کے نتائج کے بارے میں پیش گوئی کرتے ہیں پھر وہ تجربے یا پیش کش کے ذریعے سے نتائج بیان کرتے ہین اور حاصل شدہ نتائج پر غور و فکر کرتے ہیں۔
کیس اسٹڈیز	طلبہ قیاس آرائی کرتے ہیں اور کسی منظر کی تفصیلی وضاحت کر کے فیصلے کرتے ہیں۔ (اکثر کسی سچی کہانی پر مبنی)
تصوراتی نقشہ	طلبہ ایک تصوراتی نقشہ (فلوچارٹ کی طرح) بناتے ہیں جو کسی مخصوص موضوع یا مسئلے کے مختلف خیالات میں سے متعلقہ نکات کو ظاہر کرتا ہے۔
مسئلی طرزِ تعلم	طلبہ گروہوں کی صورت میں پیچیدہ، کئی پرتوں والے اور حقیقت پر مبنی مسائل پر ضروری مواد کی مدد سے تحقیق اور تعلم کے ذریعے کام کرتے ہیں۔
گروہوں میں مسائل پر کام	طلبہ کو گروہوں میں مسائل پر بات کرنے کے لیے کام دیا جاتا ہے اور ہر گروہ کم از کم ایک حل پیش کرتا ہے۔
بے ترتیبی سے بُلانا	استاد جماعت کو بتاتا ہے کہ ایک سوال کا جواب دینے کے لیے طلبہ کو بغیر کسی ترتیب کے بلایا جائے گا (طلبہ کے ناموں کے بے ترتیب کارڈوں کے ذریعے)۔ استاد سوال کرتا ہے اور دس سیکنڈ تک خاموش رہتا ہے تاکہ ہر ایک طالب علم جواب سوچ لے۔ مناسب وقفے کے بعد (یا ہدایات دینے کے بعد) استاد بغیر کسی ترتیب کے ایک طالب علم کا انتخاب کرتا ہے کہ وہ جواب دے۔ پھر استاد بغیر ترتیب کے ایک اور طالب علم کو بلاتا ہے تاکہ وہ پہلے طالب علم کے جواب پر تبصرہ کرے۔

لیکچر سے پہلے تجزیاتی چیلنج (اسے اختراعی سرگرمی بھی کہا جاتا ہے)	جماعت میں سوالات کے جوابات سے پہلے طلبہ اندازہ لگاتے ہیں یا سوالات کے جوابات دینے کی کوشش کرتے ہیں۔ دیے گئے جوابات کی درستگی سے زیادہ طلبہ کی کوشش اہمیت رکھتی ہے۔
گروہی آزمائشیں	طلبہ کو ایک آزمائش دو بار دی جاتی ہے۔ پہلی مرتبہ طلبہ انفرادی طور پر جوابات دیتے ہیں (عام آزمائش کی طرح) اور اپنی جوابی کاپیاں جمع کرواتے ہیں۔ پھر طلبہ کو گروہوں میں کام اور دوبارہ وہی آزمائش حل کرنے کی اجازت دی جاتی ہے۔ دونوں نتائج (انفرادی اور گروہی) کا اوسط نکالا جاتا ہے۔
ساتھی کی تحریر کا تجزیہ	استاد کی طرف سے مہیا کردہ روبرک یا کسوٹی کو استعمال کرکے طلبہ ایک دوسرے کی تحریر کا جائزہ لیتے ہیں۔

ہینڈ آؤٹ 10.3: استاد کے کرنے اور نہ کرنے کے کام: بچہ مرکوز حکمت عملی

نہ کرنے کے کام	کرنے کے کام
یک طرفہ طریق تدریس اختیار نہ کریں۔	مختلف تدریسی مہارتیں اپنائیں اور بچہ مرکوز سیکھنے کی مختلف سرگرمیاں ترتیب دیں۔
سرگرمیوں کو سخت قواعد کے ماتحت نہ کریں اور طلبہ کو اپنا کام جلد مکمل کرنے پر مجبور نہ کریں۔	بچوں کو کھیل اور دیگر سرگرمیوں کے ذریعے خوشی سے سیکھنے کے قابل بنائیں۔
انفرادی طور پر طلبہ کی مخصوص ضروریات کو نظر انداز نہ کریں۔	بچوں کو ان کی قابلیتوں کے مطابق سکھائیں اور ان کے انفرادی اختلافات کا لحاظ رکھیں۔
تدریس کے دوران میں مشکل الفاظ اور اصطلاحات کا استعمال نہ کریں۔	تصورات کو آسان اور آسانی سے سمجھ آنے والے دو گروپس میں تقسیم کریں۔
بچوں سے مشقوں کی نقل کرنے یا رٹہ لگانے کا نہ کہیں۔	تفویض کیے گئے کام مختلف النوع اور مناسب مقدار میں ہونے چاہییں۔
جماعت کے تمام بچوں سے ایک جیسی کارکردگی کا درجہ حاصل کرنے کی توقع نہ رکھیں۔	بچوں کے انفرادی اختلافات کو مد نظر رکھ کر جائزہ ترتیب دینا چاہیے۔
جو طلبہ درست جواب دینے میں ناکام رہیں، دیر سے آئیں یا پھر گھر کا کام مکمل نہ کریں ان کی تذلیل کریں نہ انھیں طنز کا نشانہ بنائیں۔ (ایسے طلبہ کے لیے انفرادی طور پر مشاورت و رہ نمائی کا اہتمام کریں)	طلبہ جب کسی سوال کا جواب دیں یا کوئی علمی کام کریں یا کسی سرگرمی میں حصہ لیں تو ان کو سراہیں۔

ہینڈآؤٹ 10.4: بچہ مرکوز حکمتِ عملی کا نفاذ

تدریسی حکمتِ عملی

تدریسی حکمتِ عملی کا تعلق خیالات سے ہے۔ یہ خیالات تعلم اور تدریس میں فلسفیانہ، اصولی یا عقائد پر مبنی ہو سکتے ہیں۔ انھیں بہت اہم سمجھا جاتا ہے کیوں کہ یہ کمرہ جماعت کی تدریس میں عام طور پر بنیاد کا کام دیتے ہیں۔ یہ اکثر وضاحت کرتے ہیں کہ استاد کس قسم کا ہو گا۔

تدریسی حکمتِ عملیوں کی کچھ مثالیں یہ ہیں: استاد مرکوز، موضوع مرکز، استاد غالب، بینکنگ حکمت عملی، رہ نمائی پر مبنی حکمت عملی، طلبہ مرکز، تعامل پر مبنی اور اشتراک پر مبنی حکمت عملی۔

تدریسی طریقہ

جب نصاب کے مقاصد کا تعین کر دیا جاتا ہے تو استاد یہ فیصلہ کرتا ہے کہ ان اہداف کو کس طرح حاصل کیا جائے۔ تدریسی طریقے کا تعلق عام طور پر کام کو منظم طریقے سے مکمل کرنے سے ہے۔

تدریسی طریقوں کی کچھ مثالیں یہ ہیں: بلاواسطہ طریقہ، لیکچر کا طریقہ، مظاہراتی طریقہ یا گروہی طریقہ۔

تدریسی تکنیک

طریقے طے کرنے کے بعد استاد کو یہ طے کرنے کی ضرورت ہوتی ہے کہ مخصوص کاموں کو کیسے مکمل کیا جائے گا۔ تدریسی تکنیک، تاہم، طے شدہ طریقوں کو پیش کرنے اور استاد کی خاص منصوبہ بندی کے ذریعے مکمل کرنے کا نام ہے۔

تدریسی منصوبہ بندی

ہر سبقی منصوبے میں ایک خاص طریقہ ہوتا ہے جسے متعارف کاموں کو مکمل کرنے کے لیے استعمال کرنے کی ضرورت ہوتی ہے۔ اس مقصد کے لیے استاد ایک مخصوص ہدف کے لیے بہترین تدریسی منصوبہ بندی چنتا ہے۔

تدریسی منصوبہ بندی کی کچھ مثالیں یہ ہیں: تحقیق پر مبنی منصوبہ بندی، تفریقی تدریس کی منصوبہ بندی، معاون تعلم کی منصوبہ بندی۔

معاون	معاون تدریس میں چھوٹے چھوٹے گروہ مل کر تعلیمی کاموں کو مکمل کرتے ہیں۔
پیش کاریاں	پیش کاریاں طلبہ کی جانب سے پیش کیے گئے کام ہوتے ہیں۔ طلبہ یہ کام انفرادی اور گروہوں میں کر سکتے ہیں۔
دماغی تحرک	دماغی تحرک سوچنے والے کو کام کرنے، صورتِ حال کو بیان کرنے پر مائل کرتا ہے۔ یہ طلبہ کو تخلیقی سوچ پر مائل کرتا ہے۔
بحث	ایک مسئلہ پیش کریں اور طلبہ کو اس بارے میں بات کرنے کا کہیں۔ اگر انھیں ضرورت ہو تو مزید معلومات دیں اور انھیں تلاش کرنے دیں۔
چھوٹے گروہ	لوگوں کا ایک گروہ کیا کر سکتا ہے؟ ایک گروہ کی بہترین خصوصیات بیان کریں۔ طلبہ کو کام/ذمہ داری دیں۔

ماہرین	ماہرین کا گروہ کسی ایک موضوع پر مختلف آرا شامل کرنے کا ایک وسیلہ ہوتا ہے۔ طلبہ سوال و جواب کے مرحلے میں سوال لکھ کر پوچھ سکتے ہیں۔
(KWL) کے ڈبلیو ایل جانتے ہو، جاننا چاہتے ہو، جان لیا ہے۔	چارٹ پر لکھیں: آپ کیا جانتے ہیں؟ آپ کیا جاننا چاہتے ہیں؟ آپ نے کیا سیکھا؟ یہ طلبہ کو سبق سے پہلے، سبق کے دوران میں اور سبق کے اختتام پر معلومات اکٹھی کرنے میں مدد دیتا ہے۔
کیس اسٹڈی	کمرہ جماعت میں پیچیدہ معاملات کے بارے میں جاننے کے لیے کیس اسٹڈی کا طریقہ استعمال کریں۔ تنقیدی سوچ استعمال کریں اور مختلف صورتیں تلاش کریں۔
معما	طلبہ کو گروہوں میں تقسیم کریں اور ہر ایک کو ایک کام تفویض کریں۔ گروہوں کو دوبارہ اکٹھا کریں اور سیکھی ہوئی چیزیں ایک دوسرے کو بتائیں۔
سیکھنے کے مقامات	کمرہ جماعت کو مختلف سرگرمیوں کے لیے تقسیم کریں۔ مخصوص وقت کے بعد طلبہ سے سرگرمی تبدیل کروائیں۔
تجربہ	تجربات تشکیل دیں اور طلبہ کو مصروف کریں یا طلبہ کو تجربات تشکیل کرنے کا کہیں۔
رول پلے	رول پلے کسی تصور یا صورت حال کے بارے میں اداکاری ہے۔ یہ طلبہ کو تجربے کی مشق کرواتا ہے۔ یہ استاد یا طالب علم کا تیار کردہ ہو سکتا ہے۔
بہروپ	بہروپ تجرباتی تعلم کی ایک قسم ہے۔ بہروپ ایک ہدایت کارانہ ماحول ہوتا ہے جہاں طلبہ ایسی دنیا میں ہوتے ہیں جو استاد کی ہدایات کے مطابق ہوتا ہے۔ یہ حقیقت کی قابو شدہ پیش کش ہوتی ہے۔
منصوبہ	منصوبہ دکھاتا ہے کہ طلبہ کام کی جگہ کیا کر سکتے ہیں؟ یہ خدمت خلق سے متعلق بھی ہو سکتا ہے جس سے طلبہ مثبت تبدیلی پیدا کر سکیں۔
مظاہرہ	مظاہرہ، طلبہ کو شامل کرنے کا ایک دل چسپ طریقہ ہے، مثال کے طور پر کھانا پکانے کا مظاہرہ یا سائنسی/معاشرتی سرگرمی پر مبنی مظاہرہ۔
سوال و جواب	سوال جواب کی نشستیں طلبہ اور استاد کو ایک دوسرے سے زیادہ سیکھنے کے قابل بناتی ہیں۔
اشاریہ کارڈ	اشاریہ کارڈ استعمال کرنے کے ایک سو ایک طریقے ہیں۔ طلبہ کو اشاریہ کارڈ دیں اور انھیں ایک سرگرمی تخلیق کرنے کا کہیں۔ ہدایات مل کر ترتیب دیں۔
تحقیق پر مبنی	تحقیق پر مبنی تعلم کا آغاز ایک سوال سے ہوتا ہے۔ یہ متعدّد صورتوں میں ظاہر ہوتا ہے۔

	زیادہ امور کے لیے رہ نمائی پر مبنی تحقیق، جب کہ کم کے لیے آزاد تحقیق استعمال کریں۔
مسئلے پر مبنی	مسئلے پر مبنی تعلم طلبہ سے مسائل حل کروانا چاہتا ہے۔ یہ کسی مسئلے کا حصہ بھی ہو سکتا ہے۔ طلبہ حل تلاش کرتے ہیں جب کہ استاد مدد فراہم کرتا ہے۔
دریافت	دریافت کا دائرہ کار وسیع یا محدود ہو سکتا ہے۔ دریافت کے کچھ طریقے طلبہ کو موضوع چُننے اور اس کی تحقیق کی اجازت دیتے ہیں۔
کھیل	کھیل کھیل میں، تصورات کو دل چسپ طریقے سے پڑھایا جا سکتا ہے۔ یہ ابتدائی سرگرمی کے طور پر بھی استعمال کی جا سکتی ہیں۔
مناظرہ	مختلف موضوعات، چاہے وہ درسی کتاب کے اندر سے ہوں یا عام، پر مناظرے کا اہتمام اعتماد، بات چیت کی صلاحیت کو ترقی دیتا ہے اور تنقیدی سوچ کو فروغ دیتا ہے۔
مقابلہ	طلبہ کو اسکول کے اندر (جماعتوں کے درمیان)، مقامی یا بین الاقوامی سطح پر مقابلوں میں مصروف کیا جا سکتا ہے۔ یہ طلبہ کو مختلف لوگوں سے ملنے، ان سے سیکھنے اور وسیع النظری عطا کرتا ہے۔
معاشرتی سرگرمیاں	استاد طلبہ کو اسکول کے اندر، گھر یا ارد گرد کے ماحول کے لیے مختلف سماجی سرگرمیاں تفویض کر سکتا ہے۔ یہ ان کی معاشرتی صلاحیتوں کو ترقی دے سکتا ہے۔

نوٹ: ہینڈ آؤٹ 10.4 تیسرے دن عملی کام کے لیے بھی استعمال کیا جائے گا۔